اللہ تعالٰی کے تمام اسماء فضیلت و برکت کے اعتبار سے مساوی ہیں۔کسی اسم کو دوسرے اسم پر فضیلت وفوقیت حاصل نہیں ہے۔اور احادیث و آثار میں جو اسم اعظم مذکور ہے۔وہاں پر اعظم دراصل عظیم کے معنٰی میں مستعمل ہوا ہے۔اگر کوئی اسم اعظم ہوتا۔تو رسول اللہ اپنی اُمت کے لئے تقرر وتعین فرما کر اس **اسمِ اعظم** کے توسل سے دعا مانگتے۔کیونکہ آپ ﷺ سے بڑھ کر کوئی بھی انسان اس عظیم اُمت کا غمگسار و ہمدرد نہیں۔لہٰذا فضیلت وحکم میں تمام اسماء برابر ہیں۔فرمانِ باری تعالٰی ہے۔کہ! **قل ادعوا اللہ او ادعوا الرحمٰن ط ایا ما تدعوا فلہ الاسمآ ء الحُسنیٰ** ---۔ اے محمد ﷺ کہہ دو کہ! اللہ کو پکارو یا رحمان کو،جس نام سے بھی اسے پکارو۔سب اُسی کے نام ہیں---۔

چند علمائے کرام اور اولیائے عُظام کا یہ مؤقف ہے کہ! اسمِ اعظم کو بھی لیلۃ القدر، جمعۃ المبارک اور ہر رات کی مقبول گھڑی (وقتِ استجابت) کی طرح اس وجہ سے مخفی رکھا گیا ہے کہ! لوگ پھر اسی اسمِ اعظم کو لسانُ الوِرد رکھیں گے۔قُرآن خوانی، نبی اکرم ﷺ پر درود و سلام پڑھنا اور باقی اسمائے باری تعالٰی، اوراد و وظائف، عبادات ونوافل پر دھیان نہیں دیں گے۔ بلکہ شیخ عمر بن سعید الفونی ؒ تو یہاں تک فرماتے ہیں کہ! یہ بات اچھی طرح سمجھ لو کہ اسمِ اعظم دنیا اور طالبِ دنیا کے لئے مفید ومناسب ہی نہیں ہے۔کیونکہ جو شخص اسمِ اعظم پا کر دنیا کے لئے استعمال کرتا ہے۔وہ دنیا وآخرت دونوں کا خسارہ پاتا ہے۔(لیکن اِس خاکسار مرتب کتاب (البلوشی) کا یہ خیال ہے کہ! حاملِ اسمِ اعظم اطاعتِ الٰہی،تقوٰی وعبادت، عجز وانکساری کا پرتَو اور خوش خُلقی ونرم مزاجی میں لاکھوں مسلمانوں میں لاثانی ہوا کرتا ہے)

تمام اسماء میں اسم اعظم کو فوقیت حاصل ہونا :

☆ چند علمائے کرام اور اولیائے عُظام فرماتے ہیں۔کہ اسمِ اعظم تقوٰی،کشف اور الہام کے ذریعے سے ایسے نیکوکار اور متقی حضرات کو حاصل ہوتا ہے۔جو مکمل امانت دار،اللہ تعالٰی کے اخلاق واخلاص ووفاء میں مکمل مستغرق ہو دنیاوی آسائشوں،آلائشوں سے بے رُغبت اور آخرت وآسائشِ قبر کے لئے محنت و فکر رکھنے والا ہو۔تاکہ وہ **اسمِ اعظم** کو حاصل کرکے اس فانی دنیا کے معاملات میں استعمال کرکے دونوں جہانوں کی سعادت سے محروم نہ ہو جائے۔جیسا کہ ایک مشہور ومعروف واقعہ ہے۔کہ! حضرت ذوالنون مصری ؒ نے اپنے بعض خدام وخواص اصحاب کو اسمِ اعظم کے متعلق آگاہی کا قصد کیا۔مگر جب اُن میں تھوڑی سی خیانت کا شائبہ ہوتے ہوئے دیکھا۔تو اُنھیں **اسمِ اعظم** سکھانے سے انکار کر دیا۔

اس ضمن میں مؤلف کتاب ہٰذا (فقیر عبدالرؤف القادری) قارئینِ کتاب وشائقینِ علومِ روحانیہ کی خدمت اقدس میں نہایت ادب واحترام سے عرض پرداز ہے۔کہ! ہمیں اس بات پر بھی غور کرنا چاہیئے کہ جو لوگ اسم اعظم کے وجود کے منکر ہیں۔اِن کے انکار کی وجہ کیا ہے؟ آیا یہ بات عقلاً محال ہے۔یا شرعاً---۔چنانچہ ہم سمجھتے ہیں۔کہ! یہ بات عقلاً وشرعاً محال نہیں،اس بات کی عقلی ونقلی دلیل تو یہ ہے۔کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ! **افضل الذکر لا الہ الا اللہ ، افضل الدعا الحمد للہ** ---۔الخ (تمام اذکار میں سے) افضل (ترین) ذکر **لا الہ الا اللہ** ہے۔اور (تمام ادعیہ میں سے) افضل (ترین) دعا **الحمد للہ** ---(الخ) ہے۔

☆ مذکورہ بحث سے یہ بات تو بہرحال عقلاً ثابت ہو ہی گئی۔کہ! اسم اعظم واقعتاً ہے اور یہی اسمِ اعظم اللہ تعالٰی کے باقی تمام اسماء پر افضلیت و فوقیت رکھتا ہے۔اور یہ بات ناممکنات میں سے ہے۔کہ یہ اسمِ اعظم قُرآنِ کریم میں وجود نہ رکھتا ہو۔جو کہ اللہ تعالٰی کی عظیم ترین کتاب ہے۔اور جس کو باقی تمام الہامی کتب وصحائف پر افضلیت وفوقیت حاصل ہے۔اور ارشادِ ربانی ہے کہ! **ما فرطنا فی الکتاب من شیء** ۔(سورہ انعام۔آیت نمبر 38) کوئی (بھی) ایسی شئے نہیں جو ہم نے قُرآن میں نہ لکھی ہو۔لہٰذا قُرآنِ مجید میں اسم اعظم ضرور واقع ہے۔اب ضرورت تو اس امر کی ہے۔کہ! قُرآنِ پاک میں یہ اسمِ اعظم کہاں واقع ہے؟ اِس ضمن میں دو مشہور ومعروف احادیثِ نبویہ ﷺ بھی پیش خدمت ہیں۔

☆ حضرت ابوامامہ ؓ سے مروی ہے۔کہ! اسمِ اعظم (قرآن پاک کی) تین سورتوں میں ہے۔ **بقرہ ، آلِ عمران ، طٰہٰ** ۔

☆ حضرت اسماء بنتِ یزید ؓ سے روایت ہے کہ! نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ! اللہ تعالٰی کا اسمِ اعَظم اِن دو آیتوں میں ہے۔ **والھکم الہ واحد لا الہ الا ھو الرحمٰن الرحیم**o (اور دوسری آیت) **الم اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم** ۔(ترمذی،ابی داؤد،ابن ماجہ،دارمی)

لہٰذا یہ بات ثابت ہوگئی۔کہ اسمِ اعظم قرانِ پاک میں بہرحال وبہرصورت لازماً موجود ہے۔لیکن یہ اُسی طرح مخفی ہے۔جیسے کہ!

1۔ ماہِ رمضان میں شب قدر، 2۔ جمعہ کے دن میں ساعتِ قبولیت۔3۔ ہر رات مین ساعت قبولیت کا ہونا۔ 4۔اولیاء اللہ کے سردار قطب الاقطاب یعنی غوثِ وقت، 5۔مجددِ زمانہ (جس کو امام وقت بھی کہا جاتا ہے) تاکہ لوگ ان کی تلاش میں مستعد وکوشاں رہیں۔اور جس پر یہ عیاں ہوں۔تو اُن پر لازم ہے۔کہ عوام الناس میں ڈھنڈورا نہ پیٹیں۔کیونکہ جس کو اللہ تعالٰی پوشیدہ رکھنا چاہتا ہو۔اور صرف مستحقین تک پہنچائے۔تو مستحق لوگ بھی اُسے پوشیدہ رکھیں۔

جس طرف بھی دیکھا ، مقامِ ھو نظر آیا
کچھ نظر آیا نہ پھر ، جب تُو نظر آیا

اسمِ اعظم کے متعلق آیاتِ قُرآنیہ و احادیثِ نبویہ ﷺ اور آثار سلف صالحین :

اسم اللہ العظیم الاعظم کے ضمن میں ہم اگرمختلف علماء وفضلاء ، محدثین ومفسرین ، عاملین و ماہرینِ روحانیہ کی کتب وآراء ، ملفوظات ومکتوبات کا بغور مطالعہ کریں ۔ تو ہمیں مندرجہ ذیل باتوں کی آگاہی وشناسائی میسر ہوگی ۔ یاد رہے ۔ کہ اگر اعظم بمعنی عظیم ہوتا ۔ تو ہمیں اِس حدیثِ نبوی ﷺ کی طرف ضرور رجوع کرنا چاہیئے کہ ! رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابی بن کعبؓ سے استفسار فرمایا ۔ کہ ! قُرآنِ کریم میں اعظم آیت کون سی ہے؟ تو اُنہوں نے جوابًا عرض کیا ۔ کہ ! **اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم ۔۔۔** الخ (آیت الکرسی) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ! اے ابوالمنذرؓ تجھے تیرا علم مبارک ہو ۔ ☆ کچھ لوگوں کا یہ بھی گمان ہے ۔ کہ ہم اسم اعظم سے دعا کرتے ہیں ۔ مگر ہماری دعا قبول نہیں ہوتی ۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ جہاں تک میرا خیال ہے ۔ تو اس سوال کے چند جوابات یہ ہو سکتے ہیں ۔ جیسے کہ !

1 ۔ دعا کا قبول ہونا صرف اور صرف اللہ جل شانہ کے فضل وکرم اور عطیہ الہیہ پر ہی منحصر ہے ۔ نہ کہ ہمارے اوراد و وظائف ، نوافل یا نیکیوں سے ۔ 2 ۔ اللہ تعالیٰ کے کسی بھی اسم کے بارے میں یہ قطعی طور پر یقین سے نہیں کہا جاسکتا ۔ کہ جس اسم سے اُس بندہ خدا نے دعا کی ہے ۔ وہی دراصل اسم اعظم ہو ۔ بلکہ انسانی ظن ہی ہوتا ہے کیونکہ اسم اعظم کی تعیین میں علماء کا اختلاف ہے ۔ جس سے یہ ثابت ہوا کہ ! جب دعا مانگنے والے کے نزدیک اسم اعظم ہی متعین ومقرر نہیں ۔ تو وہ کیونکر یہ کہہ سکتا ہے ۔ کہ ! میں نے **اسمِ اعظم** سے دعا مانگی مگر قبول نہ ہوئی ۔ 3 ۔ دعا کی قبولیت کے لئے تو انسان کی اپنی اندرونی کیفیت ، عاجزی ، انکساری اور صدقِ نیت وخلوص ہے ۔ کیونکہ ہم جب اپنے معاشرے میں بسنے والے عوام الناس کا بغور مطالعہ کرتے ہیں ۔ تو ہمیں یہ بات بھی معلوم ہو جاتی ہے ۔ کہ ! اگر کوئی ہندو ، مندر میں ، کوئی عیسائی ، گرجا میں ، کوئی آتش پرست آتش کدہ میں آگ کے سامنے بیٹھ کر ، یا کوئی رب العالمین کو سرے سے نہ ماننے والا بھی جب دعا کرتا ہے ۔ تو ہر شخص کی دعا تو صرف اور صرف وہی ایک ذات (جو کہ **وحدہ لا شریک**) ہے ۔ جو اس کی دعا اور حاجت کو درجہ قبولیت عطا فرماتے ہوئے انعامِ استجابت عنایت فرماتی ہے ۔ کیونکہ ! ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ! **امن یجیب المضطر اذا دعاہ ۔**

بہرحال دعا کی قبولیت کے ضمن میں ایک مشہور ومعروف حدیثِ نبوی ﷺ ہے کہ ! رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ یا تو سائل کا مطلوب (مطلوب یعنی کہ ! سائل کی مطلوبہ چیز ، کہ جس کی اُس نے دعا مانگی ہوتی ہے) اُسے مِل جاتا ہے ۔ یا اِس دعا کے عوض اِس کے لئے قیامت کے دِن تک ذخیرہ کرلیا جاتا ہے ۔ اور سائل کے لئے وہ ذخیرہ آخرت کہیں بہتر ہوتا ہے ۔ اور یا اِس دعا کے سبب سے اُس (یعنی دعا کرنے والے) کے سر سے کوئی بلا ٹال دی جاتی ہے ۔

چنانچہ رسول اللہ ﷺ کی یہ دعا کہ ! میری اُمت دنیا کے کسی عذاب میں مبتلا نہ کی جائے ۔ اس لئے قبول نہ ہوئی ۔ تاکہ قیامت کے دن دنیا کے فتنوں کے عوض اُمت کے حق میں حضورِ اکرم ﷺ کی سفارش قبول کی جائے ۔ اور آنحضرت محمد ﷺ نے فرمایا کہ ا میری اُمت مرحوم ہے ۔ آخرت کے دن اِسے عذاب نہ ہوگا ۔ اور دنیا میں انہیں زلزلوں اور فتنوں کا عذاب ہوگا ۔

غافل تجھے گھڑیال دیتا ہے منادی خالق نے تیری عُمر کی اک سانس گھٹا دی

☆ اِسی طرح سے نمازوں میں سے سب سے زیادہ فضیلت فرض نماز کو ، نوافل میں سے سب سے زیادہ فضیلت تہجد کی نماز کو حاصل ہے ۔ اِسی لئے یہ بات قطعًا واضح وعیاں ہوگئی ۔ کہ ! اللہ تعالیٰ نے افضلیت کا پیمانہ اور معیار ضرور مقرر فرمایا ہوگا ۔ البتہ یہ بات بھی ضرور ذہن نشین رہنی چاہیئے کہ ! اگر کوئی شخص کسی ایک اسم الٰہی کو کوئی مقرر تعداد سے پڑھنے کا مسلسل اہتمام کرتا ہے ۔ تو اسے اِسی اسم الٰہی سے اسم اعظم جیسے خواص وفضائل میسر ہونا شروع ہو جاتے ہیں ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے تمام اسماء اور آیت قرآنیہ بمنزلہ وسیلہ استجابت ہیں ۔ کچھ لوگ چند قرآنی آیاتِ کریمہ جیسے **آیتُ الکرسی** یا یہ تین آیاتِ کریمہ **لا الہ الا انت سبحٰنک انی کنت من الظالمین** o یا پھر **حسبنا اللہ و نعم الوکیل** o یا پھر **سلٰم** قف **قولًا من رب رحیم** o یا پھر **اسماء الحسنیٰ** بمثل **یا اللہ یا حی یا قیوم ، یا وھاب ، یا ذوالجلال والاکرام ۔۔۔** وغیرہم کو پڑھ کر اپنی حاجات میں استجابت ملاحظہ کرتے ہیں ۔ اِسی ضمن میں اِس آیت کو دلیل بنایا جاتا ہے ۔ **قل ادعواللہ اوادعوالرحمٰن ط ایا ما تدعوا فلہ الاسمآء الحُسنٰی ۔۔۔** اے محمد ﷺ کہہ دو کہ ! اللہ کو پکارو یا رحمان کو ، جس نام سے بھی اسے پکارو سب اُسی کے نام ہیں ۔۔۔

بس جان گیا مَیں تیری پہچان یہی ہے تُو دل میں آتا ہے ، پَر سمجھ میں نہیں آتا

☆ اسمِ اعظم کے ضمن میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ! **واتل علیھم نبا الذی آتینہ اٰیتنا فا نسلخ منھا** ۔ یعنی اِن کو اس شخص کی خبر سنا دے ۔ جس کو ہم نے اپنی آیتیں دی تھیں ۔ اور وہ اِن سے نکل گیا ۔ ☆ حضرت ابنِ عباسؓ ، حضرت ابنِ اسحاقؒ ، حضرت سدیؒ اور حضرت مقاتلؒ اِس آیت کے ضمن میں فرماتے ہیں ۔ کہ ! اس آیت میں جس شخص کا ذِکر ہے ۔ وہ دراصل بنی اسرائیل کا آدمی **بلعم باعور** تھا ۔ اور اسے اسمِ اعظم معلوم تھا ۔ جن کا قصہ مشہور ہے ۔ ☆ اور اِسی طرح کی دوسری آیت یہ بھی ہے ! **قال الذی عندہ علم من الکتٰب انا اتیک ۔۔** اکثر مفسرین کرامؒ فرماتے ہیں ۔ اس آیتِ عظیمہ میں جس شخص کو کتاب کا علم دیا گیا ۔ وہ حضرت سلیمان بن داؤدؑ کے چچازاد بھائی **آصف ابنِ برخیاؒ** تھے ۔ جنہوں نے اسمِ اعظم کے ذریعے سے حضرت سلیمان نبیؑ کی آنکھ جھپکنے سے قبل ہی تختِ بلقیس کو آن حاضر کیا تھا ۔

یہی دینِ محکم ، یہی فتح باب کہ دنیا میں توحید ہو بے حجاب

اللہ تعالیٰ کے اسمِ اعظم میں علماء کا اختلاف :

صاحب شمس المعارف حضرت امام بونیؒ فرماتے ہیں ۔کہ! اسم اعظم کے اندر علمائے کرامؒ کے تین مختلف اقوال پائے جاتے ہیں ۔

☆ ایک تو یہ کہ! بحالتِ اضطراب جس بھی اسم (الٰہی) کے ساتھ دعا مانگی جائے ۔قبول ہو۔ یہ اسم اعظم ہے ۔

☆ دوسری بات یہ ہے ۔کہ! اسمِ اعظم میں لوگوں نے بہت اختلاف کیا ہے ۔بعض کہتے ہیں ۔اسماعظم ''**اللہ**'' ہے ۔اور یہی قول (اُن کے مطابق) زیادہ صحیح ہے ۔اور بعض کہتے ہیں ۔''**ذوالجلالِ والاکرام**'' ہے ۔بعض کہتے ہیں ۔''**یا لطیف**'' ہے ۔اور بعض کہتے ہیں ۔''**سلام قولامن رب رحیم**'' (سورہ یٰسین ۔آیت نمبر **58**) ہے ۔اور بعض کہتے ہیں ۔''**حنان منان ذوالجلال والاکرام**'' ہے ۔اور بعض کہتے ہیں ۔''**شروع آیات سورہ حدید**'' ہے ۔اور بعض کہتے ہیں ۔''**آخری آیات سورہ حشر**'' ہے ۔بعض کے نزدیک ''**یا ودود**'' ہے ۔اور بعض کہتے ہیں ۔سورہ حج کی اس آیت میں (**اسمِ اعظم**) ہے ۔ **والـذیـن هـاجـروا فی سبیـل الله ثم قتلوا وما توا لیرزقنهم الله رزقا حسنا. وان الله خیرالرازقین** ۔(سورہ حج ۔آیت نمبر **58**) اور بعض کہتے ہیں ۔حروفِ نورانیہ یعنی **مقطعات اسمِ اعظم** ہیں ۔اور بعض کے نزدیک اسم ''**مانع**'' ہے ۔اور بعض کہتے ہیں ۔اسم ''**اللہ**'' مکرر کرنے سے اسمِ اعظم بنتا ہے ۔اور بعض اسم ''**علیم**'' کو بتلاتے ہیں ۔اور بعض ''**علی العظیم**'' کو اسمِ اعظم سمجھتے ہیں ۔اور بعض ''**لا الہ الا اللہ**'' کی گواہی کو کہتے ہیں اور بعض کے نزدیک ''**ھوالرب**'' ہے ۔(یادر ہے ۔کہ) یہ سب روایات اخبارِ صحیحہ کے ساتھ مروی ہیں ۔اور ایک حدیث نبوی ﷺ میں وارد ہے ۔کہ! حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔''**ذوالجلال والاکرام**'' کے ساتھ دعا کرو۔ یہ دلیل قطعی ہے ۔بعض کے نزدیک اسمِ اعظم ''**ھوھو**'' ہے ۔ یہ اسم سلسلہء عالیہ قادریہ میں سے بھی ہے ۔جس سے کشف وکررامات کا ظہور ہوتا ہے ۔اس اسم تک پہنچنے سے پہلے کچھ اسماء معہ توجہات پڑھے جاتے ہیں ۔جن کا طریقہ آگے آئے گا۔ان شاءاللہ العظیم۔

کچھ کام نہیں ہم کو جگر اور کسی سے کافی ہے بس اِک نسبتِ سلطانِ مدینہ

☆ بہرحال اب اسمِ اعظم کے متعلق چنداحادیثِ نبویہ ﷺ پیش خدمت ہیں ۔اللہ تعالیٰ ہمیں وقوف وادراک عطافرمائے ۔آمین ۔کیونکہ اسمِ اعظم کا پانا نعمتِ بے بہا اوراس دنیا کی نعمتوں میں سے بہت ہی بڑی اور عظیم ترین انعام وسعادت ہے ۔ ☆ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا ایک شخص نے اِس طرح دُعا مانگی ۔ **یا بدیع السمٰوٰت یا حی یا قیوم انی اسئلک** ۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو اس نے کس چیز کے ساتھ دعا کی؟ مجھے قسم ہے اس ذاتِ پاک کی ۔جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ۔اس نے اللہ تعالیٰ کے نام (اسم اعظم) کے ساتھ دعا کی جب اس کے ذریعے دعا کی جاتی ہے ۔تو اللہ تعالیٰ فوراً قبول فرماتا ہے ۔ (الادب المُفرد للبُخاری) ☆ حضرت انسؓ بیان فرماتے ہیں ۔کہ ایک دفعہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے ۔ایک شخص کھڑا نماز پڑھ رہا تھا۔ پس جب اس نے رکوع اور سجدہ کیا۔تو اس میں یوں دُعا کی ۔

اللهم انی اسئلک بان لک الحمد لا اله الا انت بدیع السمٰوٰت والارض یا ذالجلال والاکرام یا حی یا قیوم

☆ ایک روایت (کے آخر میں یہ) بھی ہے ۔ **اسئالک الجنة واعوذ بک من النار** ۔یہ سن کر حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس نے اللہ تعالیٰ سے اسمِ اعظم کے ذریعے سے دعا کی ہے جب اس (یعنی اسم اعظم) کے ذریعہ سے دعا کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے (مستدرک حاکم ، ابوداود فی السننٍ) ☆ حضرت انسؓ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو یہ کلمات کہتے ہوئے سُنا۔ **اللـهـم انی اسئلک بان لک الـحـمـد لا اله الا انت. انت الحنان المنان بدیع السمٰوٰت والارض ذوالجلال والاکرام . اسئلک الجنة واعوذبک من النار** ۔ یہ سن کرآنحضرت ﷺ نے ارشادفرمایا کہ یہ شخص اللہ تعالیٰ کے اس نام کے ذریعے دُعا مانگ رہا ہے کہ جب اس سے اس نام کے ذریعے سے دعا مانگی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ دعا کوقبول فرماتا ہے ۔جب اس نام کے ساتھ سوال کیا جاتا ہے تو اللہ تعالی عطا کرتا ہے ۔ (المستدرک للحاکم)

☆ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو یہ کلمات کہتے ہوئے سُنا۔ **الـلـهـم لک الـحـمـد لا اله الا انت. یا حنان یامنان یابدیع السمٰوٰت والارض یـاذوالـجلال والاکرام** ۔ آنحضرت ﷺ نے ارشادفرمایا۔اس نے اسمِ اعظم **الـلـه لا الـه الا هو** کے ذریعے سے اپنے رب کو پکارا ہے ۔کیونکہ اس کا کوئی ہم نام نہیں۔ اور اِس نام کے ساتھ کوئی دوسرا موسوم نہیں ہے ۔ ☆ حضرت عبداللہ بن بریدہ اسلمیؓ اپنے والدِ محترم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو یوں دعا مانگتے ہوئے سنا۔ **الـلـهـم انی اسئلک بانک احد صمد. لَمْ یَلِدْo وَلَمْ یُوْلَدْ o وَلَمْ یَـکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَد**'' o تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔اِس شخص نے اللہ تعالیٰ سے اس کے اس اسم اعظم کے ساتھ دعا مانگی ہے کہ جب (بھی) اس (یعنی اسمِ اعظم) سے دعا مانگی جائے ۔تو قبول ہوتی ہے ۔اور جب اس کے ساتھ مانگا جائے تو عطا کیا جاتا ہے ۔ مستدرک حاکم۔ ☆ حضرت ابن بریدہؓ اپنے والدِ محترم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو یوں دعا مانگتے ہوئے سنا۔ **الـلـهـم انـی اسئلک بانک انت لا اله الا انت. الاحد الصمد الذی لَمْ یَلِدْo وَلَمْ یُوْلَدْ o وَلَـمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَد**'' o تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔اِس (شخص) نے اللہ تعالیٰ سے اس اسم اعظم کے ساتھ دعا مانگی ہے کہ جب بھی اس کے ساتھ دعا مانگو،قبول ہوتی ہے ۔اور جب بھی اس کے ساتھ سوال کروتو پورا کیا جاتا ہے ۔ مستدرک حاکم۔

☆ حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو اس طرح کہتے ہوئے سُنا۔ **الـلـهـم انی اسئلک بانی اشهدانک انت الله**

لا الہ الا انت اللہ لا الہ الا انت الاحد الصمد الذی لَمْ یَلِدْo وَلَمْ یُوْلَدْ o وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَد'' o یہ سن کرحضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تو نے اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم کے ساتھ دعا کی ہے جب اس کے ذریعے سے سوال کیا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے اور جب اس کے واسطہ سے دعا کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔ (المستدرک للحاکم، ترمذی، ابوداود، نسائی ابن ماجہ، صحیح ابن حبان) ☆ حافظ ابنِ حجرؒ نے فرمایا کہ یہ روایت اس باب (یعنی کہ **اسم اعظم** کے ضمن میں) واردشدہ تمام روایتوں میں سند کی حیثیت سے زیادہ راجح ہے۔ ☆ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کونماز میں یوں دعا مانگتے ہوئے سنا۔ **اللھم انی اسئلک انک احد صمد لم یتخذصا حبۃ و لا ولدا** ۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ تُم نے اللہ تعالیٰ سے اس اسم اعظم کے ساتھ سوال کیا ہے۔ جس سے دعا قبول ہوجاتی ہے۔ اور جو مانگو مل جاتا ہے۔ ☆ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ! رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا کہ! آصف بن برخیاؒ نے جس اسمِ اعظم سے دعا مانگی تھی وہ **یا حی یا قیوم** تھا۔

☆ حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا، اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک فرشتہ مقرر ہے اِس شخص کے لئے جو تین مرتبہ **یا ارحم الرا حمین** کہتا ہے۔ تو وہ فرشتہ کہتا ہے کہ ارحم الراحمین تیری طرف متوجہ ہیں۔ جو مانگنا ہے مانگ لے۔ (مستدرک حاکم)

☆ حضرت امیر معاویہ بن ابی سفیانؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا، جو اِن پانچ کلمات کے ذریعے دعا کرے (پھر) اللہ تعالیٰ سے جوطلب کرے اللہ جل شانہ اُس کو عطا فرمائے گا۔ (انشاءاللہ تعالیٰ)

☆ **لا الہ الا اللہ واللہ اکبر**۔ ☆ **لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریك لہ۔لہ الملك**۔ ☆ **ولہ الحمد وھو علیٰ کل شیء قدیر**۔ ☆ **لا الہ الا اللہ**۔ ☆ **لا حول ولا قوۃ الا با للہ**۔ (طبرانی فی الکبیر والاوسط)

☆ علامہ زہریؒ فرماتے ہیں کہ! آصف بن برخیاؒ نے جس اسمِ اعظم سے دعا مانگی تھی۔ وہ یہ دعا تھی۔ **یا الٰھنا و الہ کل شیء الٰھا واحدا لا الہ الا انت آنتی بعر شھا**۔ اور س دعا کی برکت سے تخت فورًا موجود ہوگیا۔

☆ اِسی ضمن میں بعض علمائے عُظام فرماتے ہیں کہ! حضرت آصف بن برخیاؒ کا اسمِ اعظم **یا ذوالجلال والاکرام** تھا۔

☆ حضرت بریدہؓ سے روایت ہے۔ کہ بارگاہ رسول اللہ ﷺ میں ایک شخص نے عرض کی۔ کہ! یارسول اللہ ﷺ ! کیا کوئی ایسی دُعا ہے۔ جو ردنہ کی جائے۔ تو آپ ﷺ نے ارشادفرمایا۔ ہاں۔ تو اس طرح دُعا کیا کر۔ **اسئلک باسمک الاعلیٰ الاعز الاجل الاکرم**۔ (المعجم الکبیر للطبرانی)

☆ حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سُنا۔ **یا ذوالجلالِ والاکرام** ۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا تمھاری دعا قبول ہوگئی اب مانگو (جو مانگنا ہے)۔ ترمذی شریف۔

☆ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا! مچھلی والے (نبی یونس بن متّیٰؑ) کی دعا، جب وہ مچھلی کے پیٹ میں تھی، یہ تھی۔ **لا الہ الا انت سبحنک انی کنت من الظا لمین** ۔ (سورہ انبیاء ۔آیت نمبر 87) کوئی بھی مسلمان کسی بھی ضرورت میں اس (دعا) کے ذریعے سے دعا کرے گا۔ (تو) اللہ تعالیٰ اُس کی دعا کو ضرور قبول فرمائے گا۔ (انشاءاللہ)

☆☆☆ اور اسی طرح کی حدیث نبوی ﷺ حضرت ابراہیم بن محمد بن سعدؓ اپنے والد سے، اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ موجود تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمھیں ایسی چیز کی خبر نہ دوں؟ کہ اگرتم کسی دنیاوی آزمائش میں مبتلا ہو۔ اور وہ دعا مانگو۔ تو اللہ تعالیٰ تمھاری آزمائش ختم فرمادے۔ اُنھوں نے جوابًا عرض کیا! جی ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: حضرت یونسؑ کی دعا۔

لا الہ الا انت سبحنک انی کنت من الظا لمینo ہے۔ (مستدرک حاکم)

☆☆☆ اور اِسی طرح کی حدیث نبوی ﷺ کے متعلق حضرت سعد بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ! رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمھیں اللہ تعالیٰ کے اس اسمِ اعظم کے بارے میں رہنمائی نہ کروں کہ اِس کے ساتھ جب دعا مانگی جائے تو قبول کی جاتی ہے جب اس کے ساتھ سوال کیا جائے تو پورا کیا جاتا ہے۔ یہ وہ دعا ہے جو حضرت یونسؑ نے مانگی تھی۔ جب اُنھوں نے اللہ تعالیٰ سے اندھیریوں میں تین مرتبہ یہ دعا مانگی تھی۔ **لا الہ الا انت سبحنك انی کنت من الظا لمین** ۔ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کیا یہ (دعاصِرف) حضرت یونسؑ کے ساتھ مخصوص ہے یا تمام مومنوں کے لئے (بھی) ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانِ (عالیشان) نہیں سنا۔ **فستجبنالہ لا و نجیناہ من الغم . و کذلک ننجی المؤ منین** ۔ (ترجمہ: تو ہم نے اُن کی پکار سُن لی، اور اُسے غم سے نجات دے دی۔ اور ہم ایمان والوں کو اِسی طرح سے بچا لیا کرتے ہیں) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص (اگر) بیماری کی حالت میں 40 چالیس مرتبہ یہ دعا مانگے اور (وہ مریض) اسی بیماری میں انتقال کر جائے تو اس کو شہید کے برابر اجر دیا جاتا ہے۔ اور اگر اس بیماری سے شفایاب ہو جائے تو اس کے تمام گناہوں کو بخش دیا جاتا ہے۔ (بہرحال!) اَب مزید اسمِ اعظم سے متعلق کچھ اقوال پیش کئے جارہے ہیں۔ کہ اسمِ اعظم کِن اسماء یا آیات کو کہا گیا ہے۔

☆ سورہ فاتحہ میں موجود اسماء جیسے کہ **یا اللہ** ، **یا رب العا لمین** ، **یا رحمٰن** ، **یا رحیم** ، **یا مالک یوم الدین** . **ایا ک نعبد و ایاک نستعین** ۔ اسمِ اعظم ہے۔ کیونکہ انہیں اسماء سے سورہ فاتحہ شریف کوفضیلت عطا کی گئی ہے۔

☆ اسمِ اعظم **سورہ حدید** کے شروع اور **سورہ حشر** کی آخری آیات میں موجود ہے۔

☆ بعضے کتب ! اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اسمِ اعظم'' **بسم اللہ الر حمٰن الر حیم o اَللّٰھُمَّ یَا کٓھٰیٓعٓصٓ وَ یَا حٰمٓ عٓسٓقٓ ۔ وَ یَا دَھرُ یَا دَیُھُوْرُ یَا دَھْیَارُ ۔ وَیَا اِھْیًا اِشْرَ آھِیًا ۔ وَ یَا اَحْمٰی وَ یَا اَطْمٰی ۔ وَ یَا اٰھَم'' سَقَک'' حَلَع'' یٰص'' طَرُنُ ۔ وَ یَا اٰحُوْنُ قَآ فِ حٰمٓ' اٰدَمْ ھَآءٍ ۔ وَ یَا اٰہٍ وَآہٍ ۔ وَ اٰیَہٍ اٰیَہٍ ۔ وَ یَا بُدُّوحُ'' اَجْھَزَط'' ۔ وَ یَا اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ ۔آمِیْنَ** ۔ ہے۔

☆ زیادہ تر محققین ، محدثین ، مفسرین ، علمائے کرام اور اولیائے عظام کا خیال ہے کہ اسمِ اعظم دراصل یہ ہے۔ **اللھم انی اسئلک یا اللہ . یا حی . یا قیوم . یا ذوالجلال والاکرام . یا وھاب . یا حنان . یا منان . یا بدیع السمٰوٰت والارض . یا ارحم الرا حمین .یا صمد . یا من لم یلد و لَمْ یُوْلَدْ o وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَد'' o اقضِ حا جتی** (کذاوکذا) **بحق اسمُ اللہ العظیم الاعظم** ۔ اورلوگوں نے واقعتاً اِن اسماء کے مسلسل وِرد سے اسمِ اعظم کی تاثیرات کوبعین مشاہدہ و ملاحظہ کیا ہے۔

☆ (بمطابق البلوشی) اِن اسماء کومیں نے وردزبان رکھ کرتاثیر پائی ہے۔عقل مندکواشارہ کافی ہے۔کیونکہ بےعقل وضدی تونصیحت سے ہی بے بہرہ ہوتا ہے۔

☆ احادیث وآثارکےمطابق اسمِ اعظم اِن **سورتوں** میں موجود ہے۔**سورہ فاتحہ** میں تین آیتیں، **سورہ بقرہ** میں دوآیتیں،**سورہ آلِ عمران** میں ایک آیت، **سورہ انعام** میں تین آیتیں،**سورہ اعراف** میں دوآیتیں، **سورہ رعد** میں ایک آیت، **سورہ مریم** میں ایک آیت، **سورہ طٰہٰ** میں چارآیات، **سورہ مو منون** میں ایک آیت ،**سورہ فیل** میں ایک آیت ،**سورہ روم** میں ایک آیت، **سورہ سجدہ** میں ایک آیت ،**سورہ یسین** میں دوآیتیں،**سورہ حدید** میں چھ آیتیں، **سورہ حشر** میں تین آیتیں، **سورہ مُلک** میں ایک آیت،اور **سورہ اخلاص** میں دوآیتیں ایسی ہیں جن میں اسمِ اعظم اشتقاقاً موجود ہے۔جوکہ قسمت والے ہی ڈھونڈھ سکتے ہیں۔ ☆ احادیث وآثارمیں'' **یا حی یا قیوم** '' یا ''**الحی القیوم** '' کواسمِ اعظم بتایا گیا ہے۔☆ احادیث وآثارمیں'' **یا ذوالجلالِ والاکرام** '' کواسمِ اعظم بتایا گیاہے۔

☆ حضرت عیسیٰؑ کےقتل کے لئے جب یہودمجتمع ہوئے ۔تو اِن کے پاس حضرت جبرائیلؑ یہ دُعائے مبارکہ لائے ۔ **اللھم انی اسئلک الاحد با سمک الاعز وادعوک اللھم باسمک الاحد الصمد وادعوک اللھم باسمک العظیم الوتر وادعوک اللھم باسمک الکبیر المتعال الذی ملاء الارکان کلھا ان تکشف عنی ما اصبحت وما امسیت فیہ** ۔ جب حضرت عیسیٰؑ نے اس دُعا کے ذریعے سے دُعا مانگی ۔تو اللہ تعالیٰ نے اُن کوآسمان پراُٹھالیا۔اورحضرت نبی مکرم ﷺ نےفرمایا۔کہ! اے بنی ہاشم اور عبدِمناف! اپنے رب سے اِن کلمات کے ذریعہ سے دُعا مانگو۔قسم ہےاس ذات کی (کہ) جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ان کلمات سوکے ذریعہ سے کوئی مؤمن بندہ دُعانہیں کرتا۔جس سے (کہ) عرش اور ساتوں آسمان اورساتوں زمینیں ہل نہ جاتی ہوں۔اور پھراللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے۔کہ تم گواہ رہو۔میں نے اِن کلمات کے ذریعہ سے دُعا کرنے والے کی دُعا قبول کرلی۔اوردُنیامیں فوراًاورنیز کچھ مُدت بعدآخرت میں اس کوعنایت کیا۔ ☆ حضرت موسیٰؑ نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا۔اے رب! اسمِ اعظم کیا ہے ؟ (تو) اللہ تعالیٰ نے اِن کے پاس وحی بھجی۔(کہ) اےموسیٰؑ! اگرآپؑ میری مقبولیت چاہتے ہیں۔اورآپؑ کو مہربانی کی حاجت ہو۔تودونوں ہاتھ اُٹھاکر پڑھیئے ۔ **یا عالم السرائر یا مقلب القلوب یا نور النور یا دائم کل شیء یزول غیرک یا حی یا قیوم کل حی یموت سواک** ۔ ☆ بعض کتب کے مطابق اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اسمِ اعظم'' **یا فارج الھم یا کاشف الغم یا صادق الو عد یا مو فیا با لعھد یا حی یا قیوم لا الہ الا انت**. ہے۔

☆ بعض کتب کے مطابق اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اسمِ اعظم یہ ہے۔'' **اللھم انت الذی لا الہ الا انت یا ذا المعارج اسئالک بسم اللہ الر حمٰن الرحیم ویا انز لتہ فی لیلۃ القدر ان تجعل لی من امری فرجا و مخرجا واسئلک ان تصلی و تسلم علی محمد وان تغفرلی خطیئتی وان تقبل تو بتی یا ارحم الراحمین** ۔

☆ بقول حضرت عبداللہ بن عباسؓ! حضورِاکرم ﷺ نےارشادفرمایاکہ! قبولیت کی تاثیر رکھنےوالااسمِ اعظم سورہ آلِ عمران کی اِس آیت میں ہے۔

قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ ز وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ط بِیَدِکَ الْخَیْرُ ط اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر'' o تُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّھَارِ وَتُوْلِجُ النَّھَارَ فِی الَّیْلِ ز وَتُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ ز وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ o ☆ بعض کتب کےمطابق اللہ تعالیٰ کےاسماء میں سےاسمِ اعظم'' **اللھم انی باسمک الاحد الا عز وادعوک باسمک الاحد الصمد وادعوک اللھم باسمک العظیم الو تر وادعوک اللھم باسمک الکبیر المتعال الذی ملاء ارکان کلھا ان تکشف عنی ما اصبحت وما امسیت فیہ** ۔ ہے۔ ☆ (بقولِ بعضے) ذاتِ باری تعالیٰ نے جواسماءاپنے بندوں کوسکھائے ۔اِن کی آگے دواقسام ہیں۔ایک وہ قسم جوعمومی (مسلمان) بندوں کے لئے ہے۔(عمومی بندوں کواللہ تعالیٰ کےننانویں یااِس سے زیادہ اسمائے الٰہیہ کاوقوف وادراک عطاکیا گیا ہے) جبکہ دوسری قسم خواص کی ہے۔جن میں انبیائے کرامؑ اوراولیائےاُمت ہیں۔یہ دوسری قسم کے خاص بندوں کواسمِ اعظم ،سارے اسمائے احصاءاوردیگراسمائے باطنیہ مخفیہ تعلیم ہوئے ہیں۔

بے خودی بے سبب نہیں غالب! کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

ازالہ غم اور ادائیگی قرض کی مجرب دعا :

☆ حضرت شیخ عبدالقادر الجیلانی البغدادیؒ اپنی کتاب ''**غنیۃ الطالبین**'' میں فرماتے ہیں کہ! حضرت حسن بصریؒ کا فرمانِ عالیشان ہے کہ! ایک دن اِن کے پاس انہی کے ایک عزیز دوست تشریف لائے۔ اور گزارش کی کہ! ابوسعیدؒ! مجھ پر (بہت زیادہ) قرض ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آپؒ مجھے اسمِ اعظم سکھائیں۔ تو اُنھوں نے فرمایا کہ اگر تم یہ بات چاہتے ہو تو اُٹھو اور (تجدید) وضو کرو۔ وہ اُٹھا اور (وضو کے ہوتے ہوئے دوبارہ سے) وضو کیا۔ تو آپؒ نے فرمایا کہ یوں دُعا مانگو۔ **بسم الله الرحمٰن الرحیم ٥اللھم یا الله یا الله انت الله بلٰی والله انت الله لا اله الا انت الله . الله الله . والله انه لا اله الا الله . اقض عنی الدین وارزقنی بعد الدین**۔ (وہ بزرگ رات کو چند مرتبہ اِس دعائے مبارکہ کو پڑھتے پڑھتے سو گیا) صبح جب وہ شخص اُٹھا تو اُس نے اپنی مسجد میں ایک تھیلی میں مختلف اقسام کے ایک لاکھ درا ہم رکھے ہوئے پائے۔ اور اُس تھیلی کے دھانے پر لکھا ہوا تھا کہ اگر تم اِس سے زیادہ بھی مانگتے تو تمھیں دیتے، تو نے جنت کا سوال کیوں نہیں کیا۔ پھر وہ بزرگ حضرت سیدنا حسن بصریؒ کے پاس تشریف لائے اور تمام واقعہ سے انہیں مطلع کیا، تو حضرت حسن بصریؒ اپنے دوست کے ساتھ اِن کے گھر کو چلے گئے۔ اُنہوں نے عرض کیا۔۔ (باقی حکایت شیخ عبدالقادر الجیلانیؒ کی کتاب **غنیۃ الطالبین** میں مذکور ہے)

حادثہ جو ابھی پردہء افلاک میں ہے ۔۔۔ عکس اس کا میرے آئینہء ادراک میں ہے

☆ حضرت سیدی عبدالوہاب الشعرانیؒ اپنی کتاب لطائف المنن میں فرماتے ہیں کہ!

ایک شخص پر تین ہزار دینار قرض تھا تو اُس نے یہ کہا۔ **بسم الله الرحمٰن الرحیم ٥اللھم انی اسئلک یا الله یا الله یا الله بلٰی والله ، انت الله لا اله الا انت الله الله الله والله انت الله لا اله الا انت یا حی یا قیوم**۔ پھر وہ شخص سو گیا اور جب اُٹھا تو اپنے سر کے قریب تین ہزار دینار پائے۔ پھر اِس شخص کو خواب میں بتایا گیا۔ کہا تو نے اسمِ اعظم کے ساتھ سوال کیا جسے اگر پانی پر پڑھا جائے۔ تو وہ بھی جم جائے۔۔۔ لہذا مندرجہ ذیل دونوں بھی اسمائے عظام ہیں۔ جن کو پڑھنے سے دعائیں مستجاب ہوتی ہیں۔

☆ **بسم الله الرحمٰن الرحیم ٥اللھم یا الله یا الله انت الله بلٰی والله انت الله لا اله الا انت الله . الله الله . والله انه لا اله الا الله . اقض عنی الدین وارزقنی بعد الدین.**

.2 **بسم الله الرحمٰن الرحیم ٥اللھم انی اسئلک یا الله یا الله انت الله بلٰی والله ، انت الله لا اله الا انت الله الله الله والله انت الله لا اله الا انت یا حی یا قیوم .**

☆ حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربیؒ سے ایک روایت ہے۔ (یہ روایت دمشق کے ایک مکتبہ بنام ''**مکتبۃ الاسد**'' کے مخطوط (یعنی قلمی نسخے) سے نقل کی گئی ہے) حضرت شیخ اکبر ابن عربیؒ فرماتے ہیں۔ کہ ہر فرض نماز کے بعد مندرجہ ذیل دعا (تین مرتبہ یقین کے ساتھ) پڑھ کر ایک مرتبہ آیت الکرسی پڑھو۔ دعائے اسمِ اعظم یہ ہے۔

بسم الله الرحمٰن الرحیم ٥ اللھم یا من له الاسم الاعظم وھو اعظم . یا من تقدم علی القدم وھو اقدم . یا من لیس له جھة تعلم وھو اعلم . اسئلک بکل اسم ھو لک فی اللوح المحفوظ ان تکفینی شر من خلقت من خلقک . ما علمت منھم وما لم اعلم . وان تسخر لی الملک والملکوت . وان تجری بمرادی القضآء والقدر والفَلَکِ والفُلکِ . فقد سألتک بجملة اسمآئک التی تحی بھا من حی . و تھلک بھا من ھلک . لا اله الا انت وحدک لا شریک لک . اللھم صل علٰی سیدنا محمد و علٰی اٰله و صحبه وبارک وسلم تسلیما. والحمد لله رب العالمین .

☆ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اسمِ اعظم ''**یا بدیع العجائب بالخیر یا بدیع**'' ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اسمِ اعظم ''**بسم الله الرحمٰن الرحیم ٥ اَللّٰھُمَّ اِنِّیٓ اَسْئَلُکَ یَا وَاحِدُ . یَا اَحَدُ . یَا وَاجِدُ . یَا جَوَّادُ . اِنْفَحْنَا مِنکَ بِنَفْحَةٍ خَیْرًا ٥ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر**'' ٥ ہے۔

ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں ۔۔۔ ابھی عشق کے امتحاں اور بھی ہیں
تہی زندگی سے نہیں یہ فضائیں ۔۔۔ یہاں سینکڑوں کاروان اور بھی ہیں
قناعت نہ کر عالمِ رنگ و بُو پر ۔۔۔ چمن اور بھی ہیں آشیاں اور بھی ہیں
اگر کھو گیا اِک نشیمن تو کیا غم ۔۔۔ مقاماتِ آہ و فغاں اور بھی ہیں
تُو شاہیں ہے پرواز ہے کام تیرا ۔۔۔ تیرے سامنے آسماں اور بھی ہیں
اسی روز و شب میں اُلجھ کر نہ رہ جا ۔۔۔ کہ تیرے زمان و مکاں اور بھی ہیں
گئے دن کہ تنہا تھا میں انجمن میں ۔۔۔ یہاں اَب میرے رازداں اور بھی ہیں

☆ حضرت شیخ اکبر محی الدین ابنِ عربی اندلسیؒ سے ایک روایت ہے۔ کہ! جس کسی کو کوئی حاجت ہو تو وہ مغرب کی نماز کے بعد فرض وسنن سے فارغ ہو کر وہیں پر بیٹھے ہوئے (بحالتِ تشہد ہی) تسمیہ کے ساتھ سورہ فاتحہ مع یہ دُعا چالیس **40** مرتبہ پڑھے۔ اور پھر اپنی حاجت کا اللہ تعالیٰ سے سوال کرے۔ تو اللہ تعالیٰ اُس کی حاجت کو ضرور پورا فرمائے گا۔ انشاء اللہ۔ اور اِس کا ہم نے تجربہ کیا ہے۔ الحمد شریف کے ساتھ پڑھنے والی دُعا یہ ہے۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم o الهٰي علمك كآف عن السؤال اكفني بحق الفاتحة سؤلًا و كرمك كآفٍ عن المقال أكرمني بحق الفاتحة مقالًا و حصل ما في ضميري۔ ☆ سلسلہ سروری قادری میں ''**یااللہ ۔ یا رحمٰن ۔ یا رحیم ۔ یا حی ۔ یا قیوم**'' کو اسمِ اعظم بتایا گیا ہے۔ (کیونکہ اُن کا فرمان ہے۔ کہ! قرآنِ کریم کی سب سے زیادہ عظیم سورہ ''سورہ فاتحہ'' ہے۔ جس میں کہ تین اسماء (**یااللہ ۔ یا رحمٰن ۔ یا رحیم**) ہیں۔ جبکہ قرآن مجید کی سب سے عظیم آیت ''آیت الکرسی ہے۔ جس میں کہ دو اسماء (**یا حی ۔ یا قیوم**) ہیں۔) ☆ حضرت علی المرتضیٰؓ کا اِرشاد ہے کہ! اسمِ اعظم **الم** ۔۔۔ **کھیعص** ۔۔۔ **حم عسق** ۔۔۔ وغیرہ ہیں۔ جو شخص اِن حروف کو ایک دوسرے کے ساتھ جوڑنا جانتا ہو وہ اسمِ اعظم سے ناواقف نہیں رہ سکتا۔

حضرت علی المرتضیٰؓ کے اِس فرمانِ ذی مقام، کہ! اسمِ اعظم حروفِ مقطعات سے حاصل شدہ حروف ہی میں سے چند حروف کا جامع ہوگا۔ ایسے حروف کو حروفِ نورانی کہا جاتا ہے۔ جو کہ یہ ہیں۔ **ا۔ل۔ر۔ح۔م۔ن۔ك۔ه۔ى۔ع۔ص۔ط۔س۔ق**۔ اور ان سے کئی **اسماء الحسنٰی** بنائے۔ اور جوڑے جاسکتے ہیں۔ جیسے کہ۔ **الله . الرحمٰن . صمد . حنان . منان . حی . حق . مالک الملک . سلطان . سطیع**۔۔۔ وغیرہ وغیرہ۔

آنکہ واقف گشت بَر اَسرارِ ھُو   سِرِّ مخلوقات چہ بود پیشِ اُو

آنکہ بَر افلاک رفتارش بَود   بَر زمیں رَفتن چہ دُشوارش بَود

☆ چند علمائے کرام اور اولیائے عُظام جیسے حضرت امام مالکؒ، حضرت امام طبریؒ اور حضرت ابوالحسن اشعریؒ کا یہ مؤقف ہے کہ! اللہ تعالیٰ کے تمام اسماء عظیم اور جلیل القدر ہیں۔ اِن میں سے کسی کو دوسرے اسماء پر اعظم قرار دینا درست نہیں۔ چنانچہ جن احادیث و روایات میں اسمِ اعظم کا تذکرہ ہے وہاں دراصل اعظم، ''عظیم'' کے معنیٰ میں مستعمل ہوا ہے۔

ہر کہ دیوانہ شود با ذکرِ حق   زیرِ پائش عرش و کرسی ہر طبق

ہر کہ غافل میشود ذکر اَز خدا   نفسِ اُو فربہ شود کفر اَز رِیا

☆ حضرت امام جلال الدین السیوطی الشافعیؒ نے اپنی تفسیر الدرالمنثور میں شرح اسماالحسنیٰ کے تحت فرماتے ہیں۔ کہ! **ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا و ترحمنا لنکوننا من الخٰسرين o** میں اسمِ اعظم ہے۔

سارا عالم ''ھو'' کا ہے   جھگڑا میں اور تُو کا ہے

☆ بعض اصحاب سالکین جیسے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ حکیم ترمذیؒ اور حضرت شیخ المفسرین حضرت امام فخرالدین رازی شافعیؒ کا مؤقف ہے کہ اسمِ اعظم ''**ھــو**'' ہے۔ یہ اسم سلسلہء عالیہ قادریہ میں سے بھی ہے۔ جس سے کشف و کرامات کا ظہور ہوتا ہے۔ اس اسم تک پہنچنے سے پہلے کچھ اسماء معہ توجہات پڑھے جاتے ہیں۔ جن کا طریقہ آگے مرقوم ہے۔ (بقول حضرت سلطان باہوؒ)

اسمِ اعظم انتہا **یاھوؒ** بود   وِردِ باھوؒ روز و شب **یا ھُوْ** بود

☆ حضرت شریحؒ فرماتے ہیں کہ! میں نے عالم رویاء میں کسی کہنے والے کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ! فلاں (ایک بزرگ) کے پاس چلے جاؤ ہم نے اُسے حکم دے دیا ہے وہ تمھیں اسمِ اعظم سکھا دے گا۔ جب صبح ہوئی تو میرے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا رات کو خواب میں مجھے کہا گیا کہ! شریحؒ کے پاس جاؤ اور اُسے اسمِ اعظم سکھا دو۔ وہ اسم اعظم قرآن پاک کی یہ آیات ہیں۔ جن میں کلمہ ''**لا اله الا**'' آتا ہے۔ جو کہ 30 آیاتِ قرآنیہ ہیں۔

جس طرف بھی دیکھا، مقامِ ھو نظر آیا   کچھ نظر آیا نہ پھر، جب تُو نظر آیا

☆ **الدرالمنظم** میں ہے۔ کہ! حضرت امام فخرالدین الرازیؒ نے حضرت امام زین العابدینؒ کا ایک قول نقل کیا ہے۔ کہ! حضرت امام زین العابدینؒ نے اللہ تعالیٰ سے دُعا کی۔ کہ! وہ اِنہیں اسم اعظم کی تعلیم عطا فرمائیں۔ تو آپؒ نے خواب میں دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ کا ''اسم اعظم'' یہ ہے۔ **الله الله الذی لا اله الا هو رب العرش العظیم ۔**

☆ حضرت سری بن یحییٰ قبیلہ بنو طے کے ایک شخص کے بارے میں ہے۔ جس کی انہوں نے بہت تعریف بھی کی ہے۔ بیان نقل فرماتے ہیں کہ! میں اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کرتا تھا کہ! (اے اللہ تعالیٰ) مجھے اسم اعظم دِکھا دے۔ جس کے ذریعے دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ تو میں نے ایک روز ستاروں کے اندر یہ لکھا ہوا دیکھا۔ **یا بدیع السموات والارض یا ذوالجلال والاکرام۔**

☆ حضرت ابو درداءؓ اور حضرت ابنِ عباسؓ نے فرمایا ہے کہ! اللہ تعالیٰ کا اسمِ اعظم ''**رب رب**'' ہے۔ مستدرک حاکم۔

سُدھ بُدھ اپنی کھو بیٹھا ہوں   جانے کس کا ہو بیٹھا ہوں

☆ حضرت ابنِ جریرؒ نے **بسندِ صحیح**، حضرت ابنِ مسعودؓ سے روایت کیا ہے۔ کہ اسمِ اعظم ''**ن**'' ہے۔

ڈھونڈتا پھرتا ہوں اے بندہ اپنے آپ کو مَیں — آپ ہی گویا مسافر، آپ ہی منزل ہوں میں

☆ حضرت ابنِ مسعودؓ نے روایت کیا ہے۔ کہ! اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اسمِ اعظم ''**الم**'' ہے۔

☆ اسمِ اعظم **بسم الله الر حمٰن الر حيم** ہے۔ ☆ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اسمِ اعظم ''**الله**'' ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اسمِ اعظم ''**لا اله الاالله**'' ہے۔ ☆ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اسمِ اعظم ''**الرحمٰن**'' ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اسمِ اعظم ''**بد يع السمٰوٰت والارض ۔ ذوالجلالِ والاكرام**'' ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اسمِ اعظم ''**ما لك ا لملك**'' ہے۔ ☆ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اسمِ اعظم ''**اللطيف**'' ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اسمِ اعظم ''**يا و ها ب**'' ہے۔ ☆ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اسمِ اعظم ''**ر بنا**'' ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اسمِ اعظم ''**سلٰم** قف **قولا من رب رحيم**'' ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اسمِ اعظم ''**يا حی يا قيوم**'' ہے۔ ☆ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اسمِ اعظم ''**اللهم**'' ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اسمِ اعظم ''**حسبنا الله و نعم الو كيل**'' ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اسمِ اعظم ''**و الله المستعان علٰی ما تصفون**'' ہے۔ ☆ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اسمِ اعظم ''**الـلـه الصمد**'' ہے۔ ☆ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اسمِ اعظم ''**احد الصمد**'' ہے۔ ☆ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اسمِ اعظم ''**خيــر الوٰرثين**'' ہے۔ ☆ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اسمِ اعظم ''**الغفا ر**'' ہے۔ ☆ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اسمِ اعظم ''**القريب**'' ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اسمِ اعظم ''**السميع العليم**'' ہے۔

میری طلب بھی کسی کے کرم کا صدقہ ہے — قدم یہ اٹھتے نہیں، اُٹھائے جاتے ہیں

☆ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اسمِ اعظم ''**السميع الد عاء**'' ہے۔ ☆ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اسمِ اعظم ''**الودود**'' ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اسمِ اعظم ''**يا ودود ۔ يا ذوالعرش المجيد ۔ يا فعال لما ير يد**'' ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اسمِ اعظم ''**يا كهيعص ۔ يا حم عسق ۔ اغفر لی و ار حمنی**'' ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اسمِ اعظم ''**العلی العظيم**'' ہے۔ ☆ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اسمِ اعظم ''**الـعـلـی العظيم الحليم العليم**'' ہے۔ ☆ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اسمِ اعظم ''**العليم**'' ہے۔ ☆ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اسمِ اعظم ''**الما نع**'' ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اسمِ اعظم ''**الم**'' ہے۔ ☆ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اسمِ اعظم ''**حم**'' ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اسمِ اعظم ''**حم ۔ لا ينصرون ۔**'' ہے۔ ☆ اسمِ اعظم ''**الم۔ حمٓ ۔ طٰسٓ**'' ہے۔

☆ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کا قول ہے۔ کہ! اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اسمِ اعظم ''**الله لا اله الا هو رب العرش العظيم**'' ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اسمِ اعظم ''**الله الله الله الذی لا اله الا هو رب العرش العظيم**'' ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کا اسمِ اعظم ''**هوالله الله الله الذی لا اله الا هو رب العرش العظيم**'' یہ دعا ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اسمِ اعظم **سوره حديد** کی چھ آیتوں اور **سوره حشر** کی آخری چھ آیتوں میں ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کا اسمِ اعظم ''**يـا لـطيف . يـا لـطيف . يـا لـطيف . الـطف لـی بلطفک الخفی يا لطيف بالقدرة التی استويت بها علی العرش فلم يعلم العرش اين مستقرک منه الا ما كفيتنی هذه الحية۔**'' ہے۔ یہ دعا **حيات الحيوانات** میں مذکور ہے۔

کور چشم کہ بہ بیند آفتاب — کور را از آفتابش صد حجاب

سریانی و عبرانی زبانوں میں اسمِ اعظم :

☆ سریانی زبان میں یہ اسمِ اعظم اس طرح سے ہے۔ ''**باخيار صحيحه تضير جيو شا**''

☆ عبرانی زبان میں اسمِ اعظم اس طرح سے ہے۔ ''**اهيا اشراهيا اذوانائی اصباؤث ال شدای**''

☆ تیسری بات یہ ہے۔ کہ! اسمِ اعظم قطب الاسماء ہے۔ یعنی تمام اسمائے الٰہی اسی اسمِ اعظم سے مدد لیتے ہیں۔ جیسے کہ غوث یا قطب سے تمام عالم مدد لیتا ہے۔ اور اسی سبب سے دعا قبول ہوتی ہے۔ اسی لئے تمام ارواح و موکلات اس کی (حاملِ اسمِ اعظم کی) اطاعت کرتے ہیں۔

(بقولِ البلوشی) بعض حاملینِ اسمِ اعظم و علم لدنیہ و ولایت کاملہ فرماتے ہیں۔ کہ! اسم اعظم کو حضرت عیسٰیؑ دن میں **14** مرتبہ اور حضرت علی المرتضٰیؓ دن میں فقط **4** مرتبہ وِرد معمول رکھے ہوئے تھے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

سجدہء عشق میں ہو تو عبادت میں مزہ آتا ہے — خالی سجدوں میں تو دُنیا بسا کرتی ہے

حقیقتِ محمدیه علیٰ صا حبھا الصّلوات : (بقول حضرت جناب ابوالبیان محمد سعید احمد مجددی نقشبندی)

حقیقتِ محمدیہ درحقیقت اسمِ اعظم ہے۔''**ھی الذات مع التعین الاول وھو الاسم الاعظم** ''(یعنی)حقیقتِ محمدیہ وہ ذات ہے۔کہ! تعینِ اول کے ساتھ اوروہی اسمِ اعظم ہے۔(اسی طرح سے) عارف باللہ حضرت شیخ عبدالغنی نابلسی نقشبندی ؒ نے '' شرح خطبہ دیوان ابن الفارض '' میں '' **و قرن اسمه الشر یف با عظم اسمآ ئه الحسنیٰ** '' کی شرح میں فرمایا ہے۔کہ! **و ھو اسم اللہ فا نه الاسم الاعظم علیٰ ما علیه الا کثر** '' (یعنی) آنحضور نبی مکرم ﷺ کا اسم ہیں۔پس بے شک وہ اسمِ اعظم ہیں۔

اور اسی پر اکثریت کا اتفاق ہے۔صوفیائے وجودیہ کے نزدیک ذاتِ لاہوت کے تنزلات کوتعبیری الفاظ میں اسمآء کہا جاتا ہے۔ مرتبہء ذات (لاتعین) کے بعد اسمآء کے مراتب شروع ہو جاتے ہیں۔جن میں پہلا مرتبہ وحدت کا ہے۔جبکہ باقی جملہ مراتب کا ظہور اور ان کی بقاء اسی مرتبہ سے وابستہ ہیں۔چونکہ اللہ تعالیٰ کا اسمِ اعظم بھی وحدت ہے۔اور آپ ﷺ بھی اللہ تعالیٰ کے اسمِ اعظم کے ساتھ متحقق ہیں۔اسی لئے اس مرتبے کواسمآء کے مراتب کا اسمِ اعظم کہا جاتا ہے۔(واللہ اعلم بالصواب) اسی لئے کہا جاتا ہے۔کہ! '' **فا لحقیقة المحمدیة صورة لا سم اللہ الجا مع لجمیع الاسمآء الا لھیة لا نه الاسم الاعظم** '' (یعنی) پس حقیقتِ محمدیہ تمام اسمآئے الٰہیہ کے جامع اسم اللہ کی صورت ہے۔اسی لئے حضور ﷺ صاحبِ اسمِ اعظم ہیں۔

گناھوں سے نفرت اور ا طاعت کی طرف رُ غبت کا مجرب عمل :

اس مقصد کے لئے یہ مفید ہے۔کہ **لا حَوْلَ وَلَا قُوَّ ةَ اِلَّا باللّٰه** کثرت سے پڑھیں۔اور **نفی اثبات . کلمه توحید** کی اوراس کی ضرب شد ومد کے ساتھ قلب پرلگاتے رہیں۔اور**معوذ تین** (یعنی **سورة فَلَق** ۔ **سوره والناس**) صبح وشام پڑھا کریں۔ان امور کی باقاعدہ ادائیگی کی برکت سے گناہوں سے نفرت اوراطاعتِ الٰہیہ کی طرف یقینی رغبت ہوتی ہے۔

بهترین دُعا نبوی ﷺ : **ا للھم ا نک عفو تحب ا لعفو فا عف عنا** (رمضان کے آخری عشرہ کی دُعائے مبارکہ)

خصا ئل عــصا ئے مبارکه حضرت مو سی کلیم الله ؑ : حضرت موسیٰؑ کا عصاء مبارک ابتدائے حال میں حکمت تھا۔پھر سراپا قدرت ہوگیا۔آپؑ جب اپنے سامان کو نہ اُٹھا سکتے۔تو عصا اُٹھا لیتا تھا۔آپؑ جب چلنے سے عاجز ہو جاتے۔تو عصا سواری بن جاتا تھا۔ آپؑ کے بیٹھنے اورسونے کے وقت یہیؑ سا آپؑ کی حفاظت کرتا رہتا تھا۔اورتکلیف دہ چیزوں کو ہٹاتا رہتا تھا۔ضرورت کے وقت یہی عصاء آپؑ کے لئے درخت بن جاتا تھا۔اور آپؑ کوطرح طرح کے پھل پیش کرتا تھا۔اور جب آپؑ بیٹھتے تھے۔تو یہ عصاء مبارک آپؑ پر سایہ کرتا تھا۔

خدا سے مانگ ، جو مانگنا ہے ، اے اکبر   یہی وہ در ہے ، جہاں ذِلت نہیں سوال کے بعد

عجیب ا حا دیثِ نبویه ﷺ : ☆ لوگوں پرایک ایسا زمانہ آئے گا۔کہ! وہ مساجد میں (تو) اکٹھے ہوں گے۔لیکن اُن میں سے کوئی بھی مومن نہیں ہوگا۔ ☆ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔کہ! **لا ایمان لمن لا محبة له** ۔ جسے محبت نہیں۔اُس کا ایمان نہیں۔آپ ﷺ نے تین مرتبہ یہی جملہ فرمایا۔

☆ بروایتِ حضرت جابر بن عبداللہ ؓ! آنحضرت ﷺ کوفرماتے سنا۔کہ! جس (مالدار) شخص میں تین چیزیں (باتیں یعنی عادات) ہوں۔وہ فتحِ نفس سے بَری ہے۔ (1) اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرے۔ (2) مہمان نوازی کرے۔ (3) نیک کاموں میں خرچ کرے۔

میری ایک پسندیدہ دُعائیه نظم

اے خاصہء خاصانِ رسل وقت دعا ہے   اُمت پہ تیری آ کے عجب وقت پڑا ہے
جو دین بڑی شان سے نکلا تھا وطن سے   پردیس میں آج وہ غریب الغرباء ہے
وہ دین ہوئی بزمِ جہاں جس سے چراغاں   اَب اس کی مجالس نہ بتی نہ دِیا ہے
وہ دین کہ تھا شرک سے عالم کا نگہبان   اَب اس کا نگہبان اگر ہے تو خدا ہے
فریاد ہے اے کشتیء اُمت کے نگہبان   بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے
ہم نیک ہیں یا بد ہیں پھر آخر ہیں تمہارے   نسبت بہت اچھی ہے اگر حال برا ہے
دولت ہے نہ عزت نہ فضیلت نہ ہنر ہے   اِک دین ہے باقی سو وہ بے برگ و نوا ہے
ڈر ہے کہیں یہ نام مِٹ جائے نہ آخر   مدت سے اسے دَورِ اماں میٹ رہا ہے
بگڑی ہے کچھ ایسی کہ بنائے نہیں بنتی   ہے اس سے یہ ظاہر کہ یہی حکمِ خدا ہے
کل دیکھئے پیش آئے غلاموں کو تیرے کیا   اَب تک تو تیرے نام پہ اِک ایک فدا ہے
گر دین کو جوکھوں نہیں ذِلت سے ہماری   اُمت تیری ہر حال میں راضی برضا ہے

دائرہ اسم اللہ العظیم الاعظم ۔ تعارف، تفصیل و فوائد :

وضاحتِ اول : (بمطابق حضرت شیخ ابوالعباس احمد بن علی بونیؒ دَر شمس المعارف حصہ اول)

بہت سے بزرگانِ دین نے ''**بیتُ الخطابہ**'' کے اندر جو کہ حلب میں واقع ہے ، کے اندر اعتکاف کیا ہے ۔ یہ قبر کی مثل تنگ و تاریک ہے ۔ یہ ایک ایسی کوٹھڑی ہے ۔ کہ سوائے دروازے کے روشنی جانے کا اِس میں کوئی اور راستہ نہیں ہے ۔ جب دروازے کو بند کر دیا جائے ۔ تو یہ کوٹھڑی بالکل قبر کی طرح تنگ و تاریک اور خوفناک ہو جاتی ہے ۔ بہت سارے عاملین و علمائے کرامؒ نے اِس میں سخت قسم کی ریاضتیں اور مجاہدے کئے ہیں ۔ جب نماز کا وقت ہو جاتا تو یہ لوگ اُس کوٹھڑی سے نکل آتے ۔ اور جونہی نماز ختم ہوتی اور امام صاحب سلام پھیرتے ۔ تو یہ لوگ جلدی سے اِسی کال کوٹھڑی میں واپس چلے جاتے ۔ اور رو بہ قبلہ بیٹھے رہتے اور کسی کی جانب قطعاً نظر نہیں کرتے تھے ۔ اور نہ ہی متوجہ ہوتے تھے ۔

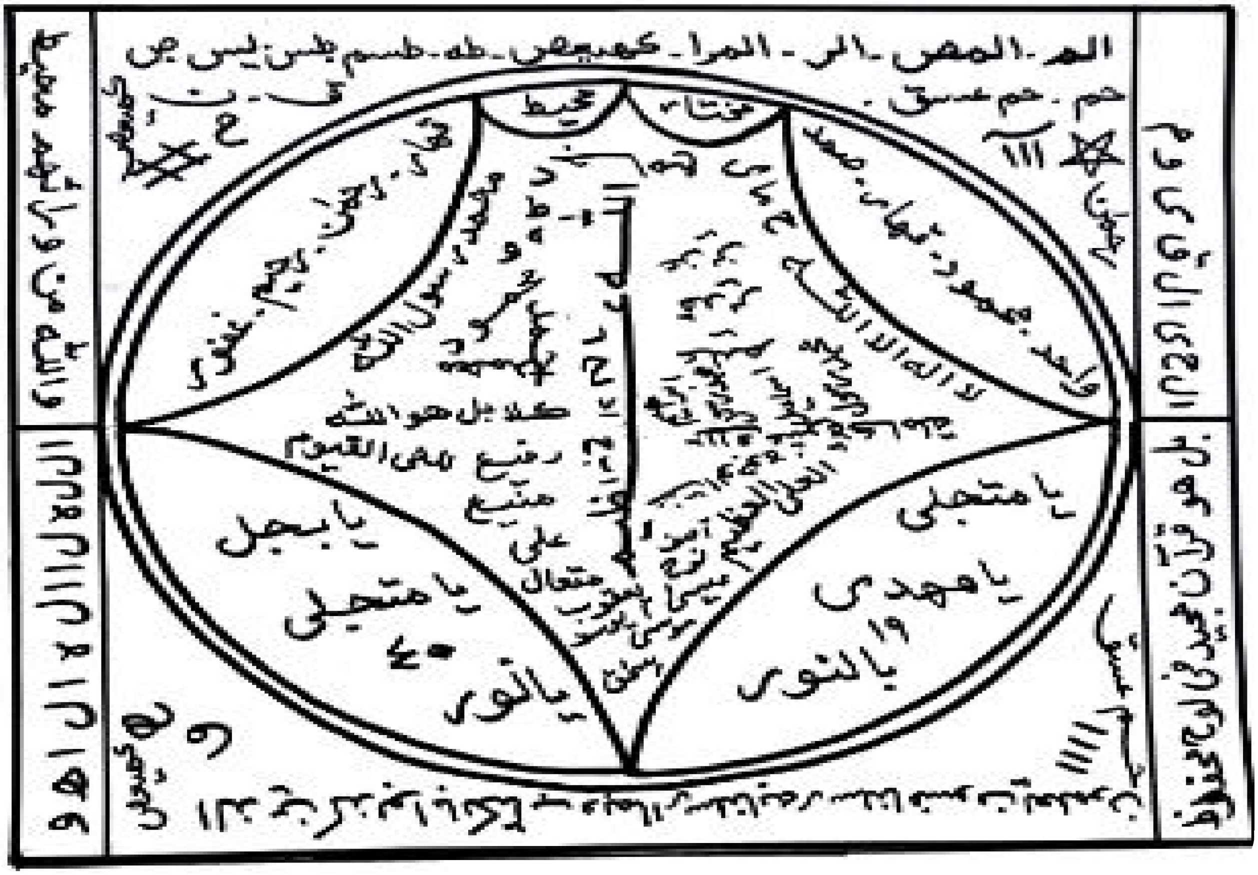
ایک بزرگ نے اِسی کوٹھڑی میں کئی ماہ کی چلہ کشی کی ۔ اور وہ اکثر یہی دُعا مانگتے رہتے تھے ۔ کہ اِن کو اسمِ اعظم معلوم ہو جائے ۔ پس وہ بزرگ ایک رات اپنی عادت کے موافق ذِکر و دُعا کے مجاہدے میں مشغول تھے ۔ کہ اچانک نور کی ایک لوح اِن کے سامنے نمودار ہوئی ۔ جس میں چند اشکال نبی ہوئی تھیں ۔ اِس بزرگ نے اِس خیال سے اِس لوح سے اپنی نظر ہٹالی کہ شاید یہ لوح اِسے اللہ تعالیٰ کے ذِکر سے غافل نہ کر دے ۔ لیکن پھر دوبارہ وہ لوح اِن کے سامنے آ گئی ۔ اور آواز آئی ۔ کہ اِس لوح کو خوب غور سے دیکھو اور ذہن نشین کر لو ۔ کیونکہ یہی وہ چیز ہے ۔ جو دراصل تمھیں نفع پہنچائے گی ۔ تب اِس بزرگ نے اپنی آنکھیں کھولیں ۔ اور اِس لوح کو دیکھنا شروع کیا ۔ اِس لوح میں چار سطور تھیں ۔ ایک اوپر ایک نیچے ، ایک دائیں اور ایک بائیں ۔ اِن کے اندرون ایک دائرہ تھا ۔ پھر اِس دائرہ میں ایک اور دائرہ تھا ۔ اندر کے دائرے میں ایک خط تھا ۔ جس نے اِس کے دو حصے کئے ہوئے تھے ۔ اور پھر اوپر کے نصف دائرے میں مزید دو خطوط دونوں جانب تھے ۔ جنہوں نے اِسے مثلِ مثلث کی شکل کے بنا دیا تھا ۔ اور اِس خط کے درمیان میں یہ لکھا ہوا تھا ۔ **کلا بل ھو اللہ** ۔ جبکہ دونوں خطوط کے زاویوں میں ایک '' **ج** '' تھا ۔ دائیں خط کی طرف قطر دائرے سے متصل حرف '' **د** '' لکھا ہوا تھا ۔ اور قطرِ خط پر اللہ تعالیٰ کا اسم '' **صمد** '' لکھا ہوا تھا ۔ اِس کی ابتداء خط مثلث سے اور انتہاء دائرے کے قریب ہے ۔ قطر کے دائرے پر حرف '' **د** '' لکھا ہوا تھا ۔ دائرے کے نیچے حرف '' **ا** '' اور اسمِ الٰہی '' **صمد** '' سے پہلے اسمِ الٰہی '' **واحد** '' لکھا ہوا تھا ۔ اور اِسی خط میں اسم '' **واحد** '' سے آگے اسم '' **قھار** '' لکھا ہوا تھا ۔ دوسرے خط پر اسمائے الٰہیہ '' **قھار ۔ رحمٰن ۔ رحیم ۔ غفور** '' لکھے ہوئے تھے ۔ مثلث کے اندر قطر پر حرف '' **ط** '' لکھا ہوا تھا ۔ نیچے کے آدھے دائرے میں جو خطوط تھے ۔ وہ چوتھائی دائرے کے برابر تھے ۔ ایک اور خط جو کہ نصف دائرے تک ختم ہوتا ہے ۔ اِس کے اندر '' **سجل** '' لکھا ہوا تھا ۔ اِس کے اندر دائرے کے مقابل حرف '' **ز** '' لکھا ہوا تھا ۔ دائرے کی دوسری چوتھائی کے اندر دائرے کے اندر ہندی میں حرف '' **ھ** '' جبکہ باہر '' **عبد لنا** '' لکھا ہوا تھا ۔ چھوٹے دائرے میں جو نصف دائرے کی چوتھائی ہے ۔ وہاں پر '' **مختار** '' لکھا ہوا تھا ۔ زاویئے کے پاس جہاں دونوں خطوط دائرے کے نصف تک ملے ہوئے ہیں ۔ وہاں '' **تلک عشرة کاملة** '' اور حرف '' **و** '' لکھے ہوئے تھے ۔ دائرے کے اوپر '' **الم اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم** '' الگ الگ (متفرق) حروف میں لکھا ہوا تھا ۔ یہ تمام حروف دراصل حرف '' **ج** '' کے مقابل تھے ۔ جو مثلث کے اندر تھا ۔ اور اسمِ الٰہی '' **حی** '' کی '' **ی** '' اِس '' **و** '' کے مقابل ہے ۔ جو اسفل دائرہ میں ہے ۔ اسمِ الٰہی '' **قیوم** '' کا '' **م** '' ، '' **الم** '' کے مقابل ہے ۔ دائرے کے باہر کی ایک طرف '' **واللہ من ورآئھم محیط** '' اور دائرے کے باہر کی دوسری طرف '' **بل ھو قرآن مجید فی لوح محفوظ** '' لکھا ہوا تھا ۔ وہ دائرہ درج ذیل ہے ۔ (پھر فرماتے ہیں ۔ کہ !)

جب میں نے کیفیت کا مثال کے ساتھ سامنا کیا تو وہ شکل غائب ہو گئی ۔ میں نے اُٹھ کر نماز ادا کی ۔ اور اپنا وظیفہ پڑھنے لگا ۔ کہ دورانِ وظیفہ خوانی مجھے نیند نے آ لیا ۔ اور میں نے حضرت شیرِ خدا جناب امیر المؤمنین سیدنا علی المرتضیٰؓ کو خواب میں دیکھا ۔ آپؓ نے مجھ سے پوچھا وہ لوح کہاں ہے ؟ جو تم نے دیکھی تھی ۔ چونکہ وہ لوح میرے تصور میں تصویر کی طرح تھی ۔ میں نے اُسے پیش کیا ۔ آپؓ نے اُسے لے لیا ۔ اور اُس عظیم دائرہ کی تفصیل بیان کرنا شروع کر دی ۔ جس کو میں نہیں سمجھا ۔ صِرف اِتنا سمجھ آیا ۔ کہ آپؓ نے حرف '' **ج** '' پر اپنی انگشتِ شہادت رکھی ۔ جو دائرے سے اوپر والے نصف میں مثلث کے زاویئے میں ہے ۔ اور فرمایا کہ یہیں سے جلال پیدا ہوتا ہے ۔ تب میں نے جانا کہ یہی اللہ تعالیٰ کا '' **اِسمِ اعظم** '' ہے ۔ اور اسمائے ذاتِ مقدسہ پر دلالت کرتے ہیں ۔ میں نے عرض کیا یا امیر المؤمنینؓ ! میں نہیں سمجھا ۔ تو آپؓ نے فرمایا کہ ! **محمد بن طلحہ**ؒ تمھیں سمجھا دیں گے ۔ پھر میں جاگ گیا ۔ اور جاگتے ہی اپنا وظیفہ پورا کر کے محمد بن طلحہؒ کے پاس پہنچا ۔ یہ میرے دینی بھائی تھے ۔ میں نے اِن سے سارا قصہ بیان کیا ۔ اِنہوں نے اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کی ۔ پھر مجھے اِسی دائرے کی شرح سمجھانی شروع کی ۔

اِنہوں نے اِس (دائرے) کا نام '' **درالمنظم فی شرح اسم الاعظم** '' رکھا ۔ ایک اور روایت میں ہے کہ اِس دائرے کو '' **فی السر الاعظم** '' بھی کہا گیا ہے ۔ وہ بزرگ کہتے ہیں کہ ! اِس کے بعد میں نے آنحضرت رسالت مآب ﷺ کو خواب میں دیکھا ۔ کہ آپ ﷺ ایک محراب میں جلوہ افروز ہیں ۔ اور ساتھ ہی حضرت امیر المؤمنین جناب علیؓ المرتضیٰؓ اِسی اِسمِ اعظم کا وِرد کر رہے ہیں ۔ (شمس المعارف کی قلمی کتب میں دائرہ اِسی طرح سے بنا ہوا ہے) آپؓ نے مجھے یہ کلمہ تعلیم فرمایا ۔ '' **لم یتو قف الا سم المقدس علٰی غیرہ فی الدلة** '' ۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ! حق تعالیٰ کی قسم ہے ۔ اِسی طرح جبرائیلؑ نے مجھے تعلیم دی ہے ۔ پھر جب میں خواب سے بیدار ہوا ۔ تو شیخ

کی خدمت میں حاضر ہو کر سارا قصہ بیان کیا۔ اُنہوں نے کچھ دیر سکوت اختیار کیا۔ پھر اپنی پشت پر ہاتھ ڈال کر ایک پرچہ نکالا۔ جس پر بعینہٖ وہی الفاظ لکھے ہوئے تھے۔ یعنی کہ! **''لم یتو قف الا سم المقد س علیٰ غیرہ فی الد لۃ''**۔



میں نے اِس کو دیکھتے ہی کہا کہ! اِس کو آپ ؒ شرح کے ساتھ کیوں نہیں لکھتے۔ اُنہوں نے فرمایا کہ! میرا خیال تھا۔ کہ اِس کو میرے سوا اور کوئی نہ جان سکے۔ پھر اُنہوں نے ''**استغفار**'' پڑھی۔ اور مجھے لکھ دیا۔ یہ وہ چیز ہے۔ کہ جس کو اہلِ صدق و صفا کے اور کوئی نہیں جان سکتا۔ کیونکہ یہ ''**اِسمِ اعظم**'' اور ''**سرِّ کریم و مخزونِ عظیم**'' ہے۔ اگر تو اِس کو جان لے۔ تو جن وانس تیری اطاعت کریں گے۔ لیکن چاہیئے کہ غیر اہل سے اِس کو بچایا جائے۔ اور چاہیئے کہ ظاہر و پوشیدہ حالت میں اللہ تعالیٰ سے تقوی اختیار کریں۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے تمھارے تمام امور میں کامیابی حاصل ہوگی۔ انشاء اللہ العظیم۔

ایک بزرگ نے فرمایا کہ! جب میں نے بیت المقدس کی زیارت کے واسطے سفر کیا۔ تو مجھے خیال آیا کہ! کیوں نہ، شام اور حلب کے بزرگوں کی زیارت بھی کرتا چلوں۔ چنانچہ میں ابھی راستے میں ہی تھا۔ کہ! ایک شخص، جو کہ شاید ابدالوں میں سے تھا۔ میرے سامنے آیا اور بعد سلام کے مجھے فرمایا کہ! اے احمدؒ! میں آپ ؒ کو ایک تحفہ دینا چاہتا ہوں۔ جس سے آپ ؒ کو بہت زیادہ فائدہ ہوگا۔ میں نے عرض کیا کہ! وہ تحفہ کیا ہے؟ تو اُنہوں نے فرمایا۔ میں ایک روز خلوت میں مراقبہ کر رہا تھا۔ اور اپنے روزانہ کے **اوراد و اذکار** میں مشغول تھا کہ! اچانک ایک لوحِ عظیمہ میرے سامنے آئی۔ جس پر عجیب و غریب طرح سے چند خطوط، دوائر اور اسماء و حروف مرقوم تھے۔ پھر ایک مؤکل (**فرشتہ**) میرے سامنے آیا۔ اور وہی لوح اِس نے مجھے دے دی۔ مگر کچھ بتایا نہیں اور فوراً ہی غائب ہوگیا۔ اُس وقت مجھے یہ معلوم نہ ہوا کہ اِس لوح کے کیا کیا فوائد ہیں؟ اور یہ لوح کس کام کے لئے مفید ہے۔ جس کے سبب میرے قلق و اضطراب میں کافی اضافہ ہوتا رہا۔ کہ اِسی حال میں مجھ پر نیند غالب ہوئی۔ اور خواب میں مجھے حضرت علیؓ المرتضیٰ ؓ کی زیارت سے فیضیابی کا شرف حاصل ہوا۔ اور میں نے دیکھا۔ کہ! حضرت علیؓ کھڑے ہوئے ہیں۔ اور اُنہوں نے سلام کرنے میں مجھ سے سبقت کی۔ پھر میں نے اُن ؓ کے سلام کا جواب عرض کیا۔ پھر آپ ؓ نے مجھ سے فرمایا کہ! وہ لوح کہاں ہے؟ میں نے عرض کیا یہ حاضر ہے۔ پھر آپ ؓ نے وہ لوح مجھ سے لے کر اُسے نہایت ادب و احترام سے بوسہ دیا۔ اور فرمایا! کیا تم جانتے ہو کہ! اِس لوح میں حقیقت اور معرفت کے کیا کیا اسرار ہیں؟ اور تمام ''**علمِ جفر**'' جو میں نے تالیف کیا ہے۔ وہ سب اِسی کے اندر موجود ہے۔ اور اِس لوح کا نام میں نے قضاء و قدر رکھا ہے۔ اِس میں حرف ''**ا**'' کے اسرار ہیں۔ اور اِس میں ''**اسم اعظم**'' کا راز ہے۔ دورہ اقطاب اور خلداء سب اِسی میں ہیں۔ پھر جنابِ حضرت امیر المؤمنین علیؓ المرتضیٰ ؓ وہ دائرہ (جو پچھلے صفحہ پر دیا گیا ہے) مجھ کو عنایت کر کے اپنا دستِ مبارک اسمِ ذات (اللہ) پر رکھا۔ اور فرمایا کہ! یہ اسمِ اعظم کا راز اور اِس کی حقیقت ہے۔ پھر حضرت امیر المؤمنین ؓ تشریف لے گئے۔ اے احمد ؒ! میں اِس لوح کو لے کر تمھارے پاس آیا ہوں۔ میں نے اِس کو قبول کیا۔

دائرے کے انوارات و اسرار :

حضرت ابوالعباس احمد بن علی بونی فرماتے ہیں کہ! اِس دائرے میں ایسے ایسے اسرار اور انوارات مخفی ہیں۔ یہ (اسرار اور انوارات) میں صرف سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی اِجازت سے ظاہر کرتا ہوں۔ یعنی میں نے آنخضور نبی کریم ﷺ کو محراب میں اور حضرت علیؓ کو اِس دائرہ کا ذکر کرتے ہوئے اور اِس کے فوائد کو بیان کرتے ہوئے ملاحظہ کیا۔ تو آنخضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا کہ! میں نے اِس (لوح مبارک) کو اِسی طرح لوحِ محفوظ میں لکھا ہوا دیکھا ہے۔ اور حضرت جبرائیلؑ نے اِسی صورت سے مجھے یہ لوحِ عظیمہ دکھائی تھی۔ میں نے اِس وقت عرض کیا کہ! حضور! مجھے اِجازت ہو تو میں اِس کی تشریح کو ظاہر کر دوں۔ اِرشاد فرمایا کہ کچھ حرج نہیں۔ اِس وقت میں خواب سے بیدار ہوا۔ اور میں نے اِس دائرہ میں غور و غوض کرنا شروع کیا۔ اب جو میں نے دیکھا۔ تو مجھے معلوم ہوا کہ یہ دائرہ تمام اسرار پر حاوی ہے۔ پس حروف اِس کے شفع اور وتر ہیں۔ اور اسمائے مبارکہ اِس کے مجموع اور متفرق ہیں۔ بے شک! حرف ''ا'' کا جو میں نے ذکر کیا ہے۔ وہ اِنہی معنوں میں اور اِسی شرح کے ساتھ ہے۔ اور میں اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتا ہوں۔ کہ وہ الہام و القاء میں میری معاونت فرمائے۔ اور مجھے ثوابِ عظیم عطا فرمائے۔ (آمین)۔ بے شک وہ بڑا بخشش والا مہربان ہے۔ اور میں یہ بھی دُعا کرتا ہوں کہ! ہر طالبِ علم کو اِس کے ساتھ احسان و اکرام سے منتفع و مستفیذ فرمائے۔ آمین۔

اگر کوئی شخص اِس دائرے کو لکھ کر اپنے پاس رکھے گا۔ تو ایسے شخص کا عوام الناس کے اندر رعب و دبدبہ ہو گا۔ اور اُسے تسخیرِ خلائق وعظیم قبولیت نصیب ہو گی۔ (انشاء اللہ تعالیٰ) اور اگر کوئی شخص اِس دائرے کو سونے کے پانی سے چاندی کی پلیٹ پر لکھ کر اپنے پاس رکھے گا۔ تو تمام پر مخلوقات میں ایسے شخص کو عظیم ترین توقیر و قبولیت نصیب ہو گی۔ (انشاء اللہ تعالیٰ) اور اگر کوئی شخص کسی لشکر میں ہو اور اِس دائرے کو علم پر لکھ کر لگائے۔ تو کبھی ایسا لشکر ناکام و شکست خوردہ واپس نہیں لوٹے گا۔ (انشاء اللہ تعالیٰ) اور اگر اِس دائرے کو ہرن کی جھلی پر لکھ کر کوئی اپنے پاس رکھے۔ تو ایسا شخص ایذا دینے والے لوگوں کے شر سے مامون و محفوظ رہے گا۔ (انشاء اللہ تعالیٰ) اِس دائرے کے لاتعداد و بے شمار فوائد و منافع ہیں۔ جن کے بیان کرنے سے زبان جسم یکسر قاصر و گونگ ہے۔ اگر سعادت و انعام کسی کے نصیب میں ہو گا۔ تو وہ اِس رازِ عظیمہ، جو ہرِ مکنون و مخزون سے مستفید و منتفع ہو گا۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

اِس دائرہ میں دُنیا کے جملہ تغیرات و حوادث اور تمام سلطنتوں کے عروج و زوال کا حال ہے۔ اور تمام لڑائیاں جو بادشاہوں میں ہوئی ہیں یا آنے والے وقتوں میں وقوع پذیر ہوں گی۔ اور سب بادشاہوں کے نام اِس سے نکل سکتے ہیں۔ مگر یاد رہے۔ کہ اِن رموز و اسرار اور پوشیدہ رازوں کا استخراج صرف وہی اہل شخص کر سکتا ہے۔ جو قواعد بسط و تکسیر و جفر سے واقفیت رکھتا ہو۔ اور ہر اصل کو اِس کے اصول میں ضرب دینا بھی جانتا ہو۔ کیونکہ جب تم کسی حرف کے اعداد کو بسط کرو گے۔ اور تحقیق کرو گے۔ کہ یہ حرف کِس مرتبے کا ہے؟ اور کون سی دولت سے متعلق ہے؟ تو اِس وقت تم کو معلوم ہو جائے گا کہ! اِس دولت کے ساتھ مستقبل میں کون کون سے واقعات و حوادث پیش آئیں گے۔ یہ دائرہ دراصل اُن تمام باتوں کا مجموعہ ہے۔ جو ''**جفرِ مفتاحُ الغیب**'' میں وضع کی گئی ہیں۔ اور ہم نے اِس کو جفر کا مصادر پایا ہے۔ چنانچہ اِس جفر میں 626 مصراع ہیں۔ جس میں سے ہر ایک کی 28 جدولیں ہیں۔ اور ہر جدول میں 28 خانے طول و عرض میں ہیں۔ اور سب حروف معجمہ (یعنی کہ 28 حروفِ تہجی) ہیں۔

''تلاشِ اسم اعظم (ایک حل طلب معمہ عظیمہ)''

یہ ایک ایسا عظیم الشان اور مخفی رمز یہ اسرار اور خزانہ مکنونہ ہے۔ کہ جس کی خاطر لاتعداد عُلمائے عظام، اولیائے کرام اور محققین نے اپنی اپنی زندگیاں صَرف کر دیں۔ مختلف اساتذہ سے ملنے کے قصد سے کئی ممالک کے دورے کئے۔ اِنتہائی سخت ریاضات و مجاہدات اور مشقتیں سرانجام دیں۔ برسوں تک اپنے اساتذہ و مرشدین کی خدمت کی۔ مگر اکثر لوگ اِس گوہر نایاب راز و اسرار سے آگاہی و شناسائی حاصل کرنے میں ناکام رہے۔

وضاحتِ اول : (بقولِ امام بونیؒ دَر شمس المعارف) کِن کِن اسمائے الٰہیہ میں اسمِ اعظم کے کتنے کتنے حروف شامل ہیں۔ اسمائے حُسنٰی کی شرح کے تحت امام بونیؒ فرماتے ہیں۔ کہ! اللہ تعالیٰ کا اسم ''**اللّٰہ**'' اسمِ اعظم اور بہت ہی عظیم اذکار میں سے ایک اسم ہے۔ جبکہ اسمِ الٰہی ''**العزیز**'' میں اسمِ اعظم کے حروف میں سے ایک حرف ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمِ مبارک ''**الممیت**'' کے ضمن میں امام بونیؒ فرماتے ہیں۔ کہ! اسم ''**الممیت**'' میں اسمِ اعظم کے خالص دو حروف ''م'' مکرر آئے ہیں۔ (لہٰذا گمان غالب ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کا جو بھی اسمِ اعظم ہے۔ اُس میں حرف ''م'' ضرور آئے گا) واللہ اعلم بالصواب۔

(باقی کچھ اسمائے الٰہیہ کا جدول بمطابق اشارہ علامہ بونیؒ مندرجہ ذیل ہے)

العزیز.1	العلیم.2	الرافع.3	المعز.2	الحکم.1	العدل.1	الخبیر.1	الحلیم.1	العظیم.2	الغفور.2
شکور.1	العلی.1	المقیت.1	الکریم.2	المجیب.1	الحکیم.1	المجید.1	باعث.2	حمید.1	المحصی.1
المبدیء.1	المعید.2	المحی.1	الواجد.1	الواحد.1	القادر.1	المقدم.2	الوالی.1	المنتقم.1	رؤف.1
مقسط.1	الجامع.1	الغنی.1	المغنی.1	المانع.1	الباقی.1	الرشید.1	الصبور.1	الممیت.1	

وضاحتِ دوئم : حضرت شیخ بہاؤالدین عاملیؒ نے اپنی ابیات میں اِسمِ اعظم کے متعلق چند اِشارات ونشانیاں بیان کی ہیں۔ وہ ابیات تو بہت زیادہ ہیں۔ مگر ہم یہاں پر اسمِ اعظم تک رسائی والی چند چنیدہ ابیات درج کر رہے ہیں۔

گنج اسرار الهی حرف است — گوهر مخزن شاهی حرف است
سی و شش حرف که در گفت و شنید — کس بپایان رموزش نرسید
اسمِ اعظم که نهاں از نظر است — عقل ها جُمله از ان بی خبر است
شد از آن اسم مقدس آگاه — که بود اعظم اسماء الله
هر چه در عالم از ایں اسم بپا ست — زانکه ایں اسم کنوز الاسماء است
هست در مُصحف ما بعد سه میم — در میاں هائی سور در حا میم
عدد ش با سورِ قُرآنی — متساوی است اگر میدانی
هشت حرف است بترتیب و نظام — بسط حرفیش چهل گشته تمام
نقطه اش (حرفیش) نوزده از روئے جُمل — هشت چوں مُدخل باسط بعمل
اولش میم و چهارم لام است — سیمش شهره در ایں ایام است
طابود آخر شش حرف در او — گوش دل باز کُنی گر نیکو
در سه جا مصدر اسمش دال است — در سه آیت یی از انفال است
اولش هفده و آخر سین اَست — متصل در وسطِ یا سین اَست
عدد بینه اش هفتاد است — ایں هم از قاعده استاد است
اے (شیخ) بهائی چو تو ایں کشف رموز — کردی و یافتی آں نقد کنوز

وضاحتِ سوئم : لیکن پھر بھی وہ مقصود کو نہ پا سکے۔ کیونکہ اِن کے پاس پرکھنے کا کوئی پیمانہ نہیں تھا۔ جس کی بناء پر وہ سرگرداں رہے۔ اِس کے بعد آپ دیکھیں گے۔ کہ باقی تمام قواعد جتنے بھی اِس معمے میں مرقوم ہیں۔ وہ اِس پر منضبط ہونا شروع ہو جائیں گے۔ اور کوئی بھی علامت، کوئی بھی رمز اِس کے سوا باقی نہیں رہے گی۔ کہ اِس جیسی تفاصیل تاریخ میں موجود تمام کتب میں سے کہیں بھی آپ کو نہیں ملیں گی۔ اور نہ ہی تاریخِ عالم میں اِس سے قبل ایسی جامع گفتگو کی گئی ہوگی۔ اور اِس سلسلے میں یہ تمام اسرار محض اس وجہ سے دیئے گئے ہیں۔ کہ اِس کتاب کے بارے میں جو ہمارا مقصود تھا۔ کہ اِسے تاریخ کی پہلی باضابطہ اور مفصل کتاب بنایا جائے۔ اِس سلسلے میں ہمیں جتنی آگاہی تھی۔ ہم نے اِسے دل کھول کر بیان کر دیا ہے۔۔

وضاحتِ چھارم : (اُستادِ محترم جناب غلام الرسول عائلی نقشبندی صاحب)

واضح ہو کہ یہ جدول (**جدول کلیدِ اسمِ اعظم**) اِس سارے معمے کی کلیدِ اعظم ہے۔ اور ہم نے آگاہی دی تھی۔ کہ اسمِ اعظم کوئی جفر کا نہ تو قاعدہ تھا اور نہ معمہ! بلکہ جنہوں نے اِس بات کو عوام الناس تک صراطِ مستقیم بنا کر پیش کیا۔ تو اس کے قواعد اسی جدول ہی سے بنائے گئے ہیں۔ اور تمام معمہ (اسمِ اعظم) اسی جدول سے ہی وضع کیا گیا تھا۔ وگرنہ یہ اسم کوئی نہیں تھا۔

سپردم بتو مایہ ءِ خویش را — تو چہ دانی حساب کم و بیش را

عائلی صاحب دعوٰی کرتے ہیں۔ کہ! اِس جدول کو بطور اس معمے کی کلید کے تاریخ میں پہلی بار پیش کیا جا رہا ہے۔ اِس سے آپ کسی بھی اسم کو پھیلا کر اِس کا بسطِ کبیر لے سکتے ہیں۔ اور کسی کا بھی نصف وثلث و دیگر اجزاء لے سکتے ہیں۔ اور اگر اِس براہینہ بات کو سمجھنے کے بعد کسی بھی اسم کو اِس جدول میں پھیلا دیں۔ اور پھر تمام حروف کا بسطِ کبیر لے لیں۔ اور دیکھیں۔ کہ!

اِس کے 40 حروف بنتے ہیں کہ نہیں؟ اگر 40 حروف بنتے ہیں۔ تو دیکھیں۔ کہ! اِن کے وہ اعداد 581 نکلتے ہیں؟ اور اگر نکلتے ہیں۔ تو کیا اِن کو جُمل کرنے سے 19 حروف نکلتے ہیں؟ اور کیا اِن 19 حروف کے جُمل کبیر کے اعدادِ کامل 600 نکلتے ہیں؟ اگر اِس طرح ہے۔ تو آپ کو مبارک ہو۔ کہ آپ اِس عظیم ترین راز سے آگاہ ہوگئے۔ کہ جس کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے لوگوں کی عمریں صَرف ہوگئیں۔

مجھے (یعنی جناب غلام رسول عائلی صاحب کو) جتنی تعلیم تھی میں نے بتا دی۔ اب اِس سے زائد کچھ بھی بتانے کے لئے باقی نہیں رہا۔ یہاں وہ (تقریبًا) سب کچھ بتا دیا گیا ہے جو بتانا نہیں چاہیئے تھا۔ یہی سب کچھ حتمی ہے۔ کیونکہ اِس سے زائد کچھ ہے بھی نہیں، کہ جسے بتایا جائے۔

حروف	اعداد قمری	نصف	ثالث	رابع	خامس	سادس	سابع	ثامن	تاسع	عاشر
		1/2	1/3	1/4	1/5	1/6	1/7	1/8	1/9	1/10
ا	01	☆	☆	☆	☆	☆	☆	☆	☆	☆
ب	02	ا	☆	☆	☆	☆	☆	☆	☆	☆
ج	03	☆	ا	☆	☆	☆	☆	☆	☆	☆
د	04	ب	☆	ا	☆	☆	☆	☆	☆	☆
ہ	05	☆	☆	☆	ا	☆	☆	☆	☆	☆
و	06	ج	ب	☆	☆	ا	☆	☆	☆	☆
ز	07	☆	☆	☆	☆	☆	ا	☆	☆	☆
ح	08	د	☆	ب	☆	☆	☆	ا	☆	☆
ط	09	☆	ج	☆	☆	☆	☆	☆	ا	☆
ی	10	ہ	☆	☆	ب	☆	☆	☆	☆	ا
ک	20	ی	☆	ہ	د	☆	☆	☆	☆	ب
ل	30	ی ہ	ی	☆	و	ہ	☆	☆	☆	ج
م	40	ک	☆	ی	ح	☆	☆	ہ	☆	د
ن	50	ک ہ	☆	☆	ی	☆	☆	☆	☆	ہ
س	60	ل	ک	ی ہ	ی ب	ی	☆	☆	☆	و
ع	70	ل ہ	☆	☆	ی د	☆	ی	☆	☆	ز
ف	80	م	☆	ک	ی و	☆	☆	ی	☆	ح
ص	90	م ہ	ل	☆	ی ح	ی ہ	☆	☆	ی	ط
ق	100	ن	☆	ک ہ	ک	☆	☆	☆	☆	ی
ر	200	ق	☆	ن	م	☆	☆	ک ہ	☆	ک
ش	300	ق ن	ق	ع ہ	س	ن	☆	☆	☆	ل
ت	400	ر	☆	ق	ف	☆	☆	ن	☆	م
ث	500	ر ن	☆	ہ ک ق	ق	☆	☆	☆	☆	ن
خ	600	ش	ر	ق ن	ق ک	ق	☆	ع ہ	☆	س
ذ	700	ش ن	☆	ہ ع ق	ق م	☆	ق	☆	☆	ع
ض	800	ت	☆	ر	ق س	☆	☆	ق	☆	ف
ظ	900	ت ن	ش	ہ ک ر	☆	ق ن	☆	☆	ق	ص
غ	1000	ث	☆	ر ن	ر	☆	☆	ق ک ہ	☆	ق

میں دیکھتا ہوں صلح و محبت ہے اٹھ گئی دنیا سے

ہر دل سے ہر گروہ سے ہر خاندان سے

اس کا سبب نہیں ہے اس کے سوا کچھ اور

یعنی کہ اٹھ گیا ہے خدا درمیان سے

چند مزید وضاحتیں برائے تحقیق و جستجو و تلاشِ اسمِ اعظم :

1۔ اِسی ضمن میں میرے باطنی استادِ محترم جناب حضرت فقیر غُلام الرسول میمن ناشادؒ فرماتے ہیں۔ کہ حضرت بہاؤ الدین عاملیؒ، خواجہ نصیر الدین طوسی اور دیلمیؒ نے اسمِ اعظم کے متعلق جن دو سورتوں (**سورہ بقرہ ۔ سورہ آلِ عمران**) کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اِن میں اسمِ اعظم واقعی موجود تو ہے۔ مگر **اشتقاقاً** موجود ہے۔ اور جس قُرآنی سورہ میں اسمِ اعظم **صریحًا** (**یعنی کہ جس سورہ مبارکہ میں اسمِ اعظم صریحًا اور بہ لحاظ خواندہ مکمل ہے**) موجود ہے۔ اس سے پہلو تہی کر گئے۔ اس لئے کہ جس سورہ مبارکہ میں اسمِ اعظم صریحًا اور بہ لحاظ خواندہ مکمل طور پر ہے۔ وہ ان دونوں سورتوں سے مقدار میں اتنی ہی کم ہے۔

2۔ اسمِ اعظم جس طرح قُرآن میں موجود ہے۔ اسی طرح عبرانی وسریانی، بابلی وآرامی اور دیگر زبانوں میں بھی موجود تھا۔

3۔ اس اسمِ اعظم سے تمام انبیاء ورسلؑ آگاہ تھے۔ اور بوقت **لا ینحل معمات و مھمات** میں اسی سے دعا فرماتے تھے۔

4۔ اِسی طرح سے ہمارے باطنی استاذِ محترم **جناب غلام الرسول میمن ناشاد**ؒ اور صاحبِ حقیقتِ گلزارِ صابری جناب مخدومِ زمن شاہ **محمد حسن صابری چشتی** قادری حنفی رامپوریؒ کے علاوہ دیگر صاحبانِ تصوف کا اس بات پر قوی اتفاق ہے کہ! اسمائے اعظم الٰہی سب گیارہ (11) ہیں۔ جو کہ انہی اٹھائیس**28حروف معجمہ** کے حروفِ تہجی میں پوشیدہ ہیں۔ جن میں آتشی، بادی وآبی میں تین۔ تین اور خاکی میں فقط دو اسماء ہیں۔ اِن میں سے صرف ایک اسم کو حضرت امام جعفر صادقؒ نے قواعد علم جفر میں ضم فرما دیا ہے۔ اور حکام اہلِ جفر اُس اسم مبارک کو اسمِ اعظم تحریر کرتے ہیں۔ کیونکہ بغیر اس اسمِ اعظم کے علم جفر آثر ہوتا ہی نہیں۔

حضرت ناشادؒ فرماتے ہیں۔ کہ! اِن گیارہ اسمائے عظام الٰہیہ کی اطلاع بلا رمز یہ کلیہ پر مجاہدہ کرنے کے بعد مبشرات، مغیبات اور مکاشفات ہی سے اطلاع ہوتی ہے۔ جو بندہ خدا خود کو ریاضت سے اِس کا اہل ثابت کر دے گا۔ تو یہ اسمائے عظام الٰہیہ خود بخود اُسے میسر ہو جائیں گے۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔

5۔ اسمِ اعظم **29** اسمائے مبارکہ (یعنی **29** حروفِ مقطعات سے مستخرج شدہ **14** حروفِ نورانی سے) مرکب ہے۔

6۔ میرے باطنی استادِ محترم جناب حضرت فقیر غُلام الرسول میمن ناشادؒ فرماتے ہیں کہ حروفِ نورانی کا ایک عظیم طریقہ **جفر الجامع** کی طرز کا ہے۔ جس میں حروفِ مقطعات سے حاصل شدہ 14 حروفِ نورانی کا ایک صحیفہ نورانیہ بھی مرتب کیا جاتا ہے۔ انہی چودہ حروف کو گردشیں دے کر 196 صفحات تیار ہوتے ہیں۔ یاد رہے۔ کہ اِس پورے صحیفہ نورانیہ میں اسمِ اعظم 14 جگہوں پر آتا ہے۔ ایک جگہ پر مستقیم اور باقی صدر و مؤخر کے لحاظ سے۔ اِس اسمِ اعظم کی مختلف جہتیں سامنے آتی ہیں۔ لیکن اِس اسمِ اعظم میں ایک حرف کی گنجائش ہے۔ اِس لئے کہ یہ حروف کا جو صحیفہ ہے اِس کے اندر تمام حروف خالص ہیں۔ اور اسمِ اعظم حروف کے لحاظ سے مکرر ہے۔ مگر پھر بھی بہ لحاظِ قوتِ اعراب بآسانی پڑھنے میں صاف طور سے آتا ہے۔

7۔ میرے باطنی استاد حضرت ناشادؒ فرماتے ہیں کہ! آپ (متلاشی اسمِ اعظم) کے پاس تین چیزیں موجود ہیں۔

A۔ جفر الجامع کے 14 نورانی حروف کا **196** صفحات پر مشتمل عظیم الشان صحیفہ۔ **B**۔ معمہ اسمِ اعظم (درایاتِ بہائی برائے اسمِ اعظم)۔

C۔ اس مضمون میں درج شدہ بسط کے **40** حروف، جُمل کے **19** حروف۔ (یعنی کہ! اسمِ اعظم کو بسط کرنے سے **40** حروف نکلتے ہیں۔ جن کے اعداد بحساب ابجد قمری **581** ہیں۔ اور انہیں جُمل کرنے سے 19 حروف نکلتے ہیں۔ جن کے اعداد بحساب ابجد قمری **600** بنتے ہیں)۔

8۔ میرے باطنی استاد حضرت ناشادؒ فرماتے ہیں کہ! اب بھی اگر (معمہ اسمِ اعظم) حل نہ ہوتا ہو۔ تو **اُمُّ الدعوات** (**یعنی کہ**) سورہ فاتحہ کی **40**۔ ایام کی ریاضت عظیمہ (باپرہیز روحانی) خصوصی جناب حضرت امامِ موسیٰ کاظمؒ **بن** حضرت امامِ جعفر صادقؒ کی خصوصی اجازت سے ادا کریں۔ میں دعویٰ سے کہتا ہوں۔ کہ ناکامی کا **1%** بھی امکان نہیں رہے گا۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔

09 ۔ اکثر اولیاءاللہ کے نزدیک سورہ فاتحہ کے شروع میں ''**اسمِ اعظم**'' ہے۔

10۔ حضرت ذوالنون مصریؒ نے کسی بزرگ سے پوچھا۔ اللہ تعالیٰ کا اسمِ اعظم کون سا ہے؟ تو اس نے جواب دیا۔ ''اللہ''۔ مَیں (حضرت ذوالنون مصریؒ) نے کہا۔ کہ! اس اسمِ الٰہی کا بہت زیادہ وِرد کیا کرتا ہوں۔ لیکن میرے قلب میں اس کی ہیبت پیدا نہیں ہوتی۔ تو اس بزرگ نے فرمایا۔ تُو اس (اسمِ الٰہی) کو اس کی حیثیت سے نہیں بلکہ اپنی حیثیت سے کہتا ہے۔

11۔ حضرت شریحؒ فرماتے ہیں۔ کہ! مَیں نے خواب میں دیکھا۔ کہ! ایک شخص مجھ سے کہتا ہے۔ فلاں شخص کے پاس جا۔ ہم نے اُس کو حکم دے دیا ہے۔ کہ وہ تجھے اسمِ اعظم بتا دے گا۔ صبح کو مَیں اُسی شخص کے پاس گیا۔ انہوں نے مجھ سے پوچھا۔ کیا تم شریحؒ ہو؟ مَیں نے رات کو خواب میں دیکھا ہے۔ کہ! مَیں تجھ کو اسمِ اعظم سکھاؤں۔ دیکھو! قرآن شریف میں جس قدر آیات ہیں۔ جن میں ''**لا الہ الا ھو**'' ہے۔ وہ سب اسمِ اعظم ہیں۔

12۔ حضرت شیخ خوارزمیؒ نے فرمایا۔ کہ! جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے اسم ''**وِتر**'' کو حال وقال میں معلوم کرلیا۔ پس یہی اسمِ اعظم ہے۔

13۔ حضرت امام خوارزمیؒ فرماتے ہیں۔ کہ! اسمِ اعظم اللہ کی معرفت کے حصول کے سلسلے میں میری چین کے ایک شیخ کبیر نابینا سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے

فرمایا۔کہ! وہ اسم (دراصل) اسمِ ذات ہے۔جس میں طبائع اربعہ موجود ہیں۔اور اس کے جملہ ''**بارہ**'' حروف ہیں۔

14۔ حضرت علی المرتضیٰؓ فرماتے ہیں۔کہ! اللہ تعالیٰ کے اسمِ اعظم ''**الم . کھیعص . حم عسق**'' اور اس سے ملتے جلتے الفاظ ہیں۔جو کوئی اِن کی ترتیب وترکیب کو اچھی طرح سے سمجھ لے۔اسے اللہ تعالیٰ کا اسمِ اعظم معلوم ہو جائے گا۔

15۔ حضرت امام جعفر صادقؒ اور حضرت جنیدِ بغدادیؒ فرماتے ہیں۔کہ! اللہ تعالیٰ کا ہر اسمِ گرامی کہ بندہ جس میں محو ہو کر اس طرح سے دعا مانگے۔کہ اس حالت میں اللہ تعالیٰ کا غیر نہ ہو۔جو بھی اس طرح سے دعا مانگے گا۔اس کی دعا لازمی قبول ہوگی۔(جیسا کہ قرآنِ حکیم میں آیا ہے۔**قل ادعوا اللہ او ادعوا لرحمٰن ایام ما تدعوا فلہ الا سمآء الحسنیٰ**۔یعنی کہ! آپ فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ کو پکارو یا رحمان کو پکارو۔جس کو (بھی) پکارو۔تمام اچھے نام اسی کے ہیں)

16۔ حضرت شیخ ابوالحسن شاذلیؒ فرماتے ہیں۔کہ! ایک روز مَیں اپنے اُستاد شیخ عبدالسلام مشیشؒ کی خدمت میں حاضر ہوا۔اور ان کے سامنے بیٹھ گیا۔شیخ صاحبؒ کا ایک چھوٹا سا بچہ گھوم رہا تھا۔اس کو مَیں نے اپنی گود میں بٹھا لیا۔پھر میرے دل میں خیال آیا۔کہ! مَیں شیخ عبدالسلام مشیشؒ سے ''اسمِ اعظم'' کی بابت سوال کروں۔تو اس بچے نے میری ٹھوڑی پکڑ کر کہا۔اے چچا جان! تُم ہی اسمِ اعظم ہو۔یا کہا۔تمھارے ہی اندر اسمِ اعظم ہے۔شیخؒ نے فرمایا۔بچے نے تم کو جواب دے دیا۔اس کو سمجھ لو۔(لہٰذا) معلوم ہوا۔کہ! انسان خود ہی اسمِ اعظم ہے۔

17۔ بقول حضرت ذوالنون المصریؒ! اللہ تعالیٰ کا وہ اسمِ اعظم کہ جس کے ذریعے سے دعا مانگی گئی۔وہ سات حروف سے مرکب ہے۔

سید سرفراز اے شاہ صاحب (آف لاہور) نے اپنی چند کتب میں اسمِ اعظم کے متعلق بہت سے اشارات دیئے ہیں۔جن کتب کے چند چیدہ و چنیدہ متن مختصر مگر جامع تفصیل کے ساتھ قارئینِ وشائقین کی خدمت میں پیش کئے جارہے ہیں۔

ایک انٹرویو کے دوران شاہ صاحب نے فرمایا۔کہ! اَب یہ اسمِ اعظم کہیں لکھا ہوا نہیں ہے۔قرآنِ حکیم کی تین سورتوں میں یہ آیا ہے۔تینوں (سورتوں کے) نام اس لئے نہیں بتاؤں گا۔کہ! پھر آدمی **Compare** کرلیتا ہے۔کہ! ایک ہی چیز کہاں **Repeat** ہوئی ہے۔(تو وہ) پکڑا جاتا ہے۔لیکن سورہ طٰہٰ میں (اسمِ اعظم موجود) ہے۔ایک بتادیتا ہوں آپ کو سورت۔

کہے فقیر کے صفحہ نمبر **68** پر ایک جناب سید سرفراز اے شاہ صاحب سے ایک سوال کیا گیا ہے۔کہ! (جناب) **دُعائے مشلول اُردو میں بتائی گئی ہے۔تو کیا اسمِ اعظم کا بھی (اُردو زبان میں) ترجمہ کیا گیا ہے؟** تو جناب سید سرفراز اے شاہ صاحب نے جواب میں فرمایا۔آپ خاطر جمع رکھیئے۔۔۔**اسمِ اعظم کا ترجمہ نہیں کیا گیا۔وہ بعینہٖ اِس میں موجود ہے**۔(یاد رہے۔کہ! **دُعائے مشلول** اِس کتاب میں آگے ہے۔)

حضرت علی شیرِ خداؓ نے اُسے (ایک شخص بنام ''**حضرت منازل بن لاحق**ؒ'' کو،ازراہِ ہمدردی وخدا ترسی) ایک دُعا پڑھنے کو دی۔اور فرمایا۔کہ اِسے پڑھو۔رب تعالیٰ سے اُمید ہے۔کہا، سے پڑھنے سے تم صحت یاب ہوجاؤ گے۔(انشاءاللہ) منازل بن لاحقؒ کا کہنا ہے۔کہ اُس رات جب میں سویا۔تو مجھے آنحضرت نبی مکرم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی۔اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔جو دعا تمھیں میرے چچازاد بھائی حضرت علیؓ المُرتضیٰؓ نے دی ہے۔اُس کو پڑھو۔اِس دُعا میں اسمِ اعظم پوشیدہ ہے۔اور جو شخص رب تعالیٰ کو اسمِ اعظم سے پکارتا ہے۔(وہ) اُس کی دُعائیں پوری کرتا ہے۔(یاد رہے۔کہ! اِس دعا کا مکمل قصہ وفضیلت مشہور کتب **غنیۃ الطالبین** اور **نزھۃ المجالس** وغیرہ میں **مفصل موجود ہے**) دُعا پڑھنے کا طریقہ یہ ہے۔نماز کا سلام پھیرنے کے بعد تین بار درودِ پاک پڑھنے لیجیئے۔اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں۔یہ کہتے ہوئے۔کہ!

یہ دُعا کے وہ الفاظ ہیں۔جو آپ ﷺ نے اپنی زبانِ مبارک سے بھی اُس خواب میں ادا فرمائے تھے۔اور منازل بن لاحق کو تلقین فرمائی تھی۔کہ اِس دُعا کو پڑھنے والے کی **کوئی حاجت اور دُعا رَد نہیں ہوتی**۔(سبحان اللہ و ماشاءاللہ) اِسی میں اسمِ اعظم پوشیدہ ہے۔کیونکہ یہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے۔اور آپ ﷺ کی زبانِ مبارک سے نکلنے والا کوئی (بھی) لفظ حکمت سے خالی نہیں۔اور اس میں کوئی شبہ نہیں۔

اِس دُعا کی اسناد احادیث وآثار کی کتب کے علاوہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی کتاب غنیۃ الطالبین اور علامہ عبدالرحمٰن بن عبدالسلام الصفوری الشافعیؒ کی کتاب نزھۃ المجالس میں دیکھی جاسکتی ہے۔

F۔ بقول سید سرفراز اے شاہ صاحب! اسمِ اعظم، اُنہی **29** اسمائے مبارکہ (یعنی **29** حروفِ مقطعات) میں سے ایک ہے۔جو اللہ تعالیٰ کے احکامات کو ایک نام میں واضح کرتا ہے۔یہ **29** احکامات درحقیقت اپنے اندر ایک (خاص) ترتیب رکھتے ہیں۔لہٰذا اُنہیں اِسی ترتیب سے جانا اور تحقیق کیا جائے۔

☆ اور اسمِ اعظم اللہ تعالیٰ کا ایسا اسمِ اعظم ہے۔جس میں تمام کے تمام حروف، دراصل حروفِ مقطعات (یعنی کہ **14** حروفِ نورانی) میں سے ہیں۔

☆ **ارژنگ فقیر** کے صفحہ نمبر **225** پر ہے۔اگر آپ کو اسمِ اعظم کا پتا چل جائے۔تو مَیں آپ کو **Warn** (متنبہ) کردوں۔کہ! اولیاءاللہ جب ایک خاص مقام پر پہنچتے ہیں۔تو اسمِ اعظم اُن کے علم میں آجاتا ہے۔لیکن اگر وہ اسمِ اعظم (آپ) استعمال کرلیں۔تو دعا تو قبول ہوجاتی ہے۔لیکن ولایت کی فہرست سے اُنھیں (حاملِ اسمِ اعظم کو) خارج کردیا جاتا ہے۔عمر بھر کی کمائی (یعنی عبادت وریاضت،تقویٰ و بزرگی وغیرہ) سب رائیگاں جاتی ہے۔کسی فقیر (حاملِ اسمِ

اعظم) کے لئے یہ بہت سخت سزا ہے۔ اِسی لئے کوئی (بھی) ولی اللہ کبھی بھی اسمِ اعظم استعمال کر کے دعا نہیں کرے گا۔

☆ ارژنگ فقیر کے صفحہ نمبر 227 پر ہے ۔ آپ ایسا کیوں نہیں کر لیتے ۔ کہ رب تعالیٰ کو درد سے پکا رئیے ۔ بندے کا رب کو درد سے پکارنا ہی اُس کے لئے اسم اعظم ہے ۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا ۔ کہ تب (جب بندہ رب کو درد بھری کیفیت میں پکارے) رب بندے کی طرف متوجہ نہ ہو ۔ ہم اپنی اُس آہ کو اسم اعظم کیوں نہیں بنا لیتے !

☆ فقیر رنگ کے صفحہ نمبر 40 پر ہے ۔ کہ ! اسم اعظم کبھی اکیلا لکھا ہوا نظر نہیں آئے گا ۔ یہ ہمیشہ دیگر لفظوں میں لپٹا ہوا ہوتا ہے ۔ اِس سے پہلے اور بعد میں الفاظ موجود ہوں گے ۔ جو لوگ اسمِ اعظم کا علم رکھتے ہیں ۔ وہ بھی اِسے لپٹی ہوئی حالت میں ہی جانتے ہیں ۔ بہر حال رب تعالیٰ کے تمام اسماء بہت مبارک ہیں ۔ ا، ن کی اپنی قوتیں ہیں ۔ اِن کو پڑھنے والے کو انعامات سے نوازا جاتا ہے ۔ اِس لئے آپ بھی یہ اسماء ضرور پڑھ لیجئے ۔ (انشاء اللہ) بہت برکات نازل ہوں گی ۔

☆ فقیر رنگ کے صفحہ نمبر 40 پر ہے ۔ کہ ! روحانیت میں تیسرا لیول **Advance Level** کہلاتا ہے ۔ جس میں کچھ باتیں صرف مستند اولیائے کرام کے سامنے کی جاتی ہیں ۔ جن کے بارے میں مرشد کو پتا ہوتا ہے ۔ کہ یہ اُس مقام پر آ چکا ہے ۔ جہاں اُس کے کندھے پر مُہر (یعنی مہرِ ولایت) لگا کر اُسے با قاعدہ ولی اللہ کا درجہ دے دیا گیا ہے ۔ اس کے بعد وہ مقام شروع ہوتا ہے ۔ جس میں انسان جوں جوں آگے بڑھتا ہے ۔ وہ تجربات سے سیکھتا (چلا جاتا) ہے ۔ اور یوں اُس کی معلومات اور علم میں اضافہ ہونے لگتا ہے ۔ یہی وہ مقام ہے ۔ جہاں پہنچ کر اسمِ اعظم اِس کے علم میں آ جائے گا ۔ (ورنہ) نہ تو کوئی مرشد کسی مرید کو بتاتا ہے ۔ کیونکہ اِس کی اجازت نہیں ۔ اور نہ ہی کسی کتاب اُسے ملتا ہے ۔ کیونکہ یہ ظاہر نہیں کیا جا سکتا ۔ ایک ولی اللہ جب ذکر اذکار اور مجاہدوں کی بنیاد پر روحانیت کی راہ میں آگے بڑھ رہا ہوتا ہے ۔ تو اسم اعظم خود بخود اُس کے علم میں آ جاتا ہے ۔

☆ اسم اعظم سید سرفراز احمد شاہ صاحب کے مطابق چار حرفی اسم ہے ۔ (فقیر رنگ ۔ صفحہ نمبر 265)

☆ نوائے فقیر کے صفحہ نمبر 173 پر ہے ۔ کہ ! '' اسمِ اعظم '' یہ دو الفاظ خود اپنی تشریح کر رہے ہیں ۔ کہ '' بڑا نام '' اِس سے ظاہر ہوتا ہے ۔ کہ اللہ تعالیٰ کے سب ناموں میں سب سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے ۔ (یاد رکھیئے ۔ کہ !) ربِّ متعال کا قرب اسمِ اعظم سے حاصل نہیں ہوتا ۔ البتہ اسمِ اعظم اُس وقت حاصل ہوتا ہے ۔ جب قربِ الٰہی حاصل ہو جائے ۔ اور قربِ الٰہی اُس وقت حاصل ہوگا ۔ جب انسان علم و تربیت کے مراحل سے گزر چکا ہو گا ۔ بغیر تربیت کے انسان صاحبِ علم نہیں بنتا ۔ صاحب علم ہو گا ۔ تو اُسے رب تعالیٰ کا قرب حاصل ہو گا ۔ (اور اگر) رب تعالیٰ کا قرب حاصل ہو گا ۔ تو اسمِ اعظم تک رسائی پا لے گا ۔ لیکن تب تک وہ دنیا کی محبت سے اتنا دور جا چکا ہو گا ۔ کہ وہ اسمِ اعظم کو استعمال نہیں کرتا ۔

☆ کہے فقیر کے صفحہ نمبر 138 پر مرقوم ہے ۔ کہ ! ایسی چیز جس کی جستجو سبھی لوگوں کو ہے ۔ اگر چہ اِس میں نیت دینی نہیں ۔ بلکہ دنیاوی ہے ۔ اگر یہ ہاتھ لگ جائے ۔ تو ہم اپنی دنیاوی اغراض پوری کر لیں ۔ وہ ہے اسمِ اعظم ۔ ۔ ۔ وہ اسمِ اعظم ، اُنہی 29 اسمائے مبارکہ (یعنی 29 حروفِ مقطعات) میں سے ایک ہے ۔ جو اِن چیزوں کو ایک (ہی) نام میں واضح کرتا ہے ۔

☆ کہے فقیر کے صفحہ 115 پر مرقوم ہے ۔ کہ ! مَیں بھی جوانی میں 40 , 42 اوراد و وظائف صبح اور اتنے ہی شام کو کیا کرتا تھا ۔ لیکن اس کے باوجود کسی مقام تک نہ پہنچا تھا ۔ جب مرشد صاحبؒ سے ملاقات ہوئی ۔ تو انہوں نے (سب سے) پہلا حکم (ہی) یہی دیا ۔ کہ جو پڑھتے ہو ۔ سب چھوڑ دو ۔ میں یہ سن کر پریشان ہو گیا ۔ کیونکہ میرے نزدیک یہ بہت (ہی) اعلیٰ وظائف تھے ۔ اور (مختلف احادیثِ نبویہ ﷺ و اولیاء اللہؒ کی) کتابیں اِن (اوراد و وظائف) کی فضیلت کے بیان سے بھری پڑی تھیں ۔ لیکن چونکہ مرشد صاحبؒ کا حکم تھا ۔ لہذا سب اوراد و وظائف ترک کر دیئے ۔ **تب مرشد صاحبؒ نے مجھے صِرف ایک '' حــرف ''** (ہی وِرد کرنے کو) بتایا ۔ جس کی فضیلت مجھے اُس وقت سمجھ نہیں آئی ۔ ۔ ۔ لہذا مَیں نے مرشد صاحبؒ سے کہا ۔ '' یہ کیا دے دیا آپؒ نے ؟ '' وہ بولے ایسا نہیں کہتے ۔

(پھر) مَیں نے قدرے حیرت اور اس خیال کے تحت کہ ! آخر اِس کو پڑھنے سے حاصل کیا ہو گا ؟ اُن سے دریافت کیا ۔ '' کیا اِس (فقط ایک) '' **حَرف** '' کو پڑھنے سے (مجھے) کشف و کرامات حاصل ہو جائیں گی ؟ ''

تو اُنہوں نے فرمایا ۔ '' ہاں '' مَیں نے پھر پوچھا ۔ '' کیا اِس سے مراد حاصل ہو جائے گی ؟ ''

وہ بولے '' ہاں '' غرض وہ میرے ہر سوال کے جواب میں '' ہاں '' کہتے رہے ۔ اور مَیں حیرت سے سوچتا رہا ۔ کہ آخر اِس (ایک) حرف میں ایسا ہے کیا ؟ **لیکن محض ڈھائی سال کے (مختصر) عرصے میں (اِسی ایک حرف کو ایک مخصوص تعداد میں پڑھنے سے مجھ سے) کشف و کرامات ظاہر ہونے لگیں ۔ چھ سات سال کے عرصے میں '' اَمَر '' حاصل ہو گیا ۔** اور مَیں مستجاب الدعوات بھی ہو گیا ۔ یہ سب کچھ (صِرف اُسی) ایک حرف کے پڑھنے کی برکت سے (مجھے) حاصل ہوا ۔ لیکن اِسی دوران شرط وہی تھی ۔ کہ کچھ اور نہیں پڑھنا ۔

جب یہ ایک حرف پڑھتے پڑھتے ایک لمبا عرصہ گزر گیا ۔ تو مرشد صاحب نے ایک روز بیٹھے بیٹھے ایک '' **لــفــظ** '' عطا کر دیا ۔ اور فرمایا ۔ یہ پڑھا کرو ۔ تمھیں دستِ غیب حاصل ہو جائے گا ۔ دستِ غیب دو طرح کا ہوتا ہے ۔ **1** ۔ (روزانہ) اتنی رقم مل جاتی ہے ۔ (کہ) جس سے کم از کم

ضروریات تو پوری ہو جائیں۔ **2**۔ دوسری قسم میں دستِ غیب کے ذریعے وافر پیسہ آتا ہے۔لیکن اگر اس پیسے کو جمع کرلیا جائے۔اور رات تک خرچ نہ کیا جائے۔تو اِس کی سزا بسا اوقات ''موت'' بھی ہو سکتی ہے۔ مَیں ایک روز پشاور میں تھا۔عشاء کی نماز کے لئے کھڑا ہونے لگا۔تب مرشد صاحب نے ایک اور'' **حرف** '' بتایا۔اور فرمایا۔(کہ) یہ حرف ہر جمعہ کی صبح پڑھنا ہے۔رزق کثرت سے ملے گا۔(انشاء اللہ تعالیٰ)

مرشد صاحب نے جو پہلا حرف بتایا تھا۔شروع میں اُسے پڑھنے میں ساڑھے سات گھنٹے لگتے تھے۔اَب (صِرف) سوا گھنٹہ لگتا ہے۔کیونکہ (اَب میری) زبان رواں ہوگئی ہے۔ (میرے خیال میں مذکورہ دونوں حروف شاید حروفِ نورانی میں سے ہی ہوں گے۔بہرحال حروف نورانی کی خاصیات و فضائل کتاب ''الابریز''اور ابنِ عربی کی کتب جیسے فتوحاتِ مکیہ وغیرہ میں مفصل بیان کی گئی ہیں۔شائقین وہاں دیکھ سکتے ہیں)

☆ **فقیر نگری** کے صفحہ نمبر **62** پر ہے۔کہ! **اسم اعظم** کا اِدراک رب تعالیٰ کے انعام کے طور پر ہوتا ہے۔جب رب تعالیٰ کے عطا کردہ علم کے ایک مخصوص مقام تک انسان جا پہنچتا ہے۔تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے صدقے اُس پر عنایات کرتا چلا جاتا ہے۔اُسے علم عطا کرتا جاتا ہے۔حتیٰ کے ایک **Stage** پر جا کر اُس صاحبِ علم پر یہ راز کھل جاتا ہے۔کہ یہ۔۔۔**اسمِ اعظم** ہے۔لیکن اُس وقت صاحب علم ظرف کے اُس بلند مقام پر ہوتا ہے۔کہ اُسے استعمال نہیں کر پاتا۔اُس فقیر (یعنی حامل **اسم اعظم**) کو شرم اور حیا آنے لگتی ہے۔کہ جو رب تعالیٰ اتنا مہربان ہے۔کہ میری ضروریات کو کو میرے بغیر کہے پورا کر دیتا ہے۔جو میری ضروریات کا مجھ سے زیادہ خیال رکھتا ہے۔اُس رب کے ہوتے ہوئے میں اپنی ضروریات کی تکمیل کے لئے **اسم اعظم** بھلا کیسے استعمال کر سکتا ہوں۔

☆ **فقیر نگری** کے صفحہ نمبر **57** پر ہے۔کہ! **اسم اعظم** قرآن میں تین مقامات پر بیان ہوا ہے۔اور وہ بھی لفظوں میں لپٹا ہوا کہیں بھی یہ **Single Word** میں آپ کو نہیں ملے گا۔کوئی ولی اللہ بھی **اسم اعظم** آپ کو نہیں بتائے گا۔کیونکہ اُسے بتانے کی اجازت نہیں ہوتی۔

☆ اِسی کتاب **فقیر نگری** کے صفحہ نمبر **59** پر ہے۔حضرت علی المرتضیٰؓ سے جب اِس بارے میں پوچھا گیا۔کیا'' **یا حی یا قیوم** ''اسم اعظم ہے۔تب انہوں نے جواب تو نہیں دیا۔لیکن اسماء الحسنیٰ میں سے ایک اور لفظ عطا فرمایا۔یہ پڑھ لیا کرو۔یہ **اسم اعظم** ہی ہے۔۔۔اِس جملہ میں لفظ'' ہی'' ساری بات کو واضح کر دیتا ہے۔اگر یہ **اسم اعظم** ہوتا۔تو حضرت علیؓ یہ نہ فرماتے۔کہ یہ **اسم اعظم** ہی ہے۔پھر وہ یہ فرماتے۔کہ یہ **اسم اعظم** ہے۔دراصل'' **یا حی یا قیوم** ''**اسم اعظم** (تو) نہیں۔تاہم **اسم اعظم** کے بہت **Close** ہے۔اسماء الحسنیٰ میں تین چار نام ایسے ہیں۔جو **اسم اعظم** تو نہیں ہیں۔لیکن **اسمِ اعظم** کے بہت قریب چلے جاتے ہیں۔جیسے!

☆ **فقیر نگری** کے صفحہ نمبر **60** پر ہے۔کہ **اسماءُ الحُسنیٰ** میں سے تین چار ایسے ہیں۔جو **اسم اعظم** تو نہیں۔لیکن **اسم اعظم** کے بہت قریب چلے جاتے ہیں۔ جیسے! **یا حی۔یا قیوم۔یا احد**۔یہ تقریباً **96,95** فیصد **اسم اعظم** کے قریب ہیں۔حضرت علیؓ نے جو اسم مبارک'' **یا ذاالجلال والاکرام** ''عطا فرمایا تھا۔وہ بھی **اسم اعظم** سے بہت قریب ہے۔اِسی طرح'' **وھو الرحمٰن الرحیم** ''بھی **اسمِ اعظم** سے خاصا قریب ہے۔ یہ سب اسمائے مبارکہ **اسم اعظم** کے طور پر کام کرتے ہیں۔لیکن اِن کا دائرہ اثر (**Area of Influence**) اِتنا وسیع نہیں ہے۔جتنا **اسم اعظم** کا۔جیسے '' **یا ذاالجلال والاکرام** ''کو اگر ایک خاص وقت میں (جیسے بوقتِ تہجد) ایک مخصوص تعداد میں (جیسے 1000 مرتبہ) پڑھیں۔تو اِنسان کو لوگوں میں عزت ملنے لگتی ہے۔(یعنی ایسے شخص کو تسخیر الخلائق حاصل ہو جاتا ہے) ظاہر ہے۔کہ جب عزت ملے گی۔تو اُس کے اور بھی بہت سے کام ہونے لگیں گے۔(انشاء اللہ تعالیٰ) '' **وھو الرحمٰن الرحیم** ''کو اگر ایک خاص وقت میں (جیسے مغرب وعشاء کے درمیان بحالتِ خلوت) ایک مخصوص تعداد میں (جیسے **1000** مرتبہ) پڑھا جائے۔تو انسان کے رُکے ہوئے کام ہونے لگتے ہیں۔کوئی شخص آپ کو کسی بھی کام کے لئے انکار نہیں کرے گا۔(انشاء اللہ تعالیٰ)

☆ **یا ذاالجلال والاکرام** جلالی ہے۔جب کہ **وھو الرحمٰن الرحیم** **Construction** میں جمالی اور اثرات میں جلالی ہے۔

یا احد بے پناہ جلالی ہے۔اگر یہ اسم (یعنی یا احد) **Suit** کر جائے۔تو جس کام کے لئے پڑھا جائے۔وہ کام (فورًا) ہو جائے گا۔(انشاء اللہ تعالیٰ)

☆ کتاب **فقیر نگری** کے صفحہ نمبر **61** پر ہے۔(کہ!) اُن اسمائے مبارکہ کا ذکر ہو رہا تھا۔جو **اسم اعظم** سے قریب تر ہیں۔

یا بدیع العجائب بالخیر یا بدیع۔یہ ذکر بہت جلالی ہے۔اور **اسم اعظم** کے بہت قریب ہے۔اپنی **Efficiency** میں۔

☆ آگے چل کر سید سرفراز احمد شاہ صاحب فرماتے ہیں۔کہ! **اسم اعظم** سے قریب ہونے سے مراد یہ ہے۔کہ! اِن اسماء کے ذکر کے اثرات یا **Influence** **اسم اعظم** کے اثرات کے بہت قریب چلا جاتا ہے۔پھر شاہ صاحب فرماتے ہیں۔کہ! یہاں میں آپ سے گزارش کروں گا۔کہ اِن اسماء کو پڑھیئے گا نہیں۔کیونکہ آپ کو پتہ بھی نہیں چلے گا۔کہ آپ کی **Body Chemistry** کیا ہے؟ آپ کی روح کا **Controlling Word** کیا ہے؟ کون سے اسماء آپ کے لئے **Compitable** ہیں؟ اور کون سے **Neutral** ہیں؟ اور کون سے **Unfavourable** ہیں؟

☆ کسی بھی صاحب علم کے لئے سب سے زیادہ طمانیت کا باعث یہ بات ہوتی ہے۔کہ اُس پر علم کے راز کھلتے چلے جارہے ہیں۔وہ اِسی پر ہی اتنا خوش ہوتا ہے۔کہ **اسم اعظم** اُس کے علم میں ہے۔لیکن اِس کے باوجود وہ اُسے استعمال نہیں کرنا چاہتا۔وہ **اسمِ اعظم** کی گردان بھی نہیں کرتا۔وہ اسے محض **Routine** میں پڑھتا ہے۔بغیر رُکے اور دیکھے۔کہ کب وہ (قرانِ پاک کی تلاوت کے دوران) **اسمِ اعظم** پڑھ کر آگے گزر گیا۔اِس کے

نزدیک قرآنِ پاک کے تمام الفاظ اسمِ اعظم کی مانند مقدس ہیں ۔ یہی وجہ ہے ۔ کہ وہ اسمِ اعظم پر رُکتا نہیں ۔

☆ یعنیہٖ جب انسان علم کے حصول کی طرف بڑھتا ہے ۔ تو ابتداء میں اُسے اسمِ اعظم جان لینے کی بہت بے چینی ہوتی ہے ۔ لیکن رفتہ رفتہ وہ علم کے اس بلند مقام پر پہنچ جاتا ہے ۔ جہاں اسمِ اعظم اُس کے علم میں آجاتا ہے ۔ لیکن تب وہ اسمِ اعظم کو استعمال کرنے کی سطح سے بہت اوپر جا چکا ہوتا ہے ۔ تب فقیر (حاملِ اسمِ اعظم) سوچتا ہے ۔ کہ میں کیا کر رہا ہوں ۔ میرا رب جو اتنا مہربان ہے ۔ کہ بغیر میرے مانگے اور کہے میری ضروریات پوری کر دیتا ہے ۔ ایسے مہربان رب کے ہوتے ہوئے مَیں اسمِ اعظم استعمال کروں ۔ تو یہ مقام ، شرم ہے ۔ یوں وہ صاحبِ علم اسمِ اعظم معلوم ہونے کے باوجود اُس کی تسبیح پڑھنے نہیں بیٹھتا ۔ ۔ ۔

☆ اِسی کتاب فقیر نگری کے صفحہ نمبر **288** پر ہے ۔ کہ ! یاد رکھیئے ۔ کہ اسمِ اعظم ہمیشہ الفاظ میں لپٹا ہوا علم میں آتا ہے ۔ اکیلے لفظ کی صورت میں کسی کے علم میں بھی نہیں آتا ۔ اور اس قدر چھپا ہونے کے باوجود اُس (یعنی اسمِ اعظم) کے اظہار کی اجازت نہیں ہوتی ۔ آپ حضرات کو چونکہ اکثر اسمِ اعظم کی کرید رہتی ہے ۔ ۔ ۔ کہ کوئی آدمی اسمِ اعظم کا آپ کے سامنے اظہار نہیں کرے گا ۔ یوں یہ ہمیشہ الفاظ میں ہی لپٹا ہوا علم میں آتا ہے ۔ خود وہ لفظ **Directly** کسی کے علم میں نہیں آتا ۔ عموماً یہ تین الفاظ میں ملفوف ہوتا ہے ۔ اور بتا دیا جاتا ہے ۔ کہ یہ اسمِ اعظم ہے ۔ **عالم الغیب والشھادۃ** کا حصہ ہونے کی وجہ سے اسمِ اعظم اتنا چھپا ہوا ہے ۔ اور ظاہر نہیں ہوتا ۔

☆ اسمِ اعظم کے متعلق علمائے متصوفین کا فرمان ہے ۔ کہ ! خود کو ماسوا اللہ کر کے اسمِ اعظم کی واقعتاً تاثیر کا حصول ممکن ہے ۔

☆ اسمِ اعظم کے متعلق بمطابق حدیثِ نبوی ﷺ ! حضور نبی اکرم ﷺ کا ارشادِ پاک ہے ۔ کہ ! **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم** اور اسمِ اعظم میں اتنا فرق ہے ۔ جتنا آنکھ کی سفیدی اور سیاہی میں ہے ۔ (**شمس المعارف ولطائف العوارف** ۔ امام بونیؒ)

☆ اسمِ اعظم کے متعلق حضرت قطبِ ربانی ہیکلِ سلیمانی عارف باللہ سیدی شیخ عبدالوہاب الشعرانیؒ اپنی کتاب **لطائف المنن** میں فرماتے ہیں ۔ کہ ! مجھے اللہ تعالیٰ کے اسمِ اعظم کی معرفت حاصل ہے ۔ (الحمدللہ) ۔ جس کے ساتھ دعا مانگی جائے ۔ تو قبول ہوتی ہے ۔ لیکن میں اس کی تعلیم اسے نہیں دیتا ۔ جو اسے طلب کرے ۔ مگر جبکہ مجھے اس کے دین کا وثوق ہو ۔ اللہ تعالیٰ کے خوف اور اِس کی مخلوق پر اِس کی شفقت کا یقین ہو ۔ پس مجھے خطرہ ہے ۔ کہ وہ اس کے ساتھ اُس (شخص) کے لئے بد دعا کرے ۔ جس سے وہ ناراض ہو ۔ یا اس نے اسے ستایا ہو ۔ پس اسے اللہ تبارک وتعالیٰ ہلاک فرما دے ۔ جیسا کہ **بلعم بن باعور** کا واقعہ مشہور ہے ۔ اگر میرے علاوہ گذشتہ اولیاءؒ نے مجھ سے پہلے اسے چھپایا نہ ہوتا ۔ تو اے بھائی ! اس کتاب **لطائف المنن**) میں علی التعین میں تیرے لئے اس (اسمِ اعظم) کا ذکر کر دیتا ۔ لیکن کتاب اہل و نا اہل دونوں کے ہاتھ آتی ہے ۔ آگے چل کر حضرت مولانا عبدالوہاب الشعرانیؒ فرماتے ہیں ۔ کہ ! قصہ مختصر یہ کہ ، بغیر کشف کے اسمِ اعظم پر مطلع نہیں ہوا جا سکتا ۔

☆ اسمِ اعظم کے متعلق حضرت غوثُ الوقت سلطانُ العارفین حضرت سلطان باھوؒ اپنی کتاب ’’ **عین الفقر** ‘‘ میں فرماتے ہیں ۔ سُن ! اہلِ علم کو قرآنِ پاک میں اسمِ اعظم اِس لئے نہیں مِلتا ۔ کہ ! اسمِ اعظم وجودِ اعظم ہی میں قرار پکڑتا ہے ۔ اگر کسی کو اسمِ اعظم مِل بھی جائے ۔ اور وہ اِس کا ذکر کرتا بھی رہے ۔ تو بھی اسمِ اعظم اِس (حاملِ اسمِ اعظم) پر تاثیر نہیں کرے گا ۔ کیونکہ جو وجود ہی بے اعظم ہے ۔ اِس پر اسمِ اعظم کیا تاثیر کرے گا ۔ (یاد رہے کہ) اسمِ اعظم کے بغیر ذکر (بھی) جاری نہیں ہوتا ۔ اور اسمِ اعظم صرف فقیر کامل مکمل اور علمائے عامل کے وجود میں قرار پکڑتا ہے ۔ علمائے عامل بھی فقیر کامل ہی ہیں ۔ وہ احمق ہے ۔ جو اللہ تعالیٰ کے بجائے اسمِ اعظم پر اعتقاد و یقین رکھتا ہے ۔ اسمِ اعظم اُسے حاصل ہوتا ہے ۔ جو صاحبِ مسمّٰی ہو ۔ اور وہی (درحقیقت) صاحبِ اسمِ اعظم ہوتا ہے ۔ علمائے عامل اور فقیر کامل کے پیٹ میں حرام کا ایک بھی لقمہ ہرگز نہیں جا سکتا ۔ چاہے ظاہر اور باطن میں زمین و آسمان کی ہر چیز حرام ہو جائے ۔ کیونکہ وہ ولایت کے والی ہیں ۔ مشرق سے مغرب تک تمام عالمِ الٰہی (حاملینِ اسمِ اعظم اولیاء اللہ) کی برکت سے قائم ہے ۔ یہ صرف اہلِ دنیا کے حق سے اپنی گردن آزاد کرانے کے لئے کھاتے ہیں ۔ جس طرح پیغمبرؑ کا حق (اُس کی) اُمت پر ہوتا ہے ۔ بالکل اِسی طرح علمائے عامل اور فقرائے کامل کا حق مخلوق پر ہوتا ہے ۔ فقیر کامل وہ ہے ۔ جس کے وجود میں ذکرِ سلطانی (**شاید ذکر سلطانی سے مراد ذکرِ سلطانُ الاذکار ہو**) اور ذکرِ حامل جاری ہو چکا ہو ۔ ذکر حامل وہ ذکر ہے ۔ جو گمان اور فکر کے بغیر تمام ہڈیوں ، مغز ، رگوں ، گوشت ، قلب ، روح ، سِرّ ، کھال اور ہر ہر بال یعنی تمام وجود میں جاری رہے ۔ جیسے کہ ! ارشاد باری تعالیٰ ہے ۔ **فاذکرونی اذکر کم** ۔ (سورہ بقرہ) ترجمہ : تم میرا ذکر کرو ۔ میں تمھارا ذکر کروں گا ۔

☆ ایک نیک و صالح شخص جن کا اسمِ گرامی حضرت شریحؒ تھا ۔ کہ اُنہوں نے خواب میں دیکھا ۔ کہ ! ایک شخص نے اُن کو بحالتِ رویاء تاکیداً حکم فرمایا ۔ کہ ! آپ فلاں شخص کے پاس جائیں ۔ کہ ! ہم نے اُسے حکم دیا ہے ۔ کہ ! وہ آپ کو اسمِ اعظم تعلیم فرمائیں گے ۔ (انشاء اللہ) حضرت شریحؒ فرماتے ہیں ۔ کہ ! صبح اُٹھتے ہی مَیں اُن کے پاس گیا ۔ تو اُنہوں نے مجھ سے دریافت فرمایا ۔ کہ ! کیا تم شریحؒ ہو ؟ تو حضرت شریحؒ نے اثبات میں جواب دیا ۔ ہاں ! تو اُس شخص نے فرمایا ۔ کہ ! رات کو خواب میں مجھے حکم دیا گیا ہے ۔ کہ ! مَیں تمھیں اسمِ اعظم سکھاؤں ۔ غور سے سنیں ۔ کہ قرآنِ پاک میں دیکھیں ۔ کہ جس قدر وہ آیات ہیں ۔ کہ جن (آیات میں) کلمہ ’’ **لا الہ الا اللہ** ‘‘ آیا ہے ۔ وہ سب اسمِ اعظم ہیں ۔

لہٰذا بہتر تو یہ ہے ۔ کہ اِن آیات کو قرآن میں تلاش کیا جائے ۔ تا کہ بفضلِ الٰہی اسمِ اعظم میسر ہو سکے ۔ انشاء اللہ تعالیٰ ۔

☆ اسمِ اعظم کے متعلق ہے ۔ کہ ! حضرت ابراہیم ادھمؒ سے جب پوچھا گیا ۔ کہ ! اگر آپؒ کو اسمِ اعظم یاد ہے ۔ تو فرمائیے گا ۔

آنجناب ؒ نے فرمایا۔ اگر تم لوگ اپنے پیٹ کو حرام لقمے سے پاک رکھو۔ اور اپنے قلوب سے دنیا کی محبت کو ختم کر دو۔ تو پھر تم لوگ جو بھی اسمِ الٰہی (کسی بھی نیک و متشرع حاجت کے لئے) پڑھو گے۔ وہی تم لوگوں کے لئے (بمنزلہ) اسمِ اعظم ہوگا۔ (ان شاءاللہ)

☆ اسمِ اعظم کے متعلق حضرت امام یافعیؒ نے حضرت ذوالنون المصریؒ کا ایک قولِ مبارک نقل کیا ہے۔ کہ! اللہ تعالیٰ کا وہ اسمِ اعظم (کہ) جس کے ذریعے سے جب دُعا مانگی جائے۔ تو دعا قبول ہو جاتی ہے۔ وہ (دراصل) سات حروف سے مرکب ہے۔

☆ اسمِ اعظم کا مسمیٰ و مقتضیٰ یہ ہے۔ کہ! یہ اسم اِن اسماء میں سے ہے۔ جس سے اللہ تعالیٰ نے اپنے علم کو بیان فرمایا ہے۔ آگے چل کر امام بونیؒ فرماتے ہیں۔ کہ! مَیں آپ کے لئے اِس کی ایک مثال بیان کرتا ہوں۔ جس سے آپ کو معلوم ہو جائے گا۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔ وہ یہ کہ! انسان بعض دفعہ کسی ایک دواء کا نام جانتا ہے۔ اور وہ اِس دواء کی قوت و منافع سے بھی شناسا ہوتا ہے۔ پھر اِس دواء کو وقف و ادراک کے بعد استعمال میں لاتا ہے۔ درحقیقت یہی لفظ کے ادراک کا رُتبہ ہے۔ کہ حسبِ موقع اِس کا استعمال کرتا ہے۔ اِسی طرح جب انسان نے ایک لفظ کو معلوم کر لیا۔ اور اس کے کمال کی تحقیق کی۔ تو یہی حقیقت ہے۔ کہ اُسے استعمال کرے۔ تو ضرور اِس کا پھل حاصل ہوگا۔ اور اِس کے نفع کی تعریف کی جائے گی۔ یہ دراصل اعتبار کی وجہ سے ہے۔ لفظ کی دو حالتیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ! اللہ تعالیٰ اِسے انسان کی زبان پر جاری کرے۔ اور اُسے معلوم نہ ہو۔ کہ یہی اسمِ اعظم ہے۔ تو کیا دونوں (حالتیں) اِس کے لئے کافی ہیں۔ یا دوسرا کافی ہے۔ اور اسی تمام میں نظر ہے۔ کیونکہ اِس سے اسمِ اعظم کے متعلق اطلاع ہوتی ہے۔ اور یہ درجات میں سب سے زیادہ خالص ہے۔ اِس سے اللہ تعالیٰ کی رحمت میں زیادہ طمع ہوتا ہے۔ جس سے واقعتاً بندے کو عروج و کمال حاصل ہوتا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ! اِس اسم کی حقیقت سے واقف ہو۔ اگر واقف نہیں ہے۔ تب بھی اِس میں خیر و برکت ضروری ہے۔ اور ادراک کے درجات بھی مختلف ہیں۔ اس کی دلیل یہ ہے۔ کہ کیا ایسا شخص بھی برابر ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ نے اِس کے لئے خصوصیت دی۔ اگر یہ اسم ایسے شخص کی زبان پر جاری ہو۔ جسے اللہ تعالیٰ نے یہ خصوصیت نہ دی ہو۔ تو دونوں برابر کیسے ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح سب درجات کو بھی خیال کرو۔ اور واقف ہونے کی یہ صورت ہے۔ کہ واقعتاً یہی اسمِ اعظم ہی ہے۔ جو کسی کو بھی نصیب ہو سکتا ہے۔

یاد رہے۔ کہ! اسمِ اعظم کے متعلق کئی کتب میں رموز و اشارات دیئے گئے ہیں۔ لیکن سب سے زیادہ رموز و اشارات حضرت ابوالعباس احمد بن علی البونیؒ کی کتاب" **شمس المعارف و لطائف العوارف** " میں بیان کیا گیا ہے۔ تاریخ شاہد ہے۔ کہ اِس قدر نشانیاں، رموز و اشارات کسی بھی اور کتاب میں موجود نہیں ہیں۔ بہرحال اللہ تعالیٰ اسمِ اعظم اپنے مخصوصین ہی کو عطا فرماتا ہے۔

صاحب شمس المعارف فرماتے ہیں۔ کہ! یہی حروفِ نورانی ہی ہیں۔ کہ! جن کا پہلے (کتاب شمس المعارف میں) میں ذکر کیا گیا ہے۔ پھر اِن کے سمجھنے کے بعد اللہ تعالیٰ اسمِ اعظم کی سمجھ بھی عطا کرتا ہے۔ جس کے ساتھ جو دعا مانگی جائے۔ قبول کی جاتی ہے۔ اور جو کچھ طلب کیا جائے۔ عطا کیا جاتا ہے۔ پھر اِن کے سمجھنے کے بعد حضرت خضرؑ کے ذریعے سے اسمِ اعظم تعلیم کیا جاتا ہے۔ اور بعض اوقات بندے پر رحمت کے نزول کے وقت بطریق الہام بھی اسمِ اعظم معلوم ہو جاتا ہے۔ اولیاء اللہ میں اس کے (یعنی اسمِ اعظم کے) حاصل ہونے کے مختلف طریقے ہیں۔ اسمِ اعظم کا علم مختلف علوم و فنون میں سب سے اشرف ترین علم ہے۔ درحقیقت اسمِ اعظم ایک پوشیدہ قیمتی اور سرمخزون ہے۔

☆ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے مواعظ کے مجموعہ (بنام فیوضِ غوثِ یزدانی) میں مرقوم ہے۔ کہ! اولیاء اللہ میں سے بعض وہ (اولیاء بھی) ہیں۔ کہ جنہیں ملائکہ سجدہ کرتے ہیں۔ اور ہاتھ باندھے ہوئے ان کے پیچھے پیچھے رہتے ہیں۔ اور بعض وہ اولیاء اللہ ہیں۔ کہ! جو ملائکہ کو اس حالت میں دیکھتے (بھی) ہیں۔ (کیونکہ تقویٰ و اخلاص کی وجہ سے اُن کی آنکھوں سے حجاب ہٹ چکا ہوتا ہے) آگے چل کر حضرت پیرانِ پیرؒ ایک حکایت بیان فرماتے ہیں۔ کہ! ایک نیک آدمی شام کی مسجد میں بھوک کی حالت میں پہنچا۔ (اس ولی اللہ نے) اپنے نفس سے کہا۔ کاش! میں" **اسمِ اعظم** " جانتا۔ تو اچانک آسمان سے دو اشخاص اُترے۔ اور اس (ولی اللہ) کے پہلو میں آکر بیٹھ گئے۔ ایک نے دوسرے کو کہا۔ کیا تیری خواہش" اسمِ اعظم" جان لینے کی ہے؟ دوسرے نے (اثبات میں) کہا۔ ہاں۔ اس نے جواب دیا۔ تو کہو۔" **اللّٰہ** "اس صالح آدمی نے اپنے (تئیں) دل میں کہا۔ یہ (یعنی اللہ کا نام) تو بلا کسی شک و شبہ کے مَیں بھی کہا کرتا ہوں۔ مگر اسمِ اعظم کی جو خاصیت ہے۔ وہ تو ظاہر نہیں ہوتی۔ اس نے (یعنی دوسرے والے فرشتے نے پہلے والے فرشتے کو) جواب دیا۔ یہ بات نہیں۔ میرا مطلب یہ ہے۔ کہ! تُو" **اللّٰہ** "اس طرح سے کہہ۔ کہ! تیرے دل میں کوئی دوسرا نہ ہو۔ یہ کہہ کر وہ دونوں ملائکہ واپس آسمان کی طرف پرواز کر گئے۔

☆ اسمِ اعظم کے متعلق فقط ایک لفظ (یعنی کہ ایک اسم) ہے۔ کوئی آیت یا **اسماء الحُسنٰی** وغیرہ کا مجموعہ نہیں۔ جیسے کہ کچھ لوگوں کا کہنا ہے۔ کہ **یا حی یا قیوم . یا ذوالجلال والاکرام . اللہ الصمد. مالک الملک** وغیرہ ہیں۔ گو کہ اِن اسمائے مبارکہ میں اسمِ اعظم جیسے خصائل بعین موجود تو ہیں مگر یہ اسمِ اعظم نہیں۔۔ (کیونکہ! یہ ایک اسم نہیں۔ بلکہ دو۔ دو **اسماءُ الحسنٰی** ہیں)

☆ کچھ علماء کا یہ بھی خیال ہے۔ کچھ آیات ہی اسمِ اعظم ہیں۔ جیسے کہ! آیتِ کریمہ **سلٰم قف قولا من رب رحیم** ۔ یا پھر **حسبنا اللہ و نعم الوکیل** ۔ یا پھر **لا الہ الا انت سبحنک انی کنت من الظالمین** ۔ یا پھر **اللہ الذی لا الہ الا ھو رب العرش العظیم** ۔ یا پھر تسمیہ **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم** ۔ یا پھر اسماء **یا حی یا قیوم** ۔ **یا ذوالجلال والاکرام** وغیرہ۔ کیونکہ یہ سب تو آیات و اسماء ہیں۔ جب کہ! یہاں پر تو بات ہی فقط ایک اسم یعنی اسمِ اعظم کی ہو رہی ہے۔ بہرحال اسمِ اعظم کی کھوج کے لئے یہاں پر کچھ نشانیاں، وضاحتیں اور اشارات پیشِ خدمت ہیں۔

تا کہ (صاحبانِ تقوٰی) عوام الناس اسمِ اعظم کی تحقیق وجستجو کو جاری رکھیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی اِس عظیم سعادت وانعام واکرام کو پاسکیں۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔

☆ کتاب ''**الا بـریـز**'' میں مندرج ہے۔ کہ! سیدی عبدالعزیز دباغؒ فرماتے ہیں۔ کہ! اللہ تعالیٰ کے **99** مشہور اسماء میں سے کوئی اسمِ اعظم نہیں ہے۔ (کوئی اسمِ اعظم نہیں، سے یہ مراد ہے۔ کہ! وہ اسمِ اعظم نہیں، جس کو ہم تلاش کر رہے ہیں) البتہ اسمِ اعظم کے بیشتر معانی اِن **99** اسماء میں (ضرور) پائے جاتے ہیں۔ زبان کے ذریعے اسمِ اعظم کا وِرد کیا جاتا ہے۔ لیکن جب اسمِ اعظم کا ذِکر (وِرد) انسان کی ذات کرتی ہے۔ تو اِس کے ذکر کی آواز یوں محسوس ہوتی ہے۔ جیسے پیتل کا برتن کھنکھایا جائے۔ اور یہ ذِکر بہت وزنی ہوتا ہے۔ اِس لئے روزانہ ایک یا دو مرتبہ اِس (اسمِ اعظم) کا ذِکر (وِرد) کیا جاتا ہے۔ اُس کی وجہ یہ ہے۔ کہ! یہ ذکر مکمل مشاہدے کے بغیر نہیں کیا جاسکتا۔ چونکہ یہ بہت وزنی محسوس ہوتا ہے۔ اِسی لئے جب ذاتِ انسانی اِس کا ذکر کرتی ہے۔ تو خوف اور ہیبت کے باعث ذات کے سامنے سے تمام جہان مفقود ہو جاتا ہے۔

☆ سیدی دباغؒ فرماتے ہیں۔ کہ! حضرت سیدنا عیسیٰ رسولؑ روزانہ فقط **14** مرتبہ یہ ذکر کیا کرتے تھے۔ (ایک اور کتاب میں مرقوم ہے۔ کہ حضرت سیدنا علی المرتضیٰؓ بمشکل **4** مرتبہ اِسمِ اعظم کا روزانہ ذکر کیا کرتے تھے۔) سیدی دباغؒ سے دریافت کیا گیا۔ کہ! آپؒ کو کتنے اسماء کے انوارات سے نوازا گیا؟ تو آپؒ نے فرمایا۔ اور بلاشبہ سچ فرمایا۔ کہ! مجھے **97** اسماء کے انوارات سے نوازا گیا۔ پوچھا گیا۔ کہ! اللہ تعالیٰ کے صفاتی اسماء تو **99** ہیں؟ آپؒ نے فرمایا۔ نہیں۔ بلکہ **100** ہیں۔ لیکن عام طور پر سوواں اسم (جو کہ دراصل اسمِ اعظم ہی ہے) شمار نہیں کیا جاتا۔ کیونکہ لوگ اِس کے انوارات برداشت کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔ اور یہی (سوواں اسم ہی) اسمِ اعظم ہے۔ کہ جس کے وسیلے سے جب دعا کی جائے۔ تو وہ قبول ہوتی ہے۔ اور اگر سوال کیا جائے۔ تو پورا کیا جاتا ہے۔ (یہ الفاظ کسی عام کتاب کے نہیں۔ بلکہ صحاح ستہ کی مشہور ومعروف کتب احادیث میں مرقوم ہیں۔ جیسے کہ پچھلے صفحات میں مفصلاً مذکور ہے۔)

☆ (**بمطابق صاحب مراۃ الاسرار**) ایک کرامت کے ظاہر ہونے کے بعد استفسار کیا گیا۔ کہ! یہ کیا ہے؟ میں نے جواب دیا۔ اسمِ اعظم۔ پوچھا گیا۔ وہ (یعنی اسمِ اعظم) کیا ہے؟ وہ اسمِ پاک میرے قلب میں اِس قدر عظیم ہے۔ کہ زبان پر نہیں لایا جاسکتا۔

☆ مُلا عبدالغفورؒ نے **نفحـات الانـس** کے حاشیہ پر اِس کلام کی شرح میں لکھا ہے۔ کہ! اسمِ اعظم کے دو اطلاق (اعتبار) ہیں۔ ایک وہ اسم ہے۔ جو ذاتِ مستجمع جمیع صفاتِ کمال پر دلالت کرتا ہے۔ اور وہ اسمِ ذات ''اللہ'' ہے۔ جبکہ دوسرا وہ اسم ہے۔ کہ جس کی برکت سے عجیب وغریب (بعید از فہم وادراک اور ناقابلِ یقین اثرات) آثار مرتب ہوتے ہیں۔ اور اِس بات میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے۔ کہ! آیا وہ (یعنی اسمِ اعظم) فقط ایک اِسم ہے۔ یا ایک سے زیادہ اسمائے مبارکہ ومعظّمہ ہیں (ہر ایک کی مناسبت کے مطابق)۔ اِس اسمِ پاک کا تعین شریعت میں بطریقِ اجمال ہے۔

☆ اور اِس فقیر مؤلفِ کتاب (یعنی صاحبِ **مراۃ الاسرار**) نے سالہا سال اسمِ اعظم کے حصول اور آرزو میں جان توڑ محنتِ شاقہ کی ہے۔ اور برسوں تک حالتِ زار میں ہی رہا۔ (یہاں تک کہ!) میرے سر سے پاؤں تک جملہ جسمانی اعضاء ذاکر ہوگئے۔ اور بہت محنت کے بعد میرا قلب نیلوفری (**قلبِ صنوبری**) شگفتہ ہوگیا۔ جس کے نتیجے میں اسمِ اعظم (بالآخر) ظاہر ہو ہی گیا۔ اسمِ اعظم کے ظہور کے بعد مجھ پر پہلی مرتبہ ایک عجیب وغریب سی کیفیت طاری ہوگئی۔ میں کبھی حالتِ سکر (بے خودی) اور کبھی حالتِ صحو (ہوشیاری) میں ہوگیا۔ مجھے معلوم نہ تھا۔ کہ یہ سب اسمِ اعظم ہی کی برکات ہیں۔ پس اِسی دوران مجھے حضرت بندگی شیخ نظام الدین انبیٹھویؒ کے خلیفہ حضرت بندگی شیخ معروف بہ جونپوریؒ سے درعالمِ غیب ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ اور میں نے اُن سے اسمِ اعظم کی بابت دریافت کیا۔ تو آپؒ نے میرے قلبِ نیلوفری پر نشان دہی فرمائی۔ مجھے اُس وقت معلوم ہوگیا۔ کہ! یہی اسمِ اعظم ہے۔ اِس کا مطلب ہے۔ کہ! جب تک قلبِ نیلوفری شگفتہ نہ ہو۔ اسمِ اعظم سے آشنا ہونا یا اِس کا ادراک ہونا محال ہے۔ اور یہ وہ راز ہے۔ کہ قلب اِس کا موم ہو جاتا ہے۔ اور بیان کرتا ہے۔ زبان پر لانا ممکن نہیں۔ اِسی وجہ سے **خواجہ ابراہیم بن ادھمؒ** نے اُس بزرگ سے فرمایا۔ کہ اسمِ اعظم اِس قدر عظیم ہے۔ کہ زبان پر نہیں لایا جاسکتا۔ **فهم من فهم** (سمجھا جس نے سمجھا)

☆ اسمِ اعظم کے ضمن میں سید شریف احمد شرافت نوشاہی قادری صاحب تاریخی کتاب شریف التواریخ کی پہلی جلد میں جناب حضرت سید نوشہ گنج بخشؒ کے حالات وواقعات کے سلسلے میں رقم طراز ہیں۔ کہ! جب اللہ تعالیٰ کسی شخص کو اپنا ولی ومقرب بنانا چاہتا ہے۔ تو پہلے پہل اِس کو علمِ لدنی عطا فرماتا ہے۔ جس سے وہ ولی عالم ہو جاتا ہے۔ پھر اُس کو ننانوے **99** نام یعنی اسمائے حُسنیٰ کا علم عطا فرماتا ہے۔ جس سے کہ اُس پر وہ علوم کھلتے ہیں۔ جس سے کہ علمائے ظاہر بے خبر ہوتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ اُس کو اسمائے باطنی وظاہری کی معرفت کی طرف ترقی عطا فرماتا ہے۔ پھر اُسے **14** حروفِ مفردِ قرآنی جو کہ 29 سورتوں کے اوائل میں وارد ہوئے ہیں۔ اور جن کو حروفِ نورانی کہا جاتا ہے۔ (جن کی تفصیل اِسی باب میں آگے بیان کی گئی ہے) اُن کا علم عطا فرماتا ہے۔ پھر اُس کو اسمِ اعظم (منجانب اللہ تعالیٰ) بتایا اور سکھلایا جاتا ہے۔ جس سے وہ جو دعا کرے۔ وہ قبول ہو۔ اور وہ جو سوال کرے۔ وہ پورا کیا جائے۔ (لیکن حاملِ اسمِ اعظم اپنی ذات کے لئے کوئی دعا نہیں کرتا۔ بلکہ ہر وقت عشقِ الٰہی میں منہمک ومستغرق رہتا ہے) بعض اوقات حضرت خضر نبیؑ کے توسط وتوسل سے ایسے شخص کو اسمِ اعظم بتایا اور سکھایا جاتا ہے۔ اور پھر اِس کو الہام والقاء سے بہرہ ور کیا جاتا ہے۔ اور کثیر کرامات عطا کی جاتی ہیں۔ جیسے **استجابت دعا، طی الارض، مشی علی الماء، طیران فی الھوا** اور زمین وآسمان اور ان میں موجود جملہ مخلوقات اُس کے لئے منقلب ومسخر کئے جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں دیگر کئی ایسے کرامات سے اللہ تعالیٰ اُسے مخصوص فرماتا ہے۔ جو لوگوں کی لکھی ہوئی کتب میں یا اُن کے علوم میں نہیں۔ بلکہ وہ تو اللہ تعالیٰ اور اُس کے مخصوصین ومحبوبین کے مابین ہی مخصوص ہیں۔

☆ اسماء الحسنٰی کے متعلق حضرت شیخ اکبر محی الدین ابنِ عربیؒ کی کتاب (**فتـوحـاتِ مكية**) کے باب نمبر **177** کے حوالے سے جناب ابرار احمد

شاہی صاحب رقم طراز ہیں ۔کہ! راہ طریقت میں ہمارے نزدیک معرفت کا دارومدار سات چیزوں (باتوں) کے علم پر ہے ۔اور یہی وہ راستہ ہے ۔جس پر اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے خواص سفر کرتے ہیں ۔ان میں سب سے پہلے حقائق کا علم رکھنا ہے ۔اور یہی اسمائے الٰہیہ کا علم ہے ۔

اسمائے الٰہیہ کا علم (دراصل) معرفت کا پہلا علم ہے ۔یہ علم اِس بات پر دلالت کرتا ہے ۔کہ! اسماء کس لئے لائے گئے ۔اور یہ اسماء کے خواص کا علم بھی ہے ۔لیکن اِس پر بات کرنے سے اہل اللہ کو روکا گیا ہے ۔کیونکہ اِس میں رازافشانی اور پردہ کشائی ہے ۔جبکہ غیرتِ الٰہی اِس کے اظہار میں مانع ہے ۔بلکہ اہل اللہ اِن اسماء کے بارے میں سب کچھ جانتے ہوئے بھی اللہ تعالیٰ کے سامنے اِن کا استعمال نہیں کرتے ۔اوراس پر دلیل رسول اللہ ﷺ ہیں ۔(کیونکہ!) آپؐ اِن اسماء کو سب سے بڑھ کر جاننے والے ہیں ۔اور یہ بھی جانتے تھے ۔کہ! اللہ تعالیٰ اس (شخص) کی دعا کو ضرور مستجاب فرمائے گا ۔جو اِن اسماء سے دعا مانگے ۔کیونکہ! اللہ تعالیٰ (تو) یہ بھی جانتا ہے ۔کہ! اِن اسماء کی ایک خاصیت ہے ۔(ننانوے اسمائے الٰہیہ کے علاوہ ایک خاص اسم یعنی **اسمِ اعظم** ہے) اگر رسول اللہ ﷺ اِس خاص اسم (اسمِ اعظم) کو استعمال میں لاکر دعا فرماتے ۔تو اللہ تعالیٰ آپؐ کی دعا کو ضرور درجہ استجابت عطا فرماتا ۔ہم یہ بھی جانتے ہیں ۔کہ! آپؐ اولین اور آخرین کا علم بھی رکھتے ہیں ۔اور آپؐ عوام الناس (یعنی تمام انبیائے کرام اور تمام انسانیت) میں سب سے بڑھ کر علم رکھنے والے ہیں ۔سو ہمیں یہ پتا چلا ۔کہ آپ ﷺ نے اِس خاص اسم (اسمِ اعظم) سے دعا نہ کی ۔اور اللہ تعالیٰ کے حضور ادب کا اظہار کیا ۔لہذا اِس کا سبب دراصل ''ادبِ الٰہی'' ہی ہے ۔کیونکہ آپ ﷺ یہ نہیں جانتے تھے ۔کہ! اللہ تعالیٰ کی مُراد کیا ہے ؟ جیسا کہ (ادبِ الٰہی کے ضمن میں) حضرت عیسیٰ رسولؑ نے فرمایا ۔ **تعلم ما فی نفسی ولا اعلم ما فی نفسک** ۔(سورہ مائدہ ۔آیت نمبر ۔**116**) اے اللہ تعالیٰ تو جانتا ہے ۔جو میرے دل میں ہے ۔لیکن میں وہ نہیں جانتا ۔جو آپ کے علم میں ہے ۔

(اِس آیت کے سلسلے میں مفسرین کی یہ آراء ہے ۔کہ! ہر نبیؑ و رسولؑ آئینہ حق نما ہوا کرتا ہے ۔اُن کی اپنی کسی قسم کی کوئی مرضی نہیں ہوتی ۔اُنہوں نے خود کو اللہ تعالیٰ کے حضور میں **100%** پیش (**Surrender**) کیا ہوا ہوتا ہے ۔لہذا وہ کبھی بھی انبیاء والی فطرت کے مطابق اپنی کسی خواہش کا اظہار نہیں کیا کرتے ۔**اللہ تعالیٰ مجھے بھی اپنے پیارے حبیب ﷺ کے توسل و توسط سے ایسا ادب عطا فرمائے ۔آمین ۔مؤلف**)

☆ (بقول حضرت شیخ اکبر ابن عربیؒ) انبیائے کرامؑ اللہ تعالیٰ سے جو مانگیں ۔اس میں بھلائی نہ ہو ۔(کیونکہ بالآخر علمِ غیبِ کلی تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے) تو انبیائے کرامؑ اس خاص اسم (یعنی اسمِ اعظم) کے استعمال کے بغیر جو چاہتے تھے ۔وہ مانگتے تھے ۔اگر اللہ تعالیٰ کے علم میں اس کی رضا اور مانگنے والے کے لئے بھلائی ہوتی ۔تو وہ انبیاء کرامؑ کو وہی چیز عطا فرماتا ۔لیکن اگر ایسا نہ ہوتا ۔تو مانگنے والے کے درجات بلند کرتا ۔اور اس کے گناہوں کو بخش دیتا ۔

☆ عام و خاص سب یہ جانتے ہیں ۔کہ! اسماء میں ایک ایسا خاص الخاص اسم بھی ہے ۔جسے **اسمِ اعظم** کہتے ہیں ۔**یہ آیت الکرسی اور سورہ آلِ عمران کی ابتدائی آیت میں ہے** ۔حالانکہ نبی مکرم ﷺ اِسے (یعنی اسمِ اعظم کو بخوبی) جانتے تھے ۔لیکن آپ ﷺ نے (رنج و الم ،غم و خوشی ،یا خواہش کے وقت اِس اسمِ خاص سے) وہ دعا اس اسم (اسم اعظم سے) نہ مانگی ۔اگر آپؐ اس اسم سے وہ دعا مانگتے ۔تو اللہ تعالیٰ (آپ ﷺ کی دعائے مبارکہ کو) بعینہٖ وہی چیز قبول کرتا جو آپ ﷺ نے مانگی تھی ۔اشیاء میں اللہ تعالیٰ کا علم باطل نہیں ہوتا ۔اِسی لئے اللہ تعالیٰ اہل اللہ کو ادب سکھاتا ہے ۔اور یہ ادب بھی اسمائے الٰہیہ کے علوم ہی میں سے ہے ۔

☆ حضرت شیخ اکبرؒ فرماتے ہیں ۔کہ! حدیثِ نبوی ﷺ میں آیا ہے ۔کہ! حق تعالیٰ کے اسماء دو اقسام پر منقسم ہیں ۔ایک وہ جو اُس ذاتِ باری تعالیٰ نے ہمیں سکھائے ۔اور دوسرے وہ جو اُس ذات نے اپنے تئیں پوشیدہ رکھے ۔حضرت شیخ اکبرؒ اسمائے الٰہیہ کی چار اقسام کا ذکر فرماتے ہیں ۔کہ! سب سے پہلے حقائق کے علم کا جاننا ضروری ہے ۔ اس کے بعد اسمآئے الٰہیہ کا وقوف وادراک حاصل ہوتا ہے ۔(بہر حال) اسمائے الٰہیہ کی چار اقسام کی تفصیل یہ ہے ۔ نمبر **1**۔ اسماء کی پہلی قسم ذات پر دلالت کرتی ہے ۔یہی (اسم علم) ہے ۔جس سے مسمّی ذات کے سوا کچھ معلوم نہیں پڑتا ۔یہ کسی تعریف اور مذمت پر دلالت نہیں کرتا ۔ہمیں اسماء کی اس قسم میں اسم ''اللہ'' کے سوا کوئی دوسرا اسم نہیں ملا ۔جو اس نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہو ۔یا اپنے انبیائے کرامؑ کی زبان سے ادا کروایا ہو ۔اور اس اسم میں بھی اختلاف ہے ۔ نمبر **2**۔اسماء کی دوسری قسم صفات پر دلالت کرتی ہے ۔اور اس کی آگے (مزید) دو اقسام ہیں ۔ایک وہ قسم جو ان معقول اعیان کی صفات پر دلالت کرتی ہے ۔جن کا وجود ممکن ہے ۔جبکہ دوسری وہ قسم ہے ۔جو ان اضافی صفات پر دلالت کرتی ہے ۔جن کا اعیان میں کوئی وجود نہیں ۔ نمبر **3**۔ اسماء کی تیسری قسم صفات افعال پر دلالت کرتی ہے ۔اس کی بھی آگے مزید دو اقسام ہیں ۔ایک صریح جبکہ دوسری مضمّن ۔ نمبر **4**۔چوتھے وہ مشترک اسماء جن کی دلالت ایک رخ سے صفتِ فعل پر ہو ۔اور دوسرے رخ سے صفتِ تنزیہ پر ہو ۔

علمائے عاملین کے گمان کے مطابق اِسمِ اعظم چار، پانچ یا چھ حرفی ایک عظیم ومقدس لفظ یا اسم ہے ۔جو ایک مکرر حروف پر مشتمل ہے ۔ **واللہ اعلم بالصواب** ۔

مانا کہ تیری دید کے قابل نہیں ہوں میں ۔۔۔ تُو میرا شوق دیکھ ، میرا انتظار تو دیکھ
عشق تیری انتہا ، عشق میری انتہا ۔۔۔ تُو بھی ابھی ناتمام ، مَیں بھی ابھی ناتمام
ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں ۔۔۔ ابھی عشق کے امتحاں اور بھی ہیں
مَیں جو سر بہ سجدہ ہوا ، کبھی تو زمیں سے آنے لگی سَدا
تیرا دل تو ہے صنم آشنا تجھے کیا ملے گا نماز میں

اسمِ اعظم کی تاثیر کا عجیب وغریب ونہایت مؤثر طریقہ صدری :

حضرت شیخ سعد الدین بن محمود الحمویؒ جو کہ اللہ تعالیٰ کے'' **اسمِ اعظم** '' سے واقف تھے۔ اور اُنہوں نے اسمِ اعظم کا بطریقِ جفر استخراج بھی کیا تھا۔ لیکن اُنہوں نے بزبانِ فارسی بطریقِ علم جفر نااہل سے مخفی رکھا۔ (جس کی مکمل تشریح روحانی رسالہ ماہنامہ فلکیات ستمبر **2006** میں تفصیلاً پیش کی گئی) اور اِسی اسمِ اعظم کے معمہ کو والی افغانستان جناب احمد شاہ ابدالی کے **پیرومرشد حضرت میاں فقیراللہ علوی شکارپوری**ؒ نے اپنی مشہورِ زمانہ کتاب'' **قطبُ الارشاد** '' پر اسمِ اعظم کی تلاش کے طریقے کو کچھ اس طرح سے بیان فرمایا ہے۔ کہ!

اگر کوئی شخص ایک مرتبہ سورہ **یٰسین شریف** کو سجدے میں اِس طرح سے پڑھے۔ کہ! مقاماتِ رمز واشارات کو **200-200** مرتبہ تکرار کرے۔ تو یہ طریقہ جمیع مقاصد دینی ودنیاوی کے لئے راقم (**حضرت میاں فقیراللہ علوی**ؒ) کے بارہا کا مجرب اور آزمودہ طریقہ ہے۔ جاننا چاہیئے۔ کہ! اِس سورہ شریفہ (**سورہ یٰسین شریف**) میں تین محل اشارات کے مقامات ہیں۔ جو کہ رمز واشارات میں لکھے ہوئے ہیں۔ اگر یہ رموز واشارات کسی خوش قسمت انسان پر افشاں ہوجائیں۔ یعنی مخلوق میں سے کوئی اِن کا ادراک حاصل کرلے۔ تو ایسے شخص سے کارہائے عظیمہ رونما ہوں۔ (وہ مافوق الفطرت وخوارق العادات کرامات جیسی خصوصیات کا حامل ہوجائے) اور کوئی بھی شخص اُس کی نافرمانی نہ کرسکے۔ اشارات کی تفصیل درجِ ذیل ہے۔

پہلا اشارہ : یہ اشارہ دوکلمات کے درمیان واقع ہے۔ کہ ہر دو حروف کا مجموعہ'' **بہشت** '' کی تعداد کے مطابق ہے۔ پہلے کلمے کے چار حروف ہیں۔ کہ ہر حرف نے دوسرے حرف کے بعد تکرار کیا ہوا ہے۔ اور دوسرے کلمے کے چاروں حروف ہی غیر مکرر ہیں۔ اگرچہ اِن میں سے ایک حرف کا پہلے کلمے میں تکرار موجود ہے۔ جبکہ دوسرا اور تیسرا حرف پہلے کلمے کے حرفِ اول کے مقابل ہے۔ جو مراتب اعدادِ جمل کے مرتبہ ثانیہ میں ہے۔ جبکہ چوتھا حرف پہلے اور تیسرے حرف کے مجموعہ مثل ہے۔ جو **امامِ مبین** نکلا۔ **دوسرا اِشارہ** : یہ اشارہ تین کلمات کے درمیان واقع ہے۔ اِن حروف کا مجموعہ'' **ابواب** '' کی تعداد سے باہر ہے۔ پہلا اور ساتواں حرف ہم مثل ہیں۔ چنانچہ دوسرا اور چھٹا، تیسرا اور پانچواں ہم مثل ہیں۔ جبکہ چوتھا حرف اِن حروف کے مجموعے کا عین مرکز ہے۔ اور وہ ایک حرف ہے۔ کہ وہ زبر وبینہ کے ساتھ کے ساتھ'' **اسمِ اعظم** '' کے مطابق ہے۔ کہ اِس سے اسمِ اعظم مراد ہے۔ اور (تمام) حروف کا دائرہ اِس پر ختم ہوجاتا ہے۔ اور اِس کا بینہ ہا آخر سے مِلا ہوا ہے۔ اور اِسی میں دوسری علامت یہ ہے۔ کہ کلمات کے انضمام کا عمل اگر مقلوبی طور پر کیا جائے۔ تو پھر بھی وہی کلمات پیدا ہوجاتے ہیں۔ جیسا کہ یہ کلمہ ہے۔ **کل فی فلک** ۔ **تیسرا اِشارہ** : یہ اشارہ پانچ کلمات کے درمیان واقع ہے۔ اِن کلموں کے حروف کا مجموعہ تمام ابوابِ مذکورہ کی تعداد کے مطابق ہے۔ ایک زیادہ سے اور دوکلموں کے حروف جو پہلے اشارے کے مقام پر ہیں۔ بعینہٖ پہلے اور دوسرے اشارے کی ترتیب پر غیر مرتب اِن کلمات میں مندرج ہیں۔ اور اِن کلمات کے نقطے (نقاط) تمام جہات کو احاطہ کئے ہوئے ہیں۔ اِس کے اندر نصف نقاط بالائی ہیں۔ اور نصف نقاط زیریں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے الٰہیہ اِس کلمے کے اول وآخر میں جلوہ گر ہیں۔ جو کہ یہ ہے۔ **سلٰم قف قولا من رب رحیم o**

تیرا در تو ہم کو نہ مل سکا ، تیری رہ گزر کی زمیں سہی ہمیں کام سجدے کرنے کا ، جو وہاں نہیں تو یہیں سہی

☆ حضرت ابوالقاسم قشیریؒ کے استاد جناب حضرت شیخ امام علامہ ابوالثناء محمودؒ سے بعض اولیاء اللہؒ یہ قول نقل فرماتے ہیں۔ کہ! اللہ تعالیٰ کا اسمِ اعظم وہی ہے۔ کہ جس کے ذریعے کوئی تعظیم اور دِلی توجہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے۔ اس حال میں جو بھی (جائز وشرعی) دعا مانگے گا۔ خواہ وہ (اللہ تعالیٰ کے) کسی بھی نام سے مانگے۔ (دعا بقول ہوگی۔ کیونکہ) اس حالت میں اللہ تعالیٰ کا وہ ایفائے عہد ہے۔ کہ! **امن یجیب المضطر اذا دعاہ o** ۔ بے بس جب دعا کرتا ہے۔ تو اس کی دعا کو کون سنتا ہے ؟

یہ عشق نہیں آساں ، اتنا ہی سمجھ لیجے اِک آگ کا دریا ہے اور ڈوب کے جانا ہے

☆ حضرت خلیفہ شیخ عمر بن سعد القونی تیجانیؒ نے حضرت سیدی عبدالعزیز دباغؒ کے قول (کہ اسمِ اعظم اللہ تعالیٰ کے 99 اسماء الحسنیٰ کے علاوہ سواں نام ہے۔ جو کہ پوشیدہ ہے) کے حوالے سے اتنا اضافہ کیا ہے۔ کہ وہ سواں نامِ مبارک ہے۔ اور یہ کہ اس کے اکثر معانی 99 اسماء الحسنیٰ میں موجود ہیں۔ (سلسلہء تیجانیہ کے بانی) حضرت شیخ عارف باللہ سید احمد محمد تیجانیؒ جو کہ بحالتِ بیداری آنحضور نبی مکرم ﷺ سے ملاقی ہوا کرتے تھے۔ کا قولِ مبارک ہے۔ کہ! مجھے سید الوجود ﷺ نے (خود) فرمایا۔ کہ! اسمِ اعظم پر پردہ ڈالا گیا ہے۔ اور اس (یعنی اسمِ اعظم) پر اللہ تعالیٰ صرف اپنے مخصوص بندوں کو اطلاع دیتا ہے۔ اور حضرت تیجانیؒ مزید فرماتے ہیں۔ کہ! اسمِ اعظم کا اجر وثواب بہت زیادہ ہے۔ کوئی (بھی) عمل اس کے برابر نہیں۔ حضرت شیخ عمر تیجانیؒ نے فرمایا۔ کہ! جب تم اسمِ اعظم کے متعلق جان گئے۔ تو جان لو۔ کہ! اسمِ اعظم دنیا وطالبِ دنیا کے لائق نہیں۔ جس کسی نے اسے جانا۔ اور طلبِ دنیا کے لئے اسے صَرف کیا۔ وہ دنیا وآخرت میں زیاں کار رہا۔

قناعت نہ کر عالمِ رنگ و بو پر کہ تیرے سامنے آسماں اور بھی ہیں

حضرت خاکی شاہ کی تلاش و جستجوئے اسم اللہ العظیم الاعظم :

حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانی سہروردیؒ کے خانوادہ کے نامور بزرگ حضرت بہاؤالدین المعروف **حضرت خاکی شاہؒ** فرماتے ہیں۔کہ! مَیں سالہا سال تک پیچ طلب کرنے اسمِ اعظم کے رہا۔(اسمِ اعظم کی تلاش وجستجو اور تحقیق کے ضمن میں) ہر کتاب سے، ہر شیخ (پیرِ طریقت) سے اور عالم (علمائے وفقہائے شریعت) سے ڈھونڈتا پھرتا رہا۔مگر نہیں پایا۔ایسی کوئی کتاب نہ چھوڑی کہ جس کا مَیں نے مطالعہ نہ کیا ہو۔نہ پایا مَیں نے کہیں پر۔یہاں تک کہ خدمت کی مَیں نے ہر مذہب کے جید علمائے اکابر کی۔اور اُن کی کتابوں کا بھی مطالعہ کیا۔مگر سب بے سود۔

پس خیال کیا مَیں نے۔کہ شاید ریاضت ومحنتِ شاقہ سے حاصل ہو مقصود میرا۔لہٰذا مَیں نے سخت وکٹھن ریاضات شروع کردیں۔کم کھانا کھانے کی عادت ڈالی۔راتوں کو عبادت وریاضت کرنا شروع کردی۔اِس سلسلے میں کافی بھوک و پیاس برداشت کی۔جس کی وجہ سے میرے تمام اعضاء کمزور پڑ گئے۔پھر بھی کسی جگہ یا کہیں سے مجھے بوئے اسمِ اعظم کی میرے دماغ میں نہیں پہنچی۔پس مَیں نے تسخیر کی ستاروں، جنوں اور مؤکلات (فرشتوں) کی۔تاکہ کسی بھی طرح سے مجھے میرا مقصود حاصل ہووے۔جب کسی بھی طرح سے کچھ حاصل نہ ہوا۔پس مَیں بیزار ہوگیا۔کہا مَیں نے پھر خود سے۔کہ! بس! اب اگر مجھے اسمِ اعظم حاصل ہو بھی گیا۔تو نہ چاہوں گا مَیں اسمِ اعظم کو۔اور کیفیت میری ہوگئی بیزاری کی اِس قدر کہ۔مَیں دنیا ومافیہا سے ہوگیا بہت بیزار۔پس میں سخت نا اُمید ہوا ہر چیز سے۔اَب مَیں نے کہا خود سے کہ! بعد اِن سب باتوں (یعنی محنت وریاضت اور بھوکا پیاسا رہنے) کے۔اَب مَیں کل دن کو سب کچھ کھاؤں گا اور مزے سے سب پیوں گا۔اور آج سے راتوں کو گہری نیند سویا کروں گا۔اور مدت تیس برس کی میری محنت وریاضت وبھوک وپیاس کو ہوئی۔جب کہ مَیں طلب کرتا رہا اپنے مقصد کی۔پر نہیں پایا مَیں نے اِس کو۔بہر حال اِسی رات اللہ تعالیٰ کے خصوصی فضل وکرم سے حاصل ہوا مجھے میرا مقصد۔اور دیکھا مَیں نے آنحضور سید المرسلین ﷺ کو۔ جب رات کو مَیں سویا۔پھر مَیں خواب میں گیا۔تو ہوا مشک بوئے کی میرے دماغ تک پہنچی۔جب نظر کی مَیں نے تو دیکھا۔کہ! اشرفِ کائنات جناب آنحضرت نبی مکرم ﷺ ٹہلتے ہوئے میری جانب تشریف لا رہے ہیں۔ستر پوشاکیں نور کی پہنے ہوئے چہرہ اقدس مجھ بندہ عاجز کی طرف کیا ہوا ہے۔اور مجھ کو بغل میں پکڑا۔اور سر اور منہ میرے کو بوسہ دیا۔اور نوازش ووعدہ بہت فرمایا۔اور مجھ کو ساتھ فرزندی کے نسبت دی۔اور مجھ بندی ناچیز کی تعریف کرتے تھے۔اور زبانِ مبارک سے فرماتے تھے۔کہ! کیا حاجت رکھتا ہے تُو؟ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔کہ! تم اپنی حاجت اللہ تعالیٰ سے مانگو۔تاکہ میں آمین کہوں۔کہا مَیں نے نہایت عاجزی وانکساری سے۔کہ! یا رسول اللہ ﷺ! اسمِ اعظم چاہتا ہوں مَیں۔پس کہا میں نے یہ دعا کی۔کہ! **اے خداوند پروردگار! اَب حق حقانیت اپنی اور بحرمتِ سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ** کے۔حاجت میری (اسمِ اعظم کی) روا فرما۔اور تو خیر کر مجھ پر۔اور آنحضرت ﷺ آمین کہتے جاتے تھے۔(یہاں تک کہ!) میرا سینہ گرم ہوگیا۔دل کی حرکت (یعنی دھڑکن) تیز ہوگئی۔زبان میں شیرینی آگئی۔دماغ معطر ہوگیا۔آنکھیں روشن (پُر نور) ہوگئیں۔ ایسا کہ! درمیان میرے اور پروردگا کے کوئی پردہ نہ رہا۔اور آواز آتی تھی۔اور اسمِ اعظم کی تلقین کرتے تھے۔ (پھر مجھے) لکھنے کا حکم ہُوا۔مَیں نے لکھنا شروع کیا۔تھوڑی دیر کے بعد آنکھ کُھلی۔تو نورانی خط سے لکھے ہوئے اسماء میری یاد میں تھے۔اور نور کا کاغذ ظاہرًا میرے ہاتھ میں تھا۔جس میں اسمائے اعظم لکھے ہوئے تھے۔پس واسطے ہر مطلب ومقصد کے جو پڑھتا تھا۔وہ مقبول ہوجاتا تھا۔پس ساتھ عزت تمام کے اِن کو نگاہ رکھتا تھا۔اور لوگوں سے پوشیدہ رکھتا تھا۔شرح اس اسمِ اعظم کی بے حد وبے شمار ہے۔لیکن اِس جگہ مختصر کیا گیا۔تاکہ پڑھنے والے اور لکھنے والے کو ملال نہ ہووے۔دس عبارات (ادعیہ وآیات) جو نورانی کاغذ میں شیخ مذکور (حضرت بہاؤالدین خاکی شاہؒ) کے ہاتھ میں بعد از بیداری غیب سے لکھی ہوئی آن میسر ہوئی تھیں۔وہ یہ ہیں۔اِن کا ورد کامیابی مقاصد اور روائے مُرادات کے لئے اکسیرِ اعظم ہے۔کیونکہ اِن میں اسمِ اعظم موجود ہے۔بہر حال وہ دس آیات وادعیہ یہ ہیں۔

(یہ واقعہ جس طرزِ لفاظی میں مرقوم تھا۔بعینہٖ یہاں لکھا گیا ہے۔جو کہ اُردو کی قدیم طرز ہے) بہر حال! وہ دُعائے اسم اعظم یہ ہے۔

اسمِ اعظم اول: **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○اللھم انی اسئلک بانی اشھد انک انت اللہ لا الہ الا انت الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد○**

اسمِ اعظم دوئم: **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○اللھم انی اسئلک باللہ الاحد الصمدالذی لم یلد الم یولد ولم یکن لہ کفوا احد○ ان تغفر لی ذنوبی انک انت الغفور الرحیم○**

اسمِ اعظم سوئم: **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم○اللھم انی اسئلک بان لک الحمد لا الہ الا انت الحنان المنان ○یا بدیع السمٰوٰت والارض یا ذالجلال والاکرام ○ یا حی یا قیوم اسئلک ان تقضی حاجتی برحمتک یا رحم الراحمین○**

اسمِ اعظم چہارم: **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○اللھم یا کٓھٰیٰعٓصٓ یا حٰمٓ عٓسٓقٓ . طٰہٰ و یٰسٓ .یا مٰلکِ یومِ الدین○ایاک نعبد وایاک نستعین○لا الا اللہ تصیر الامور○**

اسمِ اعظم پنجم: **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم○اللھم انی اسئلاجل الاجل الاجل. العظیم العظیم العظیم. الاعلم الکبیر**

الاکبر. الذی من دعاک بہٖ اجبتہٗ oومن سأ لک بہٖ اعطیتہٗ oاللھم انی اسئلک بو جھک الکریم و اسئلک بر حمتک علٰی جمیع خلقک و اسئلک بفضلک ان تقضی حا جتی و اللہ المستعان علٰی ما تصفونo

اسمِ اعظم ششم: بسم اللہ الرحمٰن الر حیمo والھکم الٰہ واحد. لا الٰہ الا ھو الر حمٰن الر حیم.

اسمِ اعظم ہفتم: بسم اللہ الرحمٰن الر حیمoالمّٓo اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم. و عنت الو جوہ للحی القیوم. یا حی یا قیوم یا الٰہ الاولین والاٰ خرین یا رب العا لمین. یاَ رحم الرا حمینo

اسمِ اعظم ہشتم: بسم اللہ الرحمٰن الر حیم o فسیکفیکھم اللہ وھو السمیع العلیم. سلٰم قف قولا من رب رحیمo یا حا فظ یا نا صر یا معین یا صر یخ المستصر خین. یا دلیل المتحر ین. یا مفرج المکروبین. یا غیاث المستغیثین ا غثنی بعز تک القد یم. للہ الامر من قبل ومن م بعدو یومئذ یفر ح المؤ منون بنصراللہ ینصر من یشآء . وھو العز یز الر حیم o

اسمِ اعظم نہم: بسم اللہ الرحمٰن الر حیمoاللھم یا اللہ یا رحمٰن یار حیم یا رب الارباب یا مفتح الابواب. الر حمٰن علی العرش استوٰی. اللہ لا الٰہ الا ھو. لہ الاسمآء الحُسنٰی. وھو الفتاح العلیم. یا علی یا عظیم. واللہ علٰی کل شیءٍ قد یر. و صلی اللہ تعالٰی علٰی خیر خلقہ سیدنا و سندنا محمد وعلٰی اٰ لہٖ و اصحا بہٖ اجمعینo

اسمِ اعظم دہم: بسم اللہ الرحمٰن الر حیمo اللھم انی اسئلک با ن لک الحمد لا الٰہ الا انت الحنان المنان یا بد یع السمٰوٰت والارض یا ذالجلال والاکرام .والاحد الصمد. الذی لم یلد ولم یو لد ولم یکن لہ کفوا احد oیا حی یا قیوم فی دیمو میۃ ملکہ وبقا ئہٖ.یا حی محی الموتٰی یا حی. یا ممیت الاحیآء. یا وارث الارض والسمآء. اللھم انی اسئلک با سمک الذی لا الٰہ الاھو الحی القیوم. لاتا خذہ سنۃ ولا نوم. لہ ما فی السموات وما فی الارض .من ذالذی یشفع عندہ الا با ذنہ. یعلم ما بین اید یھم وما خلفھم ولا یحیطون بشئی من علمہ الا بما شآء وسع کر سیہ السموات والارض. ولا یئو دہ حفظھما. وھو العلی العظیم. اللھم انی اسئلک با سمک العظیم الاعظم العلی العزیز الا عز الجلیل الاجل الکبیر الاکبر الکریم الا کرم المخزون المکنون الطا ھر المطھر المقدس المبا رک الحی القیوم الرحمن الرحیم بدیع السموت و الا رض ذی الجلا ل و الا کرام . الذی اذا دعیت بہٖ اجبتہٗ واذا سئلت بہٖ اعطیت یا نور.یا مد بر الامور. یا عا لمًا م بما فی الصدور.یا رقیب. یا مجیب. یا سمیع الدعآء. یا لطیفا لما تشآء. یا رؤف. یا عطوف. یا حلیم. یا کبیر. یا عظیم. یا اللہ. یا رحمٰن. یا رحیم. یا علیم. یا ذالجلال والاکرام. اللھم یا کٓھٰیٰعٓصٓ ویا حٰمٓ عٓسٓقٓ. طٰہٰ و یٰسٓ. یا مٰلک یوم الدین. ایاک نعبد و ایاک نستعین. الا الا اللہ تصیر الامور. بر حمتک یارحم الراحمین. و صلی اللہ تعالٰی علٰی خیر خلقہٖ نورِ عر شہ و سید رسلہٖ سیدنا و سندنا محمد وعلٰی اٰلہٖ واصحابہ اجمعین. وسَلِّم تسلیمًا کثیرًا کثیرًا ۔

اسمِ اعظم یازدہم: بسم اللہ الرحمٰن الر حیم oاللھم انی اسئلک یا عالم الخفیۃ. ویا من السمآء بقدرتہ مبنیۃ .ویا من الارض بعز تہٖ مد حیۃ. و یا من الشمس والقمر بنور جلالہٖ مشر قۃ و مضیئۃ. ویا مقبلا علٰی کل نفس مؤ منۃ ز کیۃ. ویا مسکن رعب الخا ئفین واھل التقیۃ .یا من حوائج الخلق عندہ مقضیۃ. یا من نجی یو سف نبی علیہ السلام من رق العبو دیۃ.یا من لیس بواب ینادی. ولا صا حب یغشٰی. ولا وزیر یعطی. ولا غیرہ رب ید عی. ولا یزداد علی کثرۃ الحوا ئج الا کرما و جودا. وصلی اللہ علی محمد والہ. أعطنی سوالی (**حا جت کا نا م**) انک علی کل شیءٍ قد یر.انک علی کل شیءٍ قد یر☆یا حی یا قیوم.یا ارحم الراحمین.یا ارحم الراحمین.یا ارحم الراحمین ۔

یہ اضافی دُعا (منا زل بن لاحق) ہے۔ جو کہ مصنف ومؤلف کی جانب سے **add** کی جا رہی ہے۔

کیونکہ! **(فیھا اسم اللہ العظیم الاعظم۔ الذی اذا دعی بہ اجاب۔ واذا سئل بہ اعطی)**

اِس مبا رک دُ عا (منا ز ل بن لا حق) کے متعلق علما ئے کرا م اور اولیا ئے عظام فر ما تے ہیں ۔کہ! جو دعا کو قبل اذانِ فجر (بو قت سحر، جو کہ یقینًا بو قتِ قبو لیت ہے) اور قبل اذانِ مغرب و قبل سونے کے **25** یا **50** مر تبہ پڑ ھا جا ئے۔ تو جا ئز حا جت چند ا یا م میں ہی بِا ذن ا للہ تعا لٰی پو ری ہو جا ئے گی ۔ انشا ء اللہ تعا لٰی ۔

حاملینِ اسمِ اعظم پر اللہ تعالیٰ کی خصوصی عنایات و انعامات :

خودی ہے مُردہ ، تو مانندِ کاہ پیشِ نسیم خودی ہے زندہ ، تو سلطانِ جملہء موجودات

ویسے تو حاملِ اسمِ اعظم پر اللہ تعالیٰ کے انعامات وعنایات اِس قدر بے شمار و لا تعداد ہیں ۔ اسمِ اعظم اللہ تعالیٰ کے عظیم ترین اور مخفی اسرار و رموز میں سے اللہ تعالیٰ کی ذاتی نام کی صفت ہے ۔ اور اسمِ اعظم تک پہنچنے سے پہلے حاملِ اسمِ اعظم کو کئی طرح کے مدارج طے کرنے پڑتے ہیں ۔ جیسے کہ !

☆ ایسا شخص 100% اطاعتِ الٰہی اور اطاعت رسول اللہ ﷺ پر دائمی عمل پیرا ہوتا ہے ۔ ☆ ایسا شخص واقعتاً ولی اللہ ہوتا ہے ۔ جس کو دیکھ کر بندہ از خود اپنی مغفرت کا طلب گار رہتا ہے ۔ اور ایسے شخص کو دیکھ کر ہر خاص و عام بندگان کو اللہ تعالیٰ یاد آتا ہے ۔ اور وہ عبادت وتقوی اور توکل واخلاص کی طرف از خود مائل ہو جاتے ہیں ۔ ☆ ایسا شخص عبادت وتقوی کا عظیم پیکر ہوتا ہے ۔ مگر اُس کی عبادت وتقوی شاذونادر ہی نظر آتے ہیں ۔ ☆ ایسا شخص ہر وقت اپنا محاسبہ کرتا رہتا ہے ۔ اُس کی زبان پر ہر وقت ''استغفار'' اور ذکرِ الٰہی کا ورد جاری رہتا ہے ۔ ☆ اُسے اللہ تعالیٰ ، نبی مکرم ﷺ اور تمام انسانوں سے دائمی (Ever Lasting) عشق ہو جاتا ہے ۔ ☆ ایسا متوکل شخص اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی سے کوئی بھی تقاضا نہیں کرتا ۔ ☆ ایسے شخص کی عبادت میں اخلاص کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہوتا ہے ۔ ☆ ایسے شخص کا نفس دائمی موت مر چکا ہوتا ہے ۔ ایسے شخص کی کوئی بھی دنیاوی ضرورت باقی نہیں رہتی ۔ وہ فقر اور فقیرانہ طرزِ زندگی کو ہمیشہ اپناتا ہے ۔ وہ خود کو معہ تمام دینی و دنیاوی خواہشات کے اللہ تعالیٰ کے حضور (Surrender) پیش کر چکا ہوتا ہے ۔ ☆ ایسا شخص کم گو ہوتا ہے ۔ کیونکہ خاموشی بھی عبادت ہے ۔ ☆ ایسا شخص ہر مشکل ومصیبت میں بھرپور صبر وشکر اور اطمینان کا مظاہرہ کرتا ہے ۔ ☆ ایسا شخص حد درجہ مہمان نواز ، خوش اخلاق اور تمام حقوق (حقوق العباد وحقوق اللہ) کو پورا کرنے والا ہوتا ہے ۔ ☆ ایسا شخص ہر طرح کی غیبت ، بدعت ، ریاء کاری ، لوگوں کی دِل آزاری اور گناہِ صغیرہ وکبیرہ سے خود کو محفوظ رکھتا ہے ۔ ☆ ایسا شخص کسی سے بھی بغض و عداوت ، دُشمنی وحسد ، حرص وطمع نہیں رکھتا ۔ بلکہ جو لوگ حامل اسمِ اعظم سے بغض وعداوت ، دُشمنی وحسد اور نفاق رکھتے ہیں ۔ بالخصوص جو لوگ ایسے انسان کو جانی و مالی اور ناقابلِ تلافی نقصان پہنچاتے ہیں ۔ یہ اُن سے شدید محبت ومؤدت سے پیش آتا ہے ۔ بلکہ غیبی طور پر اُن کے ہر طرح کے کام بھی آتا ہے ۔ اور اُنہیں پریشانیوں ، مصائب ومظالم سے نجات دلانے کی بھرپور سعی کرتا ہے ۔ کیونکہ ایسا شخص حد درجہ تک اعلیٰ ظرف کا مسلمان ہوتا ہے ۔

حاملینِ اسمِ اعظم کے چند خصائل و فضائل بشکل عنایاتِ رحمانی

☆ حاملِ اسمِ اعظم محبوبِ رب العالمین ہوتا ہے ۔ ☆ حاملِ اسمِ اعظم کی دائمی مغفرت ہو جاتی ہے ۔ ☆ حاملِ اسمِ اعظم جنت الفردوس کا مستحق ہو جاتا ہے ۔ اور ایسے شخص پر نارِ دوزخ حرام ہو جاتی ہے ۔ ☆ حاملِ اسمِ اعظم کی دعائیں رب متعال کے حضور مقبول ہو جاتی ہیں ۔ ☆ حاملِ اسمِ اعظم صلہ رحمی ، خوش اخلاقی ، اخوت اور خدا ترسی میں اپنا ثانی نہیں رکھتا ۔ ☆ حاملِ اسمِ اعظم کے کسی بھی قول وفعل سے قطعاً یہ گمان نہیں ہوتا ۔ کہ یہ شخص ریا کار ہے ۔ ☆ حاملِ اسمِ اعظم مقبول الخلائق ہوتا ہے ۔ کیونکہ ایسے شخص کو ملکہ تسخیر الخلائق حاصل ہوتا ہے ۔ ☆ حاملِ اسمِ اعظم کی جانب سب لوگ (امیر وغریب ، چھوٹے بڑے) رجوع کرتے ہیں ۔ ☆ حاملِ اسمِ اعظم کا بتایا ہوا یا تعلیم کردہ ہر ورد و وظیفہ انتہائی سریع الاثر ہوا کرتا ہے ۔ ☆ حاملِ اسمِ اعظم جب ذکرِ ربانی یا ذکرِ نبی اکرم ﷺ سنتا ہے ۔ تو اشکبار ہو جایا کرتا ہے ۔ ☆ حاملِ اسمِ اعظم کو طی الارض (زمین کا سمٹ جانا) کی کرامت حاصل ہو جاتی ہے ۔ ☆ حاملِ اسمِ اعظم کو طیران فی الھواء (ہوا میں بناء پروں کے اُڑنا) کی کرامت حاصل ہو جاتی ہے ۔ ☆ حاملِ اسمِ اعظم کو مشی علی الماء (پانی پر چلنا) کی کرامت حاصل ہو جاتی ہے ۔ ☆ حاملِ اسمِ اعظم کو اختفی عن الناس (سب کو دیکھنا ، مگر حامل اسمِ اعظم کو کوئی نہ دیکھ سکے) کی کرامت حاصل ہو جاتی ہے ۔ ☆ حاملِ اسمِ اعظم کو کشف القبور و کشف القلوب کی کرامت حاصل ہو جاتی ہے ۔ ☆ حاملِ اسمِ اعظم کثیر تسخیر الخلائق و مرجع خلائق کا حامل ہوتا ہے ۔ ☆ حاملِ اسمِ اعظم کے پاس پاک طینت ومقدس ارواح حاضر ہوتی رہتی ہیں ۔ ☆ حاملِ اسمِ اعظم کو بزمِ نبوی ﷺ اور دیوانُ الصالحین میں باریابی کا شرف حاصل رہتا ہے ۔ ☆ حاملِ اسمِ اعظم کو فتح کبیرو صغیر اور دستِ غیب اور کثیر کرامات دائمی طور پر میسر رہتی ہیں ۔ ☆ حاملِ اسمِ اعظم کو نہ ہی کسی چیز کے پانے کی کوئی خاص خوشی ہوتی ہے ۔ اور نہ کسی انتہائی اہم ترین چیز (مثلِ مال ودولت ، یا اولاد) کے کھونے کا کوئی دکھ ہوتا ہے ۔ کیونکہ ایسا شخص ہر وقت بلکہ ہر لحہ اللہ تعالیٰ کی رضا میں خوش وخرم اور راضی رہتا ہے ۔ اور ایسے شخص پر اللہ تعالیٰ کا لطف وکرم ہر ہر لحہ رہتا ہے ۔ (یاد رہے ۔ کہ !) اِس کے علاوہ بھی حاملِ اسمِ اعظم پر لطف وعنایات اور انعامات کی دائمی برسات ہمیشہ برستی رہتی ہے ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ایسی لطف وعنایات عطا فرمائے ۔ آمین ۔

بھرحال ! اِس باب میں اسمِ اعظم کے راز کو جاننے کی چند نشانیاں واشارات اور وضاحتیں پیش کر دی گئی ہیں ۔ جس کسی کے نصیب میں اسمِ اعظم ہو گا ۔ وہ اللہ تعالیٰ کے خصوصی فضل وکرم سے اپنی علمی استعداد ، روحانی ونورانی تفکر وتدبر سے ذیل میں دی گئی چند وضاحتوں (جن میں کافی سارے قوانین ونشانیوں دی گئی ہیں) کے ذریعے سے اِس عظیم ترین راز تک پہنچ جائے گا ۔ انشاء اللہ العظیم ۔ جو اِس عظیم راز تک پہنچ جائے ۔ مجھ حقیر پر تقصیر کو لازماً اپنی دعاؤں میں یاد رکھے ۔

اگر اِک نگاہِ یار ہو جائے تو اپنا بیڑا پار ہو جائے

اسمِ اعظم کا اَسمآئے سبعہ سے منا سبت ہو نا :

اسمِ اعظم کے متعلق علمائے عاملین فرماتے ہیں ۔کہ اسمِ اعظم درحقیقت 13 ۔اسماء پر مُشتمل ہے ۔

☆ اِن میں سے یہ 5 ۔الفاظ قُرآنِ معظم کے ہیں ۔ **سلام** قف **قولا من رب رحیم** ☆

☆ ان میں سے یہ 4 ۔الفاظ توراتِ عظیم کے ہیں ۔ **آب توک جلیل یا دار غاب**

☆ اور یہ 4 ۔الفاظ انجیلِ مُقدس کے ہیں ۔ **یا غائب اغیل یامٍ لمیم قائم نحس برغاث**

☆ صاحب شمس المعارف فرماتے ہیں ۔کہ معلوم ہو ۔کہ میں نے یہاں (اس عزیمت میں) آنحضور نبی مکرم ﷺ کا اسمِ مبارک نہیں لیا ۔اس کی چند وجوہات ہیں ۔مُنجملہ ان کے کہ حضور ﷺ (بشر اور) نور ہیں ۔آپ ﷺ کے اسم مبارک کے نور سے ان اسماء کا نور رنجھ جاتا ہے ۔

﴿ ان میں تورات کے یہ حروف ہیں ۔ ھ ۔ ۹ ۔ ۱۱۱۱ ۔ ﴾ ان میں سے انجیل کے یہ دو حروف ہیں ۔

۔ م ۔ ﴾ ان میں سے قُرآنِ مجید کے یہ دو حروف ہیں ۔ ☆ ۔ ۱۱۱ ۔

اگلے صفحے والا وفق یا خاتم (یعنی نقشِ معظم) **7x7** دیا گیا ہے ۔جس کے اندر سات حروفِ ہجا ہیں ۔جو کہ درحقیقت سواقطِ فاتحہ کے حروف ہیں ۔اور ان ساتوں حروف میں سے ہر ایک حرف سے ایک ۔ایک اسمِ الٰہی متخرج ہوتا ہے ۔وہ حروف اور اسمائے الٰہیہ یہ ہیں ۔

اسمِ اعظم درزبانِ غیر عربی (حروفِ ہجا)	☆	۱۱۱	م	#	۱۱۱۱	ھ	و
سواقط فاتحہ کے حروف	ف	ج	ش	ث	ظ	خ	ز
سواقط فاتحہ کے حروف سے متخرج اسمائے الٰہیہ	فرد	جبار	شکور	ثابت	ظھیر	خبیر	زکی

یہ سات حروف سورہ فاتحہ میں قطعًا موجود نہیں ہیں ۔اِسی وجہ سے اِن حروف کو سواقطِ فاتحہ بھی کہا جاتا ہے ۔علمائے عاملین نے اِن حروف کے دو کلمے بھی ترتیب دیئے ہیں ۔جو کہ یہ ہیں ۔ **فَجَشٍ ثَظخَزٍ** ۔

علامہ دیربیؒ ''**الفتح المجید**'' میں فرماتے ہیں ۔کہ ! اِن اشکال (☆ ۔ ۱۱۱۱ ۔ ۔ ۔) کو حضرت ابنِ عباسؓ نے اسمِ اعظم قرار دیا ہے ۔

☆ حضرت ذالنون مِصریؒ فرماتے ہیں ۔کہ میں نے اِن اشکالِ سبعہ ﴿ ☆ ۔ ۱۱۱ ۔ م ۔ # ۔ ۱۱۱۱ ۔ ھ ۔ و ﴾ کو تین مختلف امور میں آزمایا ۔تو میں نے اِن اسماء کو شمشیر تیر براں سے بھی زیادہ تیز پایا ۔

1 ۔ میں نے اِن اشکال کو کتنی ہی کشتیوں میں رکھا ہے ۔اور وہ ہمیشہ غرق ہونے سے محفوظ رہی ہیں ۔ 2 ۔ میں نے اِن اشکال کو کسی بھی گھر میں جب رکھا ہے ۔اور وہ ہمیشہ جلنے سے محفوظ رہا ۔ 3 ۔ میں نے اِن اشکال بضاعت میں رکھا ہے ۔نہ وہ چرایا گیا ۔اور نہ ہی وہ رائیگاں گیا ۔(لہٰذا) اِن کو سمجھو اور (رازِ عظیمہ) کو پوشیدہ رکھو ۔میں اس کے چند خواص تم کو سُناتا ہوں ۔اور یہ وہ خواص ہیں ۔کہ جن کو کاملین نے بھی بیان نہیں کیا ۔اور عارفین بھی یہاں ادب سے خاموش ہیں ۔جن کی جانب اللہ عزوجل فرماتا ہے ۔ **کل من عند ربنا وما یذکر اولو الالباب** ۔ اور ملائکہ بھی باوجود ملکوتِ سماوی وارضی پر مطلع ہونے کے یہی کہتے ہیں ۔(**سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا.انک انت العلیم الحکیم**) ان اسمائے مبارکہ (**فرد ۔ جبار ۔ شکور ۔ ثابت ۔ ظھیر ۔ خبیر ۔ زکی**) سے اگر بعد دعا کے توسل کیا جائے ۔تو حاجت پوری ہوگی ۔انشاء اللہ تعالیٰ ۔

طالب ہیں برتری کے ، مگر ہیں عمل سے دور ہم کو جو کرنا ہے ، وہ کیوں خدا کرے

☆ اِس ضمن میں ابن الوراقؒ فرماتے ہیں ۔کہ جب یہ نقوش اشکال سبعہ کسی مالِ بضاعت میں رکھے جائیں ۔تو سزاوار ہے ۔کہ اِن اشکالِ سبعہ کے ساتھ یہ کلمات بھی لکھے جائیں ۔تو یہ اشکال اور کلمات اس مال کے لئے حرز وحفظ تمام ہوں گے ۔انشاء اللہ ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o اللھم یا حفیظ لا ینسیٰ یا من لعمتہ لا محصی یا من لہ الاسماءُ الحُسنیٰ اِحفظ ھذا الشیء بما حفظت بہ الذکر فانک قلت فی کتابک المنزل علیٰ نبیک المرسل انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظونo

☆ سریانی زبان میں اسمِ اعظم یہ ہے ۔ **یا خبار صحیحہ تجیر جیوشا** ۔

☆ عبرانی زبان میں اسمِ اعظم یہ ہے ۔ **اھیا اشراھیا اذونائی اصبآؤث اصباؤن الُ شدائی** ۔

آخری وقت آ گیا تو سوچتا ہوں دوستو! آج کا جو مسئلہ تھا ، کل پہ کیوں ٹلتا رہا

☆ اسمِ اعظم حضرت علیؓ کے دیوان کے اشعار اس کے بارے میں بہت معروف ہیں ۔(کچھ علمائے عاملین کا خیال ہے ۔کہ ! اِن اشعار میں یقینی طور پر اسمِ اعظم پوشیدہ ہے ۔ **واللہ اعلم**)

ثُلٰث عَصِیٍّ صُفِّفَتْ بَعْدَ خَاتَمٍ	عَلیٰ رَأْسِهَا مِثْلَ السِّنَانِ الْمُقَوَّمِ
انگشتری خاتم کے بعد تین الف برابر ہوں	اس کے سر پر مثل نیزے سیدھے کے
وَمِیْمٌ طَمِیْسٌ اَبْتَرٌ ثُمَّ سُلَّمٌ	اَلیٰ کُلِّ مَامُوْلٍ وَّ لَیْسَ بِسِلَّمِ
اور میم ہومڑی ہوئی پھر زینہ ہو	ہر امید کا اور حقیقت میں وہ زینہ نہیں ہے
وَ اَرْبَعَةٌ مِّثْلَ الْاَصَابِعِ صُفِّفَتْ	تُشِیْرُ اِلَی الْخَیْرَاتِ مِنْ غَیْرِ مِعْصَمِ
اور چار انگلیوں کی طرح برابر الف ہوں	جس میں کلائی نہ ہو جو نیکیوں کی طرف اشارہ کرتے ہیں
وَهَآءٌ شَقِیْقٌ ثُمَّ وَاوٌ مُّقَوَّسٌ	عَلَیْهَا اِذَا یَبْدُوْا کَاَنْبُوْبِ مَجْمِ
اور شگاف شدہ پھر کج واؤ ہو	اور وہ ھاء کے اوپر ہو مثل پچھنہ کی آر کی گرہ کی
فَیَاحَامِلَ الْاِسْمِ الَّذِیْ لَیْسَ مِثْلَهٗ	تَوَقَّ مِنَ الْاَسْوَآءِ تَنْجُ وَتَسْلَمُ
پس اس خدام کے یاد کرنے والے جس کی مثل نہیں	برائیوں سے بچ نجات حاصل کر اور سلامت رکھ
فَذَالِکَ الْاِسْمِ اللّٰهُ جَلَّ جَلَالُهٗ	اِلیٰ کُلِّ مَخْلُوْقٍ فَصِیْحٌ وَّاَعْجَمِ
پس یہ اللہ کا اسم (اعظم) ہے بڑے جلال والا	ہر مخلوق کے نزدیک خواہ فصیح ہو یا عجمی ہو

مندرجہ بالا اشعار سے متعلق دُعا : بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo اللھم انی اسئلک بالھاء من اسمک الاعظم وبا لثلث العصی والالف المقوم وبا لمیم الطمیس الا بتر وبا لسلم و با لا ربعة التی ھی کا لکف بلا معصم و با لھاء المشفو قة والواو المعظم صورة اسمک الشر یف الا عظم ان تصلی و تسلم علٰی سیدنا محمد بعدد کل حرف جَرٰی به القلم تقضی حا جتی و ھی کذا و کذا (حاجت کا نام)۔ اس دعا کا خاتم (یعنی نقشِ معظم) نیچے دیا گیا ہے۔ جس کے ذریعے جملہ قسم کی حاجتیں بفضلِ خُدا پوری ہوتی ہیں۔

☆	ااا	م	#	اااا	ھ	و
ااا	م	#	اااا	ھ	و	☆
م	#	اااا	ھ	و	☆	ااا
#	اااا	ھ	و	☆	ااا	م
اااا	ھ	و	☆	ااا	م	#
ھ	و	☆	ااا	م	#	اااا
و	☆	ااا	م	#	اااا	ھ

میری ایک پسندیدہ غزل

کبھی اِس مکاں سے گزر گیا کبھی اُس مکاں سے گزر گیا — تیرے آستاں کی تلاش میں مَیں ہر آستاں سے گزر گیا
کبھی مہر و ماہ ونجوم سے کبھی کہکشاں سے گزر گیا — جو تیرے خیال میں چل پڑا وہ کہاں کہاں سے گزر گیا
ابھی آدمی ہے فضاؤں میں ابھی اُڑ رہا ہے خلاؤں میں — یہ نہ جانے پہنچے گا کس جگہ اگر آسماں سے گزر گیا
یہ میرا کمال گناہ سہی مگر اس کو دیکھ میرے خدا — مجھے تُو نے روکا جہاں جہاں، مَیں وہاں وہاں سے گزر گیا
جسے لوگ کہتے ہیں زندگی، وہ تو حادثوں کا ہجوم ہے — وہ تو کہیئے میرا ہی کام تھا کہ میں درمیاں سے گزر گیا
میں مرادِ شوق کو پا کے بھی نہ مرادِ شوق کو سکا — دَر مہرباں پہ پہنچ کے بھی دَر مہرباں سے گزر گیا
چلو عرش۔ محفل دوست میں کہ پیام دوست بھی ہے یہی — وہ جو حادثہ تھا فراق کا ، سر دشمناں سے گزر گیا

3۔ حروفِ تہجی کے ذریعے سے اَسمائے عظام کا استخراج :

(بقول حضرت فقیر غلام الرسول میمن ناشادؒ) حروف کے جو اسماء ہیں ۔ وہ انہی کے اعدادِ ملفوظی کے برابر ہیں ۔ یہاں پر تین درجات و ترجیحات میں منقسم طریقہ کو مفصلاً بیان کیا جارہا ہے ۔ (یہ ناچیز عبدالرؤف البلوشی عرض گزارہے ۔ یاد رہے ۔ کہ! اگر کوئی شخص اس طریق کو پا گیا ۔ تو سمجھو کہ علم الحروف کو اُس نے جان لیا) **اول :** سب سے عمدہ ترین واولین طریقہ یہ ہے ۔ کہ! ابجد کے حروف کے عین مطابق اُنہیں حروف واعداد سے اسمِ اعظم نکالنا ۔ جیسے حرف ''غ'' (**غین**) کا اسمِ اعظم'' **غنی** '' بنتا ہے ۔ (حرفِ **غین** اوراسمِ الٰہی **غنی** کے سرحرف ، حروف اور اعداد تینوں بالکل برابر ویکساں ہیں ۔) **دوئم :** دوسرے درجہ پرعمدہ تر طریقہ یہ ہے ۔ کہ! ابجد کے حرف کے سرحرف اور اعداد کے مطابق اسمِ اعظم نکالنا ۔ جیسے کہ! حرف''ا'' (**الف**) کا اسمِ اعظم'' **اعلٰی** '' بنے گا ۔ (حرف **الف** اوراسمِ الٰہی **اعلٰی** کے اعداد اور سرحرف واعداد تو ایک جیسے ، مگر تمام حروف ایک جیسے نہیں ہیں) **سوئم :** تیسرے درجہ پر عمدہ طریقہ یہ ہے ۔ کہ! حروفِ تہجی کے صرف اعداد بحسابِ ابجد قمری کے اسمِ اعظم نکالنا ۔ جیسے کہ! حرف''ش'' (**شین**) کا اسمِ اعظم'' **رفیع** '' بنے گا ۔ (اِس طریقہ میں حرف شین اوراسمِ الٰہی رفیع کے صرف اعداد بحسابِ ابجد قمری برابر ہیں) اِسی طرح **28** حروفِ ملفوظی سے اٹھائیس **اسمآءُ الحسنٰی** استخراج کریں ۔ اور (رمزکی بات یہ بھی ہے ۔ کہ!) اِسی طریقہ سے رازِ اسرار الحروف بھی حل ہوگا ۔ شائقینِ علم الحروف وقارئین کتاب اس طریقہ میں غور و غوض کر کے حروفِ تہجی کے **28** حروف کے اسمائے الٰہیہ کا استخراج خود کریں گے ۔ علمی ادراک سے نوازے جائیں گے ۔ انشاء اللہ تعالیٰ ۔

حروفِ معجمہ	الف	با	جیم	دال	ھا	واؤ	زا
اسمائے الٰہیہ	اعلیٰ ۔ کافی	☆	موجد	لہ ۔ ھل	اہٍ	احد	☆
حروفِ معجمہ	حا	طا	یا	کاف	لام	میم	نون
اسمائے الٰہیہ	☆	ھادٍ	ھُو	صاحب	الٓمٓ ۔ حاسب	ملک	☆
حروفِ معجمہ	سین	عین	فا	صاد	قاف	را	شین
اسمائے الٰہیہ	سُبحٰن	سلٰم	☆	صٓ	فعال	نافع	رفیع
حروفِ معجمہ	تا	ثا	خا	ذال	ضاد	ظا	غین
اسمائے الٰہیہ	کاشف	☆	☆	خالق	☆	☆	غنی

پانچ آسان ترین کام : (بمطابق کتاب **اسرار الاولیاء** (ملفوظات) حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکرؒ)

ایک دن آنحضور ﷺ مع اصحابؓ ورفقاء تشریف فرما تھے آپ ﷺ نے فرمایا جب تک تم پانچ کام نہ کرلیا کرو اس وقت تک نہ سویا کرو ۔

پہلا کام قرآن شریف پورا پڑھنا ۔ **دوسرا کام** ، خیرات کر کے سونا ۔ **تیسرا کام** ، رسول اللہ ﷺ کو خوش کرنا ۔

چوتھا کام حج کرنا ۔ **پانچواں کام** ، اللہ تعالیٰ کو خوش کرنا ۔

تمام اصحاب کرامؓ حیران ہوئے ۔ کہ! ایک رات میں یہ سارے کام کیونکر ہوسکتے ہیں ۔ آپ ﷺ نے فرمایا ۔ کہ پورا قرآن پاک پڑھنے کی بجائے پچیس بار **سورۃ اخلاص** پڑھنا ۔ خیرات کرنے کے بجائے دس بار **سبحن اللہ والحمدللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر** پڑھنا ۔ جو شخص رسول اللہ ﷺ کو خوش کرنا چاہتا ہو ۔ تو وہ سومرتبہ **درود و سلام** پڑھے ۔ جو حج کرنا چاہتا ہو (یعنی حج کا ثواب چاہتا ہو ۔ تو) وہ سومرتبہ **لا الہ الااللہ الحکیم الکریم** پڑھے ۔ جو اللہ تعالیٰ کو خوش کرنا چاہتا ہے ۔ وہ بکثرت **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** پڑھے ۔

شب قدر جانچنے کا عظیم روحانی طریقہ :

☆ اگر پہلی رمضان ، شب اتوار یا شب بدھ کو ہو تو لیلۃ القدر 29 کی شب کو ہوگی ۔ ☆ اگر پہلی رمضان شب سوموار کو ہو تو لیلۃ القدر 21 کی شب کو ہوگی ۔ ☆ اگر پہلی رمضان شب منگل یا شب جمعہ کو ہو تو لیلۃ القدر 27 کی شب کو ہوگی ۔ ☆ اگر پہلی رمضان شب جمعرات کو ہو تو لیلۃ القدر 25 کی شب کو ہوگی ۔ ☆ اگر پہلی رمضان شب ہفتہ کو ہو تو لیلۃ القدر 23 کی شب کو ہوگی ۔

زِ حالِ مسکیں مکن تغافل دورائے نیناں بنائے بتیاں
کہ تاب ہجراں ندارم اے جاں نہ لے ہو کاہے لگائے چھتیاں
شبانِ ہجراں دراز چوں زلف و روزِ وصلت چوں عمر کوتاہ
سکھی پیا کو جو میں نہ دیکھوں تو کیسے کاٹوں اندھیری رتیاں
یکایک از دل دو چشم جادو بصد فریبم بہ برد تسکیں
کسے پڑی ہے جو جا سناوے پیارے پی کو ہماری بتیاں
چوں شمع سوزاں چوں ذرہ حیراں زِ مہر آں مہ بگشتم آخر
نہ نیند نیناں نہ انگ چیناں نہ آپ آوے نہ بھیجے پتیاں
بحق آں مہ کہ روزِ محشر بداد مارا فریب خسرو
سپیت من کے دورائے راکھوں جو جائے پاؤں پیا کی کھتیاں

99 اسماء الحسنٰی کا فائدہ عظیمہ : (احادیث نبویہ ﷺ کی روشنی میں)

صحیحین میں ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ نبی اکرم ﷺ کا فرمان نقل کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ننانوے اسماء مبارکہ ہیں۔ جو شخص انھیں یاد کرے گا۔ وہ جنت میں داخل ہوگا۔ بیشک اللہ تعالیٰ طاق ہے۔ اور طاق عدد کو پسند کرتا ہے۔ جامع ترمذی میں ہے۔ کہ حضرت سیدنا ابو ہریرہؓ نے فرمایا (کہ) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ! بے شک اللہ تعالیٰ کے **99** اسماء مبارکہ ہیں۔ جس نے اِن کو یاد کرلیا۔ وہ جنت میں جائے گا (انشاء اللہ) جو (کہ) یہ ہیں۔

بسم اللہ الر حمٰن الر حیم o هو الله الذی لا اله الا هو. الرحمٰن . الر حیم . الملک . القدوس . السلام . المؤمن . المهیمن . العزیز . الجبار . المتکبر . الخالق . الباریء . المصور . الغفار . القهار . الو هاب . الرزاق . الفتاح . العلیم . القابض . البا سط . الخا فض . الر ا فع . المعز . المذل . السمیع . البصیر . الحکم . العدل . اللطیف . الخبیر . الحلیم . العظیم . الغفور . الشکور . العلی . الکبیر . الحفیظ . المقیت . الحسیب . الجلیل . الکریم . الرقیب . المجیب . الواسع . الحکیم . الودود . المجید . الباعث . الشهید . الحق . الوکیل . القوی . المتین . الولی . الحمید . المحصی . المبدیء . المعید . المحی . الممیت . الحی . القیوم . الواجد . الما جد . الواحد . الا حد . الصمد . القادر . المقتدر . المقدم . المؤخر . الاول . الآ خر . الظاهر . الباطن . الوالی . المتعالی . البر . التواب . المنعم . المنتقم . العفو . الرؤف . ما لک الملک . ذوالجلال والاکرام . الرب . المقسط . الجامع . الغنی . المعطی . المانع . الضآر . النا فع . النور . الهادی . البدیع . الباقی . الوارث . الر شید . الصبور . الذی لیس کمثله شیء و هو السمیع البصیر oنعم المولٰی و نعم النصیرoسمیع . بصیر . علیم . قدیر . مر ید . متکلم . یا من لم یلد . ولم یولد . ولم یکن له کفوًا احد o

حکایت : اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرتِ کاملہ سے ایک فرشتہ پیدا فرمایا۔ کہ! جس کے ایک ہزار سَر ہیں۔ ایک ہزار چہرے ہیں۔ اور ہر ایک چہرے میں ایک ہزار منہ ہیں۔ اور ہر منہ میں ایک ہزار زبانیں ہیں۔ اور وہ فرشتہ اپنی تمام زبانوں سے خدائے وحدہٗ لاشریک کی تسبیح وتحمید میں ہر وقت مصروفِ عمل رہتا ہے۔ ایک روز اِس فرشتے نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کیا۔ یا الٰہی ! کیا تُو نے مجھ سے بھی زیادہ کسی کو ذکر کرنے والا بنایا (پیدا کیا) ہے ؟ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ ہاں ! مَیں نے ایک انسان پیدا کیا ہے۔ اس فرشتے نے اُس خوش نصیب شخص کی زیارت کی اجازت طلب کی۔ تو منجانبِ الٰہی اسے اجازت عطا ہوئی۔ تو وہ فرشتہ اس کے ہاں حاضر ہوا۔ کیا دیکھتا ہے۔ کہ! وہ فرائض کی ادائیگی کے علاوہ اور کوئی عبادت و ریاضت نہیں کرتا۔ فرشتے نے (شاید بشکلِ انسانی اس شخص کے پاس جا کر) دریافت کیا۔ کیا تُو اس کے علاوہ بھی کوئی ذکر کرتا ہے۔ تو وہ شخص کہنے لگا۔ اور تو کچھ نہیں۔ البتہ ! نمازِ فجر کے بعد دس مرتبہ ''**اسماءُ الحُسنه**'' کا پڑھنا میرا معمول ہے۔

اسماء الحسنٰی سے قضائے حوائج کا مجرب عمل:

علامہ دیربیؒ اپنی کتاب الفتح المجید المعروف بہ مجرباتِ دیربیؒ میں اور حضرت کلیم اللہ شاہ جہاں آبادیؒ نے اپنی کتاب مرقع کلیمی میں اعمالِ قضائے حوآئج کے ضمن میں رقم طراز ہیں کہ! ابوزید عمارہ بن زیدؒ کہتے ہیں کہ میں نے ایک بزرگ سے دربارہ اسمائے عظامِ حق تعالیٰ کے سوال کیا کہ جن کے ساتھ دعا کرنے سے انسان محروم نہیں رہتا تو انہوں نے مجھ سے بعد سرزنش وامتناع کے یعنی بعد تاکید اخفائے غیر کے یہ کہا کہ! اے عمارہ! مجھ کو تیرے ساتھ وثوق واعتماد نہ ہوتا تو میں تجھ کو نہ بتلاتا۔ سو یہ تیرے پاس امانت رہے کہ اِس کو کسی کے تئیں مت سکھلانا مگر بجز اُس شخص کے، کہ جس کے دین سے تو راضی اور مطمئن ہو۔

اے عمارہ ! یہ اسمائے مبارکہ قرانِ مجید میں (ترتیبِ توفیقی کی طرز میں با ترتیب ہوں) مذکور ہیں۔ چنانچہ اِس شخص نے اِن اسماء کو مجھ سے بیان کیا اور کہا کہ میں نے اِن اسمائے مبارکہ کے ساتھ بارہا دعا مانگی ہے تو اپنی دعا کو قریبِ اجابت پایا۔ اور ایک جماعت نے مجھ سے اِس کو لکھ لیا اور اِن سب نے مجھ سے اِن اسماء کی نسبت سرعتِ تاثیر وعجالہ اجابت ظاہر کی۔ اور پھر یہ کہا کہ اے عمارہ ! اِنہیں اسمائے مبارکہ کے اندر اسمِ اعظم پوشیدہ ہے سو جب تو اِن کے ساتھ دعا کرنے کا ارادہ کرے تو چاہیئے کہ روزِ پنجشنبہ (جمعرات) روزہ رکھ اور شب جمعہ کے ثلث اخیر میں بوقتِ سحر اِن اسمائے مبارکہ کے ساتھ دعا مانگ ! قسم ہے اِس حق تعالیٰ کی کہ جس کے سو کوئی لائق الوہیت نہیں ہے جو بندہ مومن اِس (یعنی اِن اسمائے طیبات) کے ساتھ دعا مانگے گا بالضرور حق تعالیٰ مستجاب فرمائے گا۔ انشاء اللہ۔ یہاں تک کہ اگر وہ شخص برائے رفتار بالائے آب (**مشی علی الماء**) کا سوال کرے گا یا ہوا پر مابین آسمان و زمین کے قصدِ سیر (**طیران فی الھوا**) کا کرے گا تو البتہ یہ دعا بھی اِن اسمائے مبارکہ کے پڑھنے والی کی مستجاب فرمائے گا۔ انشاء اللہ۔ اسمائے مبارکہ یہ ہیں۔

بسم اللہ الر حمٰن الر حیم o اللھم انی اسئلک یا الله یا رب یا رحمٰن یا رحیم یا مٰلک یا محیط یا قدیر یا علیم یا حکیم یا تواب یا بصیر یا واسع یا بدیع یا سمیع یا کافی رؤف یا شاکر یا اله یا واحد یا غفور یا حلیم یا قابض یا باسط یا حی یا قیوم یا علی یا عظیم یا ولی یا غنی یا حمید یا وھاب یا قا ئم یا سریع یا رقیب یا حسیب یا شهید یا غافر یا عفو یا مقیت یا وکیل یا فاطر یا قاهر یا قادر یا لطیف یا خبیر یا محی یا ممیت یا نعم المولٰی ویا نعم النصیر یا

حفیظ یا قریب یا مجیب یا ودود یا ذوالعرش المجید یا فعال لما یر ید یا کبیر یا متعال یا حنان یا منان یا خلاق یا رزاق یا صادق یا وارث یا باعث یا کریم یا حق یا مبین یا نور یا ھادی یا فتاح یا شکور یا غا فر یا قابل التوب یا شدید العقا ب یا ذالطول یا رازق یا ذالقوۃ یا متین یا بَرُّ یا ملیک یا مقتد ر یا باقی یا رب المشرقین و یا رب المغربین یا ذالجلال و الاکرام یا اول یا آ خر یا ظا ھر یا با طن یا عالم الغیب و الشھادۃ یا قدوس یا سلام مؤ من یا مھیمن یا عز یز یا جبار یا متکبر یا خا لق یا باریء یا مصور یا خیر الرازقین یا احکم الحا کمین یا مبدیء یا معید یا احد یا صمد یا لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد .برحمتک یا ارحم الراحمین .آ مین.

اِن اسمائے مبارکہ کی صحیح ترتیب صاحب عمل کو خود معلوم کر کے پڑھنی چاہیئے ۔اور اِس کا سب سے بہترین طریقہ یہ ہے کہ صاحب عمل ایک قرآنِ پاک کا ختم اس طرح سے کرے کہ حاجت اپنے مقصد کی ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے از خود اسماءِ الھیہ تلاش کرتا جائے اور لکھتا جائے ۔ جب ختمِ قرآن کر لے تو بروز پنج شنبہ یہ عمل سرانجام دے ۔انشاءاللہ اپنی ہر جائز خواہش کی تکمیل پائے گا ۔ یہ طریقہ بہت پر تاثیر و سریع الاجابت ہے ۔

اسمآءِ الحسنٰی کا فلسفہ اور حصولِ فوائد (بطریق حضرات اولیائے عظام) :

جب بھی کوئی بندہ ءخدا کسی اسمِ الٰہی یا کچھ زیادہ اسماءِ الحسنٰی کا وِرد شروع کرتا ہے ۔تو وہ تاثیر سے یکسر محروم رہتا ہے ۔چونکہ! اسماءالحسنٰی سے مکمل استفادہ اور نفع کے حصول کے لئے اس ورد میں کچھ نہایت باریک و لطیف نقات پوشیدہ ہیں ۔جن میں سے چند یہاں پر ذکر کئے جاتے ہیں ۔ اگر کوئی شخص اسمِ ذات ''اللہ'' کا وِرد شروع کرتا ہے ۔تو اُسے دو کام کرنے پڑیں گے ۔ پہلا کام یہ کہ اُسے اسم ذات کا مراقبہ شروع کرنا پڑے گا ۔کہ آسمان پر اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا نورانی نام لکھا ہوا ہے ۔اور اس نام کے اردگرد اوپر نیچے بہت سے چھوٹے بڑے نام (اللہ ۔اللہ) لکھے ہوئے چمک رہے ہیں ۔اور اِن تمام ناموں سے نورانی برسات ہو رہی ہے ۔ جو کہ آپ (یعنی ورد کرنے والے پر) مسلسل برس رہی ہے ۔علاوہ ازیں! اس مراقبہ کے علاوہ دوسرا کام یہ کرنا ہے ۔کہ! جس طرح اللہ تعالیٰ غفور الرحیم ہے ،صمد ہے ،رحمان و رحیم ہے ،تواب ہے ،معطی ہے ،وغیرہ وغیرہ ۔یعنی رب متعال حق ہے ،دینے والا ہے ،بخشنے والا ہے ،سخی ہے ،سلامتی عطا کرنے والا ہے ،محبت کرنے والا اور عزیز رکھنے والا ہے ،سننے والا ،دیکھنے والا ہے ،مدد کرنے والا ہے ،شکور ہے ،کریم ہے ،ہدایت دینے والا ہے ،صبور ہے ،غنی ہے ،عفو ہے ۔۔ ۔یعنی کہ! صاحبِ ورد کو اپنی عادات میں اخلاقِ وصفاتِ الٰھیہ پیدا کرنا ہوں گے ۔ **تخلقوا باخلاق اللہ** ۔ان دو مشقوں سے صاحبِ وِرد کو بہت زیادہ برکت ،فائدہ ،نفع اور عملیاتی تاثیر حاصل ہو گی ۔انشاءاللہ ۔

اسباقِ قادریہ میں مستعمل اسماءُ الحسنٰی کی ترتیب اور وجوھات :

سلسلہ عالیہ قادریہ کا سلوک سات اسمائے اصول اور سات اسمائے فروع میں مضمر ہے ۔اوپر بیان کردہ دو عظیم الشان مشقوں کو سرانجام دیتے ہوئے انہیں سات اسمائے اصول اور سات اسمائے فروع (جو کہ درحقیقت سلسلہ عالیہ قادریہ کا اساس ہیں ۔ان سے) سالک و مرید وقت کے ساتھ ساتھ کچھ عجیب و غریب حالات و کیفیات اور مکاشفات سے گذرتا ہے ۔سلسلہ عالیہ قادریہ میں اسمائے اصول و اسمائے فروع نصاب کی حیثیت کے حامل ہیں ۔اور اُس کے ظاہری و باطنی منازل طے ہوتی ہیں ۔یعنی کہ! وہ روحانی و باطنی مقامات و مدارج کو عبور کرتا ہوا ترقی کرتا چلا جاتا ہے ۔ بلکہ سالکِ مبتدی کو عارف وقت ولی کامل اکمل کے درجہ و مقام تک پہنچا دیتے ہیں ۔ بلکہ نفسِ امرہ سے نفس مطمئنہ سے ہوتے ہوئے علی کامل و اکمل کے درجہءعظیمہ تک پہنچا دیتے ہیں ۔ بشرطِ کہ سلسلہ قادریہ کے کامل پیر و مرشد و مربی سے اجازت حاصل کر کے اِن اسماء کو معہ توجہات پڑھتے ہوئے مقامات و مدارج کو طے کیا جائے ۔اور دورانِ خواندن اسمائے اُصول و فروع ،تمام حالات و کیفیات کو اپنے مرشد و مربی کو مطلع کیا جائے ۔اسمائے اصول اور اسمائے فروع کی تعداد ایک ۔ایک لاکھ سے پانچ لاکھ تک مقرر و معین کی جائے ۔(جیسا قدیم قلمی نسخوں میں مندرج ہے) اور ہر ہر اسمِ اصول کو سینکڑہ کے بعد اس کی متعلقہ توجہ کو کم اِز کم تین یا دس مرتبہ معہ تسمیہ لازمی پڑھا جائے ۔اسمائے اصول میں پہلے اسم کے علاوہ تمامی اسماء کو پڑھنے کا یہ طریقہ ہے ۔جیسا کہ دوسرے اسم کی یہاں مثال پیش کی جارہی ہے ۔

یا اللہ . اللہ. اللہ ۔اسی طرح باقی اسماء بھی ورد زبان رکھنے ہیں ۔(یعنی پہلے ندا کے ساتھ اور پھر تین مرتبہ بغیر ندا کے)

اور اسی طرح سے ہر ایک اسمِ اُصول کو کم اَز کم دس یا چالیس یا صد ایام میں ختم کیا جائے ۔(تا حال کہ! سالک و مرید ایک خاص قسم کی حالت ،کیفیت اور مکاشفہ سے نہ گذرے ،اگلا اسم نہیں تفویض ہوتا) جبکہ اسمِ فروع کے ہر ایک اسم مبارک کو کم اَز کم دس اور زیادہ سے زیادہ بیس ایام میں ختم کیا جائے ۔یاد رہے ۔کہ! ہر دائرہ نفس کے خیالات مثلِ خیر و شر (یعنی کہ شر سے چھٹکارے اور خیر کے حصول) کے لئے اسمائے نہ گانہ (اسمِ نہ گانہ یہ ہیں ۔اول اسم **لا الہ الا اللہ** دوئم اسم ۔**اللہ** سوئم اسم ۔**ھو**۔ چہارم اسم ۔**حق**۔ پنجم اسم ۔**حی**۔ ششم اسم ۔**قیوم** ۔ ہفتم اسم ۔**قھار** ۔ ہشتم اسم ۔**دائم** ۔ نہم اسم ۔**صمد**) پیشِ خدمت ہیں ۔جن میں سے اہر اسم کے ورد کی تعداد پانچ پانچ لاکھ مقرر و معین ہے ۔ان اسماء میں عجیب الاقسام تاثیرات ہیں ۔ ہر ذکر کے اختتام کے بعد تصورِ شیخ کی مشق و مراقبہ کا کرنا اَز حد ضروری ہے ۔اور ذکر کے کم از 45 منٹ تک پہلے یا بعد میں کچھ نہ کھایا جائے ۔(ان اسماء کا تفصیلی بیان آگے آئے گا ۔ان شاءاللہ)

طریقہ خواندن اسمِ الٰہیہ دورانِ وظیفہ خوانی :

اسمائے الٰہیہ میں سے جس اسم کے حروف وَتر (طاق) ہوں۔ وہ تفریق کے واسطے ہیں۔ اور جس اسمِ الٰہی کے حروف شفع (جُفت) ہوں۔ وہ وصل و محبت کے واسطے ہیں۔ اور معلوم ہو کہ! ہر اسمِ الٰہی کے حروف، اعداد اور وفق ہیں۔ پس جس نے اِن تینوں کو جمع کرنے کا طریقہ سیکھ لیا اور ہر اسم کی روحانی مدد (یعنی مؤکلات کو اُخذ کرنے کا طریقہ) تک پہنچ گیا۔ تو اُس پر ایک عظیم راز منکشف ہو گیا۔

کچھ عاملین جیسے کہ امام بونیؒ، حضرت شاہ محمد غوث گوالیاریؒ فرماتے ہیں۔ کہ! قبولیت دعا میں سِرّ جامع اور سیفِ قاطع یہ ہے۔ کہ! اگر ان اسمائے الٰہیہ کا وردطلوعِ آفتاب سے غروبِ آفتاب تک کرنا ہو۔ تو ''اَلْ'' کے ساتھ ہوگا۔ جیسے'' **الحی القیوم**''۔ مگر بعد غروبِ آفتاب تاقبل طلوعِ آفتاب (یعنی کہ رات کے کسی دورانیہ میں) اگر ورد کرنا مقصود ہو۔ تو'' **حرفِ ندائیہ** '' کے ساتھ اسمائے الٰہیہ کا وِرد کرنا ہوگا۔ جیسے کہ'' **یا حی یا قیوم** ''۔ کیونکہ یہ بھی ایک مجرب و مستند طریقہ ہے۔ جو کہ اپنے اندر سموئے ہوئے اثرات کے ظاہر ہونے کا متقاضی ہے۔

اَسماء کی عظیم تاثیرات (بمطابق حدیثِ نبوی ﷺ): (امام بونی دَر شمس المعارف)

میں ایک مرتبہ آنحضرت رسالت مآب ﷺ کی زیارت باسعادت سے مُشرف ہوا۔ اور میں نے آپ ﷺ سے خلوت اور اس (یعنی خلوت) کے **اسماء** کی نسبت سوال کیا۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ کہ! خلوت کے سات 7 روز ہیں۔ اور اس (یعنی خلوت) کے اسماء یہ ہیں۔ (یاد رہے۔ کہ خلوت کے اسماء بھی سات **7** ہی ہیں) اما بونیؒ فرماتے ہیں۔ کہ! **یاحی یا قیوم یا ذوالجلال والاکرام یا نہایۃ النہایات یا نور الانوار یا روح الارواح** ۔

تمام اسمائے الٰہیہ کی خلوت کا طریقہ یکساں ہے۔ جب ان تمام اسماء یا اِن میں سے کوئی ایک اسمِ الٰہی استعمال کرنا چاہو۔ تو روزہ رکھ کر ریاضت کرتے ہوئے یہ دُعا (برائے حصولِ خیر و برکت لازمی) پڑھا کرو۔

اسمائے الٰہیہ کے فوائد :

اگر کوئی طالب حق سیف زبانی چاہے۔ تو اسے چاہیئے۔ کہ پرہیز روحانی کے ساتھ مندرجہ ذیل اسمائے الٰہیہ کو ایک کروڑ کی تعداد تک پہنچا جائے۔ تو ایسا شخص نہ صرف سیف القلم و سیف الزبان ہو جائے گا۔ بلکہ ولایت کاملہ کا عظیم مرتبہ بھی حاصل کرے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور ایسی باتوں کے انکشافات سامنے آئیں گے۔ کہ انسان خود کو سنبھال بھی نہیں پائے گا۔ **کشف القلوب**، **کشف القبور** اور **کشف الخزائن الارض و کشف السماوات** اس کے سامنے کچھ بھی نہیں ہوگا۔ انشاء اللہ العظیم۔ ان اسماء کی روز کی تعداد **10,00** (ایک ہزار) مرتبہ صبح اور **10,00** (ایک ہزار) مرتبہ بعد نمازِ عشاء ہے۔ یہ تعداد ایک ہی نشست میں بنا کسی سے بات چیت کئے پوری کرنی ہے۔ اسمائے الٰہیہ یہ ہیں۔

یا اللّٰہ . یا رحمٰن . یا رحیم . یا حی . یا قیوم . یا ذوالجلال والاکرام . یا سبوح . یا قدوس . یا احد .

☆ اگر کوئی شخص ان پانچ اسمائے الٰہیہ میں سے'' **یااللہ یا حی یا قیوم یا ذوالجلال والاکرام** '' کو روزانہ صبح کے وقت، ظہر کی نماز کے بعد اور رات کو سونے سے قبل ایک۔ ایک ہزار مرتبہ اس طرح سے پڑھنے کا معمول بنالے۔ کہ! پانچ اسمائے الٰہیہ ہر سو کے بعد یہی دعا دس مرتبہ پڑھی جائے۔ اس طرح ایک نشست میں اسمائے الٰہیہ ہزار مرتبہ اور یہی دعا صد مرتبہ پڑھی جائے گی۔ اور تین نشستوں میں اسمائے الٰہیہ تین ہزار مرتبہ، دعا تین سو مرتبہ پڑھی جائے گی۔ اگر اسی کو معمول بنالیا جائے۔ اور اکل حلال و صدق مقال، کم گفتن و کم خوابیدن، صدق نیت اور خلوصِ قلب کے ساتھ پڑھا جائے۔ تو چند ہی دنوں کے بعد پہلے بحالاتِ رویاء اور پھر بحالتِ بیداری مؤکلات مانند نور یا بجلی یا آئینہ نور یا سبز پرندے کی اشکال میں ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ جن کا چہرہ آدمی کا سا ہوگا۔ دُعا یہ ہے۔

'' **اللھم انی اسئلک نورا یبیض صحیفتی و یمحو ذلاتی و یقیل عثراتی و یصلح ظاھری و یجمع شملی و یقدس سری و ییسر امری حتی تصر فہ ما افوق بہ علی ابنآء جنسی انک منور الانوار و کاشف الاسرار و کل شئی عندک بمقدار** ''

اِس عمل کے دوامی عامل کی لوگوں کے قلوب میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہیبت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اس عامل کے قلب سے وساوس دور ہو جاتے ہیں۔ اور اسے اللہ تعالیٰ کشف احوالِ اسماء عطا فرماتا ہے۔ عامل کو لازم ہے۔ کہ متذکرہ عمل عظیمہ کے بعد اپنی آنکھیں بند کرلے۔ تا کہ وہ روحانیین کو مقید کرلے۔ عامل کو اس عمل کے دوران چاہیئے۔ کہ! لہسن، پیاز اور مولی سے پرہیز کرے۔ جو کی روٹی تناول کرے۔ دل بیدار رکھتے ہوئے قدرے سویا کرے۔ صبح و شب وروز میں بکثرت استغفار پڑھا کرے۔ متذکرہ دعا کے ذکر کے ساتھ **سورہ یٰسین و سورہ تبارک الذی** ۔۔۔ بھی پڑھا کرے۔ بوقتِ خلوت زمین پر بیٹھے۔ اور بیٹھے بیٹھے ہی اپنی نیند پوری کرلیا کرے۔ تلاوتِ قرآنِ کریم کا بھی معمول بنالے۔ اس نوبت پر جو اسرار نظر آئیں۔ اُنھیں پوشیدہ رکھے۔ ذاکر اپنی خلوت میں کسی آدمی کو اپنے پاس نہ آنے دے۔ اس ذکر کے ذاکر سے جنات بھی دور رہتے ہیں۔

اَسماء برائے قضائے حوائج : حضرت علامہ امام غزالیؒ اپنے اور دیگر کئی اپنے احباب کا ایک تجربہ ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ! اگر کوئی شخص بعد نمازِ عصر سے اذانِ مغرب تک اسمآئے الٰہیہ'' **یا رحمٰن ۔ یا رحیم** ''مسلسل وِردِ زبان رکھے۔ اور اس دوران کسی سے کوئی بات چیت نہ کرے۔ (حتیٰ کا سلام کا جواب بھی دل میں دے) تو اللہ تعالیٰ اُس کی جائز و متشرع خواہش و حاجت کو پورا فرمائے گا۔ ان شاء اللہ۔

بُرے بندے نوں لبھن ٹُریا، پر بُرا لبا نہ کوئی   جد میں اندر جھاتی پائی، تے مے توں بُرا نہ کوئی

اَسمائے الٰھیہ :

حضرت علامہ ہروی ؒ فرماتے ہیں۔کہ! مَیں نے ایک مرتبہ حضرت شیخ عبدالقادر الجیلانی ؒ کے ہاں رات بسر کی۔تو مَیں نے ملاحظہ کیا۔کہ! آپ ؒ رات کے شروع حصہ میں مختصرسی نماز ادا فرماتے تھے۔پھر اللہ تعالیٰ کے ذِکر میں مصروف ہو جاتے تھے۔حتی کہ رات کا پہلا تہائی حصہ گزر جاتا۔ پھر آپ ؒ یہ کلماتِ مبارکہ(یعنی اسمآءالٰہیہ) پڑھتے تھے۔ **المحیط العالم۔ الرب۔الرشید۔ الحسیب۔ الفعال۔ الخلاق۔ الخالق۔ الباریء۔ المصور۔** پھر آپ ؒ کا جسم مبارک کبھی تو نہایت لاغر اور پتلا ہو جاتا۔جبکہ کبھی بہت بڑا ہو جاتا۔اور آپ ؒ ہوا میں بلند ہو جاتے تھے۔حتی کہ ایک مرتبہ تو آپ ؒ اس قدر بلند ہو گئے۔کہ! میری آنکھوں سے بھی اوجھل ہو گئے۔

اللہ تعالیٰ کے اسمائے مبارکہ کی عجیب و غریب تاثیرات :

☆ جو شخص اسم الٰہی ''ح'' اور اسمائے حائیہ (یعنی جو اسماءحرف ''ح'' سے شروع ہوتے ہیں۔جیسے **حکیم، حلیم، حنان، حمید، حسیب، حفیظ، حق** وغیرہ) کا ذکر گرمی میں طلوعِ آفتاب کے وقت کیا کرے۔تو اُسے پورے دن گرمی کا شدید اثر نہیں ہوگا۔انشاءاللہ۔

☆ اگر کوئی شخص اسماءالٰہیہ'' **اللہ الصمد** ''کو روزانہ دس ہزار یا اس سے زیادہ تعداد میں وردِ زبان رکھے۔اور یہی تسلسل کئی ماہ تک برقرار رکھے۔تو کچھ ہی عرصے بعد وہ شخص دنیا کی تمام چیزوں (مثل کھانے پینے، اوڑھنے بچھونے یا استعمال کرنے والی چیزوں) سے یکسر مکتفی و مستغنی ہو جائے گا۔یہاں تک کہ پرانے یا نئے کپڑوں میں اسے فرق محسوس نہ ہوگا۔بلکہ شاید کپڑے پہننے سے ہی وہ عاری ہو جائے گا۔وہ مکمل طور پر بے نیاز و متوکل ہو جائے گا۔ (اسی طرح سے) اگر کوئی شخص (کسی کامل شخص سے اِجازت لئے بغیر) اسمائے الٰہیہ میں سے'' **یا حی یا قیوم**' یا پر'' **یا ذوالجلال ولاکرام**'' یا پھر'' **یا مالک الملک**'' یا پھر **یا اللہ۔ یا رحمٰن یا رحیم**'' یا پھر'' **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم**'' یا پھر **یا اللہ الواحد الاحد**' **یا پھر**'' **یا ارحم الراحمین**'' میں سے کسی مجموعہ وغیرہ کا وِردشروع کر دے۔تو وہ شخص یا تو مجذوب ہو جائے گا۔یا پھر ولی کامل بن جائے گا۔ یعنی تخت یا تختہ دار۔۔۔

☆ یہ ناچیز (عبدالرؤف البلوشی) قارئین کی خدمت میں عرض گزار ہے۔کہ! اگر کوئی شخص اسماءالٰہیہ'' **اللہ الصمد** ''کو روزانہ دس ہزار یا اس سے زیادہ تعداد میں وردِ زبان رکھے۔اور یہی تسلسل کئی ماہ تک برقرار رکھے۔تو کچھ ہی عرصے بعد وہ شخص دنیا کی تمام چیزوں (مثل کھانے پینے، اوڑھنے بچھونے یا استعمال کرنے والی چیزوں) یکسر مکتفی و مستغنی ہو جائے گا۔یہاں تک کہ پرانے یا نئے کپڑوں میں اسے امتیاز محسوس نہ ہوگا۔بلکہ شاید کپڑے پہننے سے ہی وہ عاری ہو جائے گا۔وہ مکمل طور پر بے نیاز و متوکل ہو جائے گا۔ اسی طرح سے اگر کوئی شخص اسمائے الٰہیہ میں سے'' **یا حی یا قیوم**" **یا پر " یا ذوالجلال ولاکرام**'' یا پھر'' **یا مالک الملک**'' یا پھر **یا اللہ۔ یا رحمٰن یا رحیم**" یا پھر'' **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم**'' یا پھر **یا اللہ الواحد الاحد**" یا پھر'' **یا ارحم الراحمین**'' میں سے کسی مجموعہ وغیرہ کا وِردشروع کر دے۔تو وہ شخص یا تو مجذوب ہو جائے گا۔یا پھر ولی کامل بن جائے گا۔

بہرحال! کسی بھی سورہ یا آیت یا اسمِ الٰہی یا اسمائے الٰہیہ کا وِرد مرشدِ کامل ولی اللہ کی اذن کے بغیر نہ پڑھا جائے۔کیونکہ! اکثر دیکھنے میں آیا ہے۔کہ! کتابی اوراد و وظائف یا عوام سے لئے ہوئے وظائف (مثل کسی سورہ یا آیت یا اسمِ الٰہی یا اسمائے الٰہیہ یا کسی دعا) کی ایک تعداد معین کر کے مسلسل وِرد زبان رکھنے سے طبیعت میں چڑچڑا پن اور گرانی و گرمی محسوس ہونے لگتی ہے۔یہاں تک کہ اکثر لوگوں کو دیکھا گیا ہے۔کہ! اوراد و وظائف کی کثرت کی وجہ سے اُن کے لہجے میں تلخی، مزاج میں گرمی اور اخلاق میں تندہی (ناگوار سختی) پائی گئی ہے۔ البتہ درود ابراہیمی یا قرآن کریم (اول تا آخر) پڑھنے والے کے لہجے یا مزاج یا طبیعت میں مثبت اثرات پیدا ہو جاتے ہیں۔بہرحال یہ چند اشارات ہیں سمجھدار لوگوں کے ادراک وفہم کی خاطر۔۔۔

بہرحال! کسی بھی سورہ یا آیت یا اسمِ الٰہی یا اسمائے الٰہیہ کا وِرد مرشدِ کامل ولی اللہ کی اذن کے بغیر نہ پڑھا جائے۔کیونکہ! اکثر دیکھنے میں آیا ہے۔کہ! کتابی اوراد و وظائف یا عوام سے لئے ہوئے وظائف (**مثل کسی سورہ یا آیت یا اسمِ الٰہی یا اسمائے الٰہیہ یا کسی دعا**) کے مسلسل وِرد سے طبیعت میں گرانی و گرمی اور جلال محسوس ہونے لگتا ہے۔یہاں تک کہ اکثر لوگوں کو دیکھا گیا ہے۔کہ! اوراد و وظائف کی کثرت کی وجہ سے اُن کے لہجے میں تلخی، مزاج میں گرمی اور اخلاق میں تندہی (ناگوار سختی) پائی گئی ہے۔ البتہ درود ابراہیمی یا قرآن کریم (اول تا آخر) پڑھنے والے کے لہجے یا مزاج یا طبیعت میں مثبت اثرات پیدا ہو جاتے ہیں۔بہرحال یہ چند اشارات ہیں سمجھدار لوگوں کے ادراک وفہم کی خاطر۔۔۔

ایک اور بات! جو میرے تجربے و مشاہدے میں آئی ہے۔کہ! جب بھی مَیں نے کسی اسمِ الٰہی کو کثیر تعداد (دس ہزار یا اس سے زیادہ کی تعداد) میں پڑھا۔تو بوقتِ دعا مَیں نے اپنے ہاتھوں کو انتہائی وزنی محسوس کیا۔جیسے میرے ہاتھوں کا وزن پچیس کلو یا اس سے بھی زیادہ ہو۔دوسری بات، جو میرے مشاہدے میں آئی۔وہ یہ کہ! مَیں نے اپنے جسم کو اس قدر لطیف محسوس کیا۔کہ! میرا وزن بالکل ہے ہی نہیں۔اور اِب میں فضا میں بلند ہو کر کمرے کی چھت کو جا لگوں گا یا پھر میرا جسم دیوار کے آر پار چلا جائے گا۔تیسری بات یہ کہ میرے ہونٹوں پر جیسے کچھ چیزیں چمٹ گئی ہوں۔یا میرے ہونٹوں کو مسلسل چبا رہی ہوں۔چوتھا احساس یہ کہ! مجھے (چند سیکنڈ تک) عجیب سی، دلربا، میٹھی، بھینی اور ٹھنڈی خوشبوئیں اور ہوائیں محسوس ہوتی رہتی ہیں۔ پانچواں مشاہدہ یہ کہ جیسے کمرے کے کسی ایک یا دو یا چاروں کونوں سے کسی کے سانس لینے یا تسبیح پھرنے کی سی آواز آتی ہو۔وغیرہ وغیرہ۔۔۔بہرحال ہر انسان کے مشاہدے اور احساس کی کیفیت مختلف ہوسکتی ہے۔میں تو شاید دنیا کا گناہ گار ترین انسان ہوں گا۔باقی لوگوں کے مشاہدے اور احساسات یقیناً مجھ سے کہیں بہتر اور اچھے ہوں گے۔انشاءاللہ۔

اذکار برائے حصولِ تصرفات : (صوفیائے کرام کے پسندیدہ و مرغوب صدری اذکار)

بزرگانِ اسلام (بالخصوص اولیائے عظام) نے مختلف اسماء سے اذکارِ ضربیہ کے تجربات میں سے کچھ اسماء اپنی تاثیر کی وجہ سے رگ رگ میں سرایت کر گئے۔لیکن یہ کرامت اورخوارق العادات کرامات تب تک حاصل نہیں ہوسکتیں۔جب تک کہ! کوئی صاحبِ ایمان نفس کشی نہ کرلے۔یعنی ہمیشہ نفسانی خواہشات کے بالکل مخالف چلے۔نفس چونکہ کثیف ہے۔اورروح لطیف ہے۔نفس کی مغلوبیت سے ہی کثافت کا دور ہونا اور لطافت کا مستعد وقوی ہونا ممکن اَمَر ہے۔جب جسم لطیف ہوجائے گا۔توایسا خوش نصیب متعدد کرامات کا حامل ہوجاتا ہے۔جیسے کہ! مستجاب الدعوات،اختفاءعن الناس،طیران فی الھوا،مشی علی المآء، طی الارض، دیدنِ مخفی اشیاء درزمین، کشف القبور وکشف القلوب وغیرہا۔آنحضور نبی مکرم ﷺ میں لطافت اس قدر بے شمار تھی۔کہ! آپ ﷺ کا سایہ نہ تھا۔اورسفرِ معراج میں آپ ﷺ اپنے کمالِ لطافت کی بدولت اُس مقام تک بھی جا پہنچے۔کہ جہاں تک حضرت جبرائیلؑ کوبھی قدرت حاصل نہ تھی۔

بہرحال! ان انعامات وکرامت کے لئے چند اذکار بہت زیادہ معروف اورسریع التاثیر ہیں۔جیسے کہ! اسم ذات ''**اللـــه**''، ''**ھـو**''، ''**حق**''، **سبوح . قدوس**''، ''**حی . قیوم**''، ''**اول . آخر**''، **ظاھر . باطن**'' اور'' **لا اله الا الله**''۔

اللہ تعالیٰ کے چار اسمائے مبارکہ (الاول الآخر الظاھر الباطن) :

حضرت بایزید بسطامیؒ کا ارشاد ہے۔کہ! اگرچہ اولیاء اللہ میں باہم تفاوت ہوا کرتا ہے۔مگر انہیں حصہ اللہ تعالیٰ کے چار اسماء سے ملا ہوتا ہے۔اور ہرگروہ (گروہ اولیاء اللہ) ان چاروں ناموں میں سے ایک نہ ایک نام پردارومدار رکھتا ہے۔اور یہ چار نام(**الاول الآخر الظاھر الباطن**) ہیں۔لہذا ان اسماء کی کثرتِ مزاولت کے بعد جوان سے فناء ہوجائے۔وہ کامل اورتام ہوگیا۔ ☆ چنانچہ جسے اللہ تعالیٰ کے نام'' **الظاھر**'' سے حصہ ملتا ہے۔وہ اللہ تعالیٰ کے عجیب وغریب نمونے ملاحظہ کرتا ہے۔ ☆ اورجس کا حصہ اللہ تعالیٰ کے نام '' **البـاطن** '' سے ہو۔وہ ان انوار کو دیکھے گا۔جوان کے قلب میں جاری ہوتے ہیں۔ ☆ اورجس کا حصہ اللہ تعالیٰ کے نام'' **الاول** '' سے ہو۔وہ اللہ تعالیٰ کے انعامات میں مشغول ہوگا۔جواس پراللہ تعالیٰ کی طرف سے کئے جاچکے ہیں۔ ☆ اورجس کا حصہ اللہ تعالیٰ کے نام'' **الآخر** '' سے ہو۔اس کا تعلق آئندہ قیامت میں ہونے والے امور کے ساتھ ہوگا۔

ہرولی کے لئے اسی قدر مکاشفہ ہوتا ہے۔جس قدراس کی استطاعت ہوتی ہے۔سوائے ان لوگوں کے جن پراللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے خودان کا ولی (دوست یامحبوب) بنتا ہے۔اورخوداس کی کفالت کرتا ہے۔ بقول (البلوشی)! ولایت کاملہ (جوکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک عظیم انعام ہے) کے حصول کی نیت سے یہ آیت ''**ھـو الاول والآخـر والظـاھر والبـاطن**'' (سورہ حدید۔آیت نمبر **03**) کوہرنماز کے بعد **313** مرتبہ اوررات کوسونے سے قبل بحالت وضو **1000** ایک ہزارمرتبہ پڑھنے کا اہتمام کرے۔چند ہی عشروں میں ولایت حاصل ہوجائے گی۔انشاء اللہ تعالیٰ۔چاہیئے۔کہ! اس آیت کو ہمیشہ پڑھتے رہنا چاہیئے۔کیامعلوم کہ! رب متعال کب راضی ہوکر ولایت عطافرمادے۔(یادرہے۔کہ!) انہیں چار اسماء کوچہارضربی طریق سے کرنے سے بہت نفع ہوتا ہے۔ ولایت کے حصول کی کلید یہ اسماء ہیں۔'' **یا اول یا آخر یا ظاھر یا باطن** ''۔یاپھران اسماء کواس طرح سے پڑھا جائے گا۔''**ھو الاول والآخـر والظـاھر والباطن**۔(سورہ حدید۔آیت نمبر**03**) اگرمذکورہ آیت (**ھو الاول ۔۔۔ والبـاطن**) کواتنا ہی بعد ہرنماز کے تین سومرتبہ اور بوقت فجراورقبل ازنوم ایک۔ایک ہزارمرتبہ پڑھنا کامعمول بنالیا جائے۔توہفتہ عشرہ بعدصاحب الورد کومیٹھی،ٹھنڈی اوربھینی خوشبوکا احساس ہونا شروع ہو جائے گا۔اوراچھے اچھے خواب بھی شروع ہوجائیں گے۔پھرتیسرے عشرے سے ایسامحسوس ہوگا۔کہ کوئی آس پاس موجود ہے۔پھرپانچویں عشرے سے کچھ نیک لوگوں سے ملاقاتیں شروع ہوجائیں گیں۔پھرولایت کے مقامات ومراتب کاحصول بھی ممکن العمل ہوگا۔

☆ **ذکرِ برائے حصولِ کرامت طیرانِ فی الھوا** : اس ذکر کی مسلسل مشق سے کرامتِ طیران فی الفضاء(ہوا میں اُڑنا) حاصل ہوتی ہے۔طریقہ اس شغل وذکر کا یہ ہے۔ کہ! اگرکوئی (متقی ومتوکل اورحاملِ نفسِ مطمئنہ) شخص پاس انفاس کے ساتھ کلمہ توحید''**لا الـه الا الـله**'' کا بکثرت ذکرکرے۔ سانس لیتے وقت کلمہ''**لا الــه**'' کہےاورسانس نکالتے وقت کلمہ''**الا الــله**'' کہے۔لیکن یادرہے۔کہ! ذکرِسری میں صرف سانس سے ذکرکرے۔سانس لیتے اورخارج کرتے وقت سالک اپنی ناف پرنظرکرے۔اورمنہ کوبالکل بندرکھے۔زبان کوادنیٰ سی حرکت بھی نہ دے۔اوراس قدر پابندی واستقلال سے یہ ذکرکرتا رہے۔کہ! سانس خودبخود بلاارادہ یہی ذکرکرنے لگے۔یعنی جب بھی سانس کی آمد یاخروج ہو۔توکلمہ توحید کے ساتھ ہو۔تاآنکہ اسی پاس انفاس کی حالت میں ذکرکلمہ توحید پربلاقصد وارادہ بے اختیار ہوجائے۔حتیٰ کہ! بوقتِ بول وفرازوفراش بھی اسی ذکر کے ساتھ پاس انفاس کرتارہے۔توچندعشروں میں یہ کرامت حاصل ہوجائے گی۔ان شاءاللہ۔اورعلامت ونشانی اس ذکر کی قبولیت کی یہ ہوگی۔کہ! لاالہ کے شغل وذکر کے وقت شاغل زمین سے کچھ اوپراُٹھ جائے گا۔اورالا اللہ کے شغل کے وقت زمین پرآئے گا۔اورشاغل اپنے ارادے سے دورانِ طیران آگے کوبڑھ سکے گا۔بعدازاں! شاغل وذاکرجس وقت اُڑنے کا قصدکرے گا۔وہ بمثل شہبازاڑے گا۔ان شاءاللہ۔

اسی کرامت (طیران فی الھوا) کا دوسرا طریقہ یہ بھی ہے۔کہ! اسمائے ربانیہ''**یـا حـی یـا قیـوم**'' کوہروقت ہولحہ زبانِ قلب سے پڑھتا رہے۔اوراسی کرامت کے حصول کی نیت کئے رکھے۔توچند ماہ میں اس ذکر کی کثرت سے تزکیہ نفس اورتصفیہء قلب کے ساتھ ساتھ یہ کرامت بھی حاصل ہوجائے گی۔ان شاءاللہ۔کچھ کتب میں حضرت جہانیاں جہاں گشت بخاریؒ (اوچ شریف) انہیں دواسماء کی بدولت لاکھوں کوس ہرروز چلتے تھے۔ہوا میں اُڑاکرتے تھے۔کیونکہ! یہ اسماء تاثیرمیں واقعتاً اسمِ اعظم سے ملتی جلتی تاثیرکے حامل توہیں۔مگریہ اسمِ اعظم نہیں۔

عجیب الغریب و سریع التاثیر اسمائے معظمہ :

شمس المعارف (از بونیؒ) حضرت شیخ عبداللہ قرشیؒ نے بہت سے مشائخ کبار سے ملاقات کی اور چھ سو سے زیادہ مشائخ سے اکتساب فیض حاصل کیا۔ مزید فرماتے ہیں کہ ایک روز میں حضرت ابو محمد مُغاوریؒ کی خدمت اقدس میں گیا۔ تو انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ! میں تم کو ایک ایسی چیز (دُعائے عظیمہ) تعلیم کرتا ہوں۔ کہ جب تم کو ضرورت ہو تو تم اس سے کام لیا کرو۔ میں نے کہا بہت بہتر۔ فرمائیے۔ تو فرمایا۔ جب ضرورت ہو یہ دعا پڑھ لیا کرو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o **اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ یَا وَاحِدُ ۔ یَا اَحَدُ ۔ یَا وَاجِدُ ۔ یَا جَوَّادُ ۔ اَنۡفَحۡنَا مِنۡکَ بِنَفۡحَۃِ خَیۡرٍ تُغۡنِیۡنِیۡ بِھَا عَمَّنۡ سِوَاکَ ۔ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ۔ بِرَحۡمَتِکَ یَا اَرۡحَمُ الرَّاحِمِیۡنَ ۔ آمِیۡنَ ۔**

تو فرماتے ہیں۔ جب سے میں نے سُنا ہے۔ اسی (دعا) سے خرچ کرتا ہوں۔ اور فرماتے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ قیامت قائم ہو گئی۔ اور تمام خلقت کے مراتب اور انبیائے کرامؑ کے مقامات اور احوال کی صورتیں جس طرح کہ ان کے کرنے والوں پر ظاہر ہوں گیں۔ سب مجھ کو نظر آئیں اور برزخ و مُردوں کے احوال مجھ پر ظاہر ہوئے۔ اور قرآنِ عظیم کے حقائق بھی مجھ پر منکشف ہوئے۔ اور اس طرح میں ان کے اسرار سے مطلع ہوا۔

☆ ذکر برائے حصولِ کرامت طی الارض:

اس ذکر کی مُسلسل مشق سے کرامتِ طی الارض (زمین کا سمٹ جانا) حاصل ہوتی ہے۔ طریقہ اس ذِکر کا یہ ہے۔ کہ! اگر کوئی (متقی و متوکل) شخص حبسِ دَم کے ساتھ اسمِ ذات ''**اللہ**'' کا بکثرت ذکر کرے۔ یعنی جب بھی سانس لے۔ حبسِ دم کے ساتھ سانس لے۔ تا آنکہ اسی حبسِ دم کی حالت میں ذکر اسمِ ذات پر بلا قصد و ارادہ بے اختیار ہو جائے۔ حتیٰ کہ! بوقتِ بول و فراز و فراش بھی حبسِ دم کرتا رہے۔ اور اپنے سانس کو کم از کم بیس منٹ سے زیادہ تک روکنے پر قدرت حاصل کر لے۔ تو چند عشروں میں یہ کرامت حاصل ہو جائے گی۔ ان شاءاللہ۔ بعد ازاں! شاغل و ذاکر جس وقت جس مقام کا قصد کرے گا۔ فوراً پہنچ جائے گا۔ ان شاءاللہ۔

چند اسمائے اِلٰھیہ کے کثیر فوائد:

اگر ان اسمائے مبارکہ کو ہر نماز کے بعد ان کے اعداد بحساب ابجد قمری کے گیارہ ایام تک پڑھا جائے۔ تو عجیب اثرات پیدا ہوتے ہیں۔

یا اللہ . یا کافی . یا غنی . یا فتاح . یا رزاق . یا کریم . یا وھاب . یا ذالطول .

ان گیارہ ایام میں جسم پر کپکپی طاری ہونا، بحالت رویاء روحانیین سے ہم کلام ہونا، بزرگوں کی مسلسل زیارت ہونا شامل ہیں۔ گیارہ ایام کے بعد انہیں اسماء سے دستِ غیب کا حصول، کسی سے کام نکلوانا اور تسخیر خلائق کے امور میں مدد لی جا سکتی ہے۔ ان اسماء کی مزید تصاریف ''مجربات و عملیات الغزالی الکبیر'' اور ''الجوہرا الغالی فی مثلث امام الغزالیؒ'' میں ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔

تُو ظاہر و باطن کی خلافت کا سزاوار   کیا شعلہ بھی ہوتا ہے غلامِ خس و خاشاک

خلوت کے کچھ اسمآء کی عظیم تاثیرات : (بمطابق صاحب شمس المعارف)

☆ اگر تم پر خلوت میں شہوت کا غلبہ ہو تو بحالتِ وضو اسم الٰہی **یا ھادی** کا خوب ذِکر کرو۔

☆ اگر تم پر خلوت میں خیالاتِ فاسدہ ستائیں تو بحالتِ وضو اسم الٰہی **یا لطیف** کا خوب ذِکر کرو۔

☆ اگر تم پر خلوت میں کھانے یا پینے کے خیالات کا غلبہ ہو تو بحالتِ وضو اسم الٰہی **یا قوی** کا خوب ذِکر کرو۔

☆ اگر تم پر خلوت میں خرچ کی تنگی ہو تو بحالتِ وضو اسم الٰہی **یا فتاح** کا خوب ذِکر کرو۔

☆ اگر تم پر خلوت میں نفسانی خیالات اور شہوانی وساوس کا غلبہ ہو تو بحالتِ وضو اسم الٰہی **یاذوالقوۃ** کا خوب ذِکر کرو۔

☆ اگر تم پر دورانِ ریاضت قلق اور اضطراب کی سی کیفیت پیدا ہو تو بحالتِ وضو اسم الٰہی **یا باسط** کا خوب ذِکر کرو۔

☆ اگر تم دین کے کسی کام میں متوجہ ہونا چاہو تو بحالتِ وضو اسم الٰہی **یا قوی . یا عزیز . یا علیم . یا سمیع . یا بصیر** کا خوب ذِکر کرو۔

دل میں خدا کا ہونا لازم ہے اے انسان   سجدوں میں پڑے رہنے سے جنت نہیں ملتی

ہر سال اللہ تعالیٰ کے اسم کی جلوی گری :

اللہ تعالیٰ کے **99** اسمائے مبارکہ ہیں۔ اور ہر برس اللہ تعالیٰ اپنے ایک مبارک نام سے جلوہ گر ہوتا ہے۔ اس حساب سے ہر اسمِ الٰہی کا ایک دور نوے برس کا ہوگا۔ ہجرتِ نبویہ ﷺ کے لحاظ سے اِن اسمائے الٰھیہ کے دس ادوار **990** ھ تک ختم ہوئے۔ اور اَب **1000** ھ تک پورے ہونے میں فقط دس برس کا عرصہ باقی ہے۔ (مزید برآں یہ کہ) جس برس اسمِ الٰہی ''**ممیت**'' یا اسمِ الٰہی ''**قابض**'' کی جلوہ گری ہوگی۔ تو دنیا میں قتل و غارت اور ہلاکتیں بکثرت ہوں گیں۔ اور جس برس اسمِ الٰہی ''**حی**'' کی تجلی ہوگی۔ تو اس برس دنیا میں حیات و پیدائش زیادہ ہوں گیں۔ اور جس برس اسمِ الٰہی ''**فتاح**'' یا اسمِ الٰہی ''**رزاق**'' کی جلوہ پاشی ہوگی۔ تو دنیا میں خیر و خوبی بخوبی ہوگی۔ **علیٰ ھذا القیاس**۔۔۔

عشق ہارے تو دل تھام کے بیٹھے کیوں ہو   تم ہی ہر بات تھے کہتے کہ! کوئی بات نہیں

کشف الارض و السماء کا مجرب المجرب طریق: (بمطابق حضرت امام بونیؒ در کتاب شمس المعارف)

اگر کوئی شخص پرہیز روحانی کے ساتھ روزانہ اکتالیس (41) ایام تک بعد نماز فجر وعشاء **بسم اللہ الرحمن الرحیم (2500)** مرتبہ پڑھتا رہے۔(یعنی ڈھائی ہزار صبح اور ڈھائی ہزار رات کو) اور اپنے حال و کشف کو مخفی رکھے۔ تو ایسے شخص کو الہام ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ کشف القلوب و کشف الارض والسماء ہوتا ہے۔ ایسے شخص کے جمیع نیک اعمال میں خیر و برکت شروع ہو جاتی ہے۔ حاجات بھی پوری ہوتی ہیں۔

قضائے حوائج کے مجرب المجرب اعمال: (شہاب نامہ'' آخری باب'' چھوٹا منہ بڑی بات)

نمبر 1۔ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر سورہ یٰسین شریف اس طرح پڑھی جائے۔ کہ ہر مبین پر رک کر سورہ فاتحہ معہ تسمیہ سات مرتبہ پڑھی جائے۔ سورہ یٰسین شریف ختم کرنے کے بعد آخر میں بھی گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھا جائے۔ اس کے بعد اپنی حاجت برآری کی دعا مانگی جائے۔ یہ تلاوت اس وقت تک ہر روز جاری رکھی جائے۔ جب تک کہ دل میں اپنی حاجت کے بارے میں سکون یا اطمینان پیدا نہیں ہو جاتا۔ یوں بھی کسی خاص حاجت یا ضرورت کے بغیر ہر جمعۃ المبارک کو ایک مرتبہ ایسا کرنا باعثِ برکت ہے۔ اور زندگی میں سہولت اور تازگی کے عناصر بڑھاتا ہے۔

نمبر 2۔ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر تعوذ اور تسمیہ کے بعد سورہ فاتحہ پڑھنا شروع کرے۔ جب آیت کریمہ'' **ایاک نعبد وایاک نستعین**'' پر پہنچے۔ تو رک جائے۔ اور اس آیت کو'' ننانوے اسمائے الٰہیہ'' کے ساتھ اس طرح دہرائے۔

ایاک نعبد و ایاک نستعین.	**یا اللہ یا رحمٰن.**
ایاک نعبد و ایاک نستعین.	**یا اللہ یا رحیم.**
ایاک نعبد و ایاک نستعین.	**یا اللہ یا مالک.**
ایاک نعبد و ایاک نستعین.	**یا اللہ یا قدوس.**
ایاک نعبد و ایاک نستعین.	**یا اللہ یا سلام.**

اسی طرح سے ننانوے اسمائے ربانیہ پورے کرے۔ اس کے بعد سورہ فاتحہ کا باقی حصہ پورا کرے۔ یہ گردان اس طور پر کرے۔ کہ جب'' **ایاک نعبد**'' کہے۔ تو انتہائی خشوع وخضوع کے ساتھ سجدہ میں چلا جائے۔ اور جب'' **وایاک نستعین**'' کہے۔ تو اُٹھ کر فقیروں کی طرح دامن پھیلا کر دل کی گہرائیوں سے ایسی لجاجت کے ساتھ یہ الفاظ ادا کرے۔ کہ! اپنے آپ پر رقت طاری ہو جائے۔ سورہ فاتحہ کی آیت کا یہ حصہ اور'' **یا اللہ یا رحمٰن**'' یا دوسرے اسمائے الٰہیہ ادا کرتے وقت ایسا انداز اختیار کرے۔ جو خود اپنی نظر میں بھی منکسرانہ اور فقیرانہ ہو۔

ایک اور طریقہ ! گھٹنوں کے بل نیم ایستادہ ہو کر کبھی اپنا دامن پھیلائے۔ اور کبھی اپنی ٹوپی کشکول کی طرح ہاتھوں میں لے کر قادرِ مطلق کے حضور میں (نہایت اَدب و احترام سے) بڑھائے۔ اس آیت کے ساتھ اگر سجدہ اور پھر منگتوں کا سا انداز خلوصِ دل سے اختیار کیا جائے۔ تو رفتہ رفتہ رقت خود بخود طاری ہونے لگتی ہے۔ اور قرب کا احساس بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی خاص مہم یا ہنگامی حاجت پیشِ نظر ہو۔ تو موقع محل کے لحاظ سے اسماء الحسنٰی میں سے اللہ تعالیٰ کا (اپنی حاجت کے مطابق) کوئی نام منتخب کر لے۔ اور مذکورہ طریقہ سے اسے بار بار دہرانے میں اس طرح محو ہو جائے۔ کہ اس کا اپنا وجود بھی فنا ہو جائے۔ اور اس کے دل و دماغ میں اللہ تعالیٰ کی اس خاص صفت کے علاوہ کسی چیز کا گزر نہ ہو۔ مثال کے طور پر!

وسعتِ رزق کی خاطر :	**ایاک نعبد و ایاک نستعین.**	**یا اللہ یا رزاق.**
بیماری کے دفیعہ کے لئے:	**ایاک نعبد و ایاک نستعین.**	**یا اللہ یا شافی یا سلام.**
حاجت برآری کے لئے:	**ایاک نعبد و ایاک نستعین.**	**یا اللہ یا حی یا قیوم یا ذوالجلالِ والاکرام.**
حصول مال ودولت کی خاطر :	**ایاک نعبد و ایاک نستعین.**	**یا غنی یا مغنی یا منعم.**

اسی طرح باقی ضروریات کے لئے۔ اسے بے شمار مرتبہ دہرائے۔ بعد ازاں سورہ فاتحہ شریف کا بقایا حصہ ختم کرے۔ پھر حضرت قدرت اللہ شہابؒ فرماتے ہیں۔ کہ! مَیں چند ایک ایسے افراد سے واقف ہوں۔ کہ جنھوں نے کسی ہنگامی ضرورت کے تحت اسی آیت کا وِرد ایسے اضطرابانہ، اضطرارانہ اور گدایانہ انداز سے کیا۔ کہ! ایک ہی نشست میں اُن کا مطلب پورا ہو گیا۔ (ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ) یہ حقیقت ہے۔ کہ! اگر کوئی شخص دنیا و مافیہا سے غافل ہو کر صدقِ قلب سے اسی ورد کے ساتھ پوری طرح ہم آہنگ ہو جائے۔ تو وہ اُسے اُسی وقت ختم کرتا ہے۔ جب اسے یقینی ہو جائے۔ کہ اس کی دعا قبول ہو گئی ہے۔ تو اس کے دل پر اس بات کا سکون نازل ہو جاتا ہے۔ (اور اگر قبول نہ بھی ہو تب بھی وہ بندہ یہ سمجھتا ہے۔ کہ) اس کا قبول نہ ہونا بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے عین مطابق ہے۔ (اور اسی طرح سے) اگر کوئی خاص حاجت نہ ہو تب بھی اس آیت کا پورے اسماءِ الٰہی کے ساتھ ہر روز ورنہ کم اَز کم ہفتہ میں ایک مرتبہ کرتے رہنا کئی لحاظ سے باعثِ برکت ہے۔ خاص طور پر ایسا شخص دوسروں سے خائف نہیں رہتا۔ اور نہ ہی اپنی ضروریات پوری کرانے کے لئے دوسروں کے سامنے دستِ سوال دراز کرتا ہے۔ (یاد رہے۔ کہ) انسانی کردار کے یہ دونوں خصائل بڑی عظیم نعمت ہیں۔ (اس کے علاوہ بھی جناب حضرت قدرت اللہ شہابؒ کے مزید کئی اور سہل طریقے ہیں۔ کہ جن سے حاجت برآری ہو جاتی ہے)

بیس اسمائے الٰھیه معه نقشِ اسمِ اعظم کے عجیب و غریب منافع و فوائد :

اِن بیس اسمائے مبارکہ کے منافع یقینی ہیں۔ جوشخص اِن اسماء کے طریقِ استعمال سے واقف ہونا چاہے۔ یا اِن اسماء کی تاثیر ملاحظہ کرنا چاہے۔ یا کسی دینی و دنیاوی امر کا ارادہ کرے۔ تو اُسے چاہیئے۔ کہ وہ شخص طہارت کاملہ کے ساتھ نصف شب کو دو رکعت حضورِ قلب، عجز وحُسنِ نیت والتجاء کے ساتھ ادا کرے۔ پھر اِن اسمائے طیبات کو ایک ہزار چھ سو تہتر (1673) مرتبہ حضورِ قلب کے ساتھ پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے۔ تو وہ دعا قبول ہوگی۔ اسمائے طیبات یہ ہیں۔

یا اللہ . یا سمیع . یا علیم یا سریع . یا واسع . یا عدل . یا علی . یا عظیم . یا متعال . یا عزیز . یا عفو . یا فعال لما یرید . یا رفیع . یا معبود . یا مانع . یا نافع . یا بدیع . یا رفیع . یا معید . یا معز . یا جامع . یا مانع . یا معین . یا جامع .

خصوصًا کسی علم کے حاصل کرنے یا حصولِ کشف کی اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے۔ تو ایسے شخص پر علوم کے راستے اور عجائبات کا انکشاف ہوگا۔ انشاء اللہ۔ جوشخص اِن اسماء کی تحقیق کرے گا وہ عجیب اسرار کا مشاہدہ کرے گا۔ اور ایسے شخص پر عالم علوی وسفلی کے عجائب وغرائب کا انکشاف ہوگا۔



اور اللہ تعالیٰ سے جو چیز مانگے گا۔ بفضلِ الٰہی اُسے عنایت ہوگی۔ اِن اسمائے الٰہیہ کو پڑھتے وقت سامنے دیئے گئے نقش کو مسلسل ٹکٹکی باندھ کر دیکھنا لازمی ہے۔ امام بونیؒ نے حاجت برآری کے سلسلے میں یہ نماز تعلیم فرمائی ہے۔ کہ! طہارتِ ظاہری و باطنی کے ساتھ کسی خلوت کے مقام میں دو رکعت نماز رات کے آخری حصے (یعنی بوقتِ تہجد) پڑھ کر یہ اسمائے الٰہیہ پڑھے جائیں۔ **یا اللہ . یا عظیم . یا باعث . یا فعال . یا علیم . یا عدل . یا نافع . یا بدیع . یا عزیز . یا عفو . یا جامع . یا سمیع . یا رفیع . یا سریع . یا معین . یا جامع .** اِس عمل سے حاجات پوری ہوتی ہیں۔

اِن اسماء کی قرات کے وقت سامنے والے نقش کو مسلسل دیکھتے رہیں۔ تاکہ کلی فوائد حاصل ہوسکیں۔ ان شاء اللہ العظیم۔ اور یہ اسمائے الٰہیہ (جن کے ہر ہر حرف میں ''ع'' موجود ہے) علم وعمل خالص کے حصول کے لئے بہت مفید ومتنفع قرار دیئے جاتے ہیں۔ **بحق سیدنا محمد واٰل محمد اکشف ھمی و حزنی و فرج عنی** ۔ بعدہٗ دُعا یہ مناجات ستر مرتبہ پڑھے۔ **اِلٰھی بحرمة کن فیکون فتبارک اللہ احسن الخالقین. وانت ارحم الراحمین۔**

اسمآء الحسنیٰ اور ایک آیتِ کریمہ کے عجیب اثرات : (بقول **حضرت سیدی عبدالعزیز دباغ**ؒ)

☆ اسماءِ حسنٰی میں سے ایک اسم (قریب) ایسا ہے۔ کہ! اگر کوئی بندہ اس (اسم) کے نور سے سیراب ہو جائے۔ تو وہ ہر وقت روتا رہے۔

☆ اسمائے حسنٰی میں سے ایک ایسا اسم (المتعالی) ہے۔ کہ اگر کوئی اس (اسم) کے نور سے سیراب ہو جائے۔ تو ہمیشہ ہنستا رہے۔

پیرِ کامل، صورتِ ظلِّ الہ ۔۔۔ یعنی دیدِ پیر، دیدِ کبریاء

سورہ ملک میں ایک آیت '' **الا یعلم من خلق وھو اللطیف الخبیر** '' آئی ہے۔ اس (آیت) کا ورد ان لوگوں کے لئے مفید ہے۔ جو محتاج ہوں یا (کسی قسم کی) مصیبت میں مبتلا ہوں۔ جو شخص اس (آیت) کا کثرت سے ورد کرے گا۔ تو اللہ تعالیٰ اس کی مشکل حل فرما دے گا۔ (صاحب الابریز آگے چل کر ایک واقعہ لکھتے ہیں۔ کہ!) ایک شخص کو بیش کے دانے نکل آئے۔ یہ ایک لاعلاج مرض ہوتا ہے۔ وہ حضرت (سیدی عبدالعزیز دباغؒ) کے پاس آیا۔ اور آپؒ سے اس (لاعلاج مرض) کی شکایت کی۔ (کیونکہ) وہ (مریض) اس مرض سے خوفزدہ تھا۔ تو حضرت دباغؒ نے اسے یہ آیت (**الا یعلم ۔۔۔ الخبیر**) پڑھنے کو کہا۔ تو یہ بیماری (اس مریض) سے اس طرح جاتی رہی۔ کہ پتہ بھی نہ چلا۔ (سبحان اللہ)

میری پسندیدہ غزل

منزل سے آگے بڑھ کر منزل تلاش کر ۔۔۔ مل جائے تجھ کو دریا، تو سمندر تلاش کر
ہر شیشہ ٹوٹ جاتا ہے پتھر کی چوٹ سے ۔۔۔ پتھر ہی ٹوٹ جائے وہ شیشہ تلاش کر
سجدوں سے تیرے کیا ہوا صدیاں گزر گئیں ۔۔۔ دُنیا تیری بدل دے وہ سجدہ تلاش کر
ایمان تیرا لُٹ گیا رہزن کے ہاتھ سے ۔۔۔ ایمان تیرا بچا لے وہ رہبر تلاش کر
ہر شخص جل رہا ہے عداوت کی آگ میں ۔۔۔ اِس آگ کو بجھا دے وہ پانی تلاش کر
کرے سوار اُونٹ پہ اپنے غلام کو ۔۔۔ پیدل ہی خود چلے جو، وہ آقا تلاش کر

☆ اللہ تعالیٰ کے اسمائے مبارکہ کی تخصیص :

☆ اللہ تعالیٰ کے اسمائے ذاتیہ : اللہ ۔ سمیع ۔ بصیر ۔ علیم ۔ کلیم ۔ حی ۔ قدیر ۔ مرید ۔

☆ اللہ تعالیٰ کے اسمائے تقدیسیہ : سبوح ۔ قدوس ۔ سبحان ۔ سلٰم ۔ متعال ۔ لطیف ۔

☆ اللہ تعالیٰ کے اسمائے تنزیہی: عظیم ۔ کبیر ۔ حلیم ۔ جبار ۔ متکبر ۔ عزیز ۔ واسع ۔ ماجد ۔

☆ اللہ تعالیٰ کے اسمائے ازلیہ وابدیہ: احد ۔ واحد ۔ اول ۔ آخر ۔ ظاھر ۔ باطن ۔ قدیم ۔ باقی ۔

☆ اللہ تعالیٰ کے اسمائے سلبیہ: حی ۔ غنی ۔ رفیع ۔ متین ۔ قوی ۔ علی ۔

☆ اللہ تعالیٰ کے اسمائے ثبوتیہ: مٰلک . مؤمن . مھیمن . خالق . باریء . مصور . غفار . قھار . وھاب . رزاق . فتاح . قابض . باسط . خافض . رافع . مذل . معز . حکم . عدل . شکور . خبیر . حکیم . غفور . حفیظ . حسیب . کریم . رقیب . مجیب . واسع . والی . بر . تواب . منعم . منتقم . عفو . رؤف . مالک الملک . ذوالجلال والاکرام . رب . مغنی . معطی . ضآرّ . نافع . نور . رفیع . حلیم . ودود . مجید . باعث . شھید . حق . وکیل . ولی . حمید . محصی . مبدیء . معید . محی . ممیت . واجد . مقتدر . ھادی . بدیع . رشید . صبور .

☆ اللہ تعالیٰ کے اسمائے جمالیہ :

رحمٰن . رحیم . رزاق . لطیف . حکیم . معطی . ماجد . نور . احد . فتاح . غفور . حلیم . نافع . صمد . ھادی . نعیم . سلٰم . باریء . شکور . ودود . رشید . بر . باقی . ضآرّ . مھیمن . باسط . کریم . ولی . حی . قیوم . عفو . واحد . وھاب . معز . واسع . غنی . رؤف . وکیل . مؤمن . غفار . حفیظ . کفیل . محی . تواب . صبور . رافع . منعم .

☆ اللہ تعالیٰ کے اسمائے جلالیہ :

عزیز . جلیل . متکبر . مقدر . جبار . قوی . منتقم . متین . ذوالجلال . قھار . مبدیء . مقسط . قابض . معید . مانع . مذل . ممیت . وارث . علی . قادر . مالک الملک . سطیع . ضآرّ . کبیر . وارث . علی

☆ اللہ تعالیٰ کے اسمائے مشترکہ :

مالک . خالق . قدوس . مصور . علیم . سمیع . بصیر . حکیم . عدل . خبیر . عظیم . مقیت . حسیب . رقیب . مجید . باعث . شھید . حق . محصی . واحد . احد . مقدم . مؤخر . اول . آخر . ظاھر . باطن . والی . متعالی . بدیع . مالک الملک . اکرم . جامع . غنی . رشید . مجیب .

☆ اللہ تعالیٰ کے اسمائے در قرآن و حدیثِ نبویہ ﷺ و اقوالِ سلف :

المولٰی . النصیر . الأمر . المدبر . الوفی . القآئم . الفاتح . القاسم . الجواد . المتفضل . الحسن . المعطی . الرافع . الصادق . السامع . المنیر . المنیب . المبین . الکفیل . الجمیل . الراشد . الحنان المنان . الدیان . المستعان . البرھان . الباھر . الغالب . السید . العادل . الاحد . الفرد . الباریء . القدیم . الدآئم . القائم . الاعز . الاعلٰی . الاکبر . الحافظ . الخلاق . الکافی . الرفیع . القاھر . الملیک . المقتدر . الوتر . الاکرم . الفاطر . الجاعل . القریب . الشاکر . الالٰہ . العالم . المحیط . القدیر . اعلم . موئل . یزدان . اھیا . اشراھیا . بدوح . احمٰی . اطمٰی . ھو .

☆ **اللہ تعالیٰ کے اسمائے اخواتیہ** : حی . قیوم . ظاھر . باطن . عفو . رؤف . نور . ھادی . بدیع . باقی

☆ **اللہ تعالیٰ کے اسمائے ملفوفیہ:** علی الاعلٰی . علیم الاعلم . کبیر الاکبر . قریب الاقرب . لطیف الالطف . کریم الاکرم . احکم الحاکمین . ارحم الراحمین . احسن الخالقین . اصدق الصادقین . اکرم الاکرمین . اجودالاجودین . ذوالفضل العظیم . محی الحی . رؤف الرحیم . علی العظیم . عظیم الاعظم . ذوالجلال والاکرام . حی القیوم . مالک الملک . رفیعالدرجات . قاضی الحاجات . دافع البلیات . مجیب الدعوات . منزل البرکات . حل المشکلات . مفتح الابواب . مفرح المخزونین . دلیل المتحیرین . ھادی المضلین . مقلب القلوب والابصار . رب الارباب . غیاث المستغیثین . کافی المھمات . وفی الحسنات . بدیع السموت والارض . امان الخالقین . خیرالناصرین . خیرالرازقین . خیرالفاتحین . خیرالوارثین .

رب السموت والارض . کا فی الحسنات . غا فر الذنب . قابل التو ب . شد ید العقاب . ذی الطول . رب المشر قین . رب المغر بین . رب المشارق . رب المغارب . رب العٰلمین . رب العزة . رب الکعبة . رب جبرائیل . رب میکا ئیل . رب اسرافیل . رب عزرآئیل . رب محمد . رب النبی . رب الر سول . رب محمد رسول الله . رب الارضین . منزل القرآن . منزل التورات . منزل الانجیل . منزل الز بور . منزل الفرقان . خیر الحاکمین . خیر الفا صلین . خیر الغا فرین . خیرالمنز لین . خیرالرحمین . اسرع الحاسبین . سریع الحساب . ذوالقوة . ذوانتقام . ذوالعرش المجید . فعال الما یر ید . ذوالعقاب . ذوالمغفرة . سریع العقاب . فالق الحب والنوٰی . فالق الاصباح . عالم الغیب والشهادة . علیم بذات الصدور . مٰلک یوم الد ین . علام الغیوب . ستار العیوب . غفار الذنوب . مخرج الحی من المیت . مخرج المیت من الحی . شد ید المحال . رب العرش . اهل التقوٰی . اهل المغفرة . ذوالمغفرة . رب العرش الکر یم . رب السموٰت السبع . ذوالجود . ذوالعلٰی . بد یع العجا ئب . خالق کل شیء . خالق السماء . خا لق النسان . خا لق محمد . خا لق الانبیاء . . خا لق الرسل . رب المستعان .

اسماءُ الحسنیٰ معه اعداد ابجد قمری

اسمائے الٰہیہ	اعداد	اسمائے الٰہیہ	اعداد	اسمائے الٰہیہ	اعداد	اسمائے الٰہیہ	اعداد قمری
اٰجِ	4	الهی	46	حکیم	78	معین	170
اهٍ	6	ولی	46	حسیب	80	کفیل	140
ابد	7	اولیٰ	47	جمیل	83	سبحان	121
هاد	10	ماجد	48	داعی	85	معید	124
هو	11	مجیب	55	حلیم	88	لطیف	129
واه	12	دائم	55	ملک	90	مطلق	150
احد	13	مبدی	56	کامل	91	معطی	129
واجد	14	مجید	57	عزیز	94	سلام	131
جواد	14	محی	68	وفی	96	صمد	134
وهاب	14	موجود	59	ملیک	100	مؤمن	136
هی	15	حمید	62	صاحب	101	واسع	137
ابدی	17	باطن	62	مسب	102	عالم	141
حی	18	دیان	65	عدل	104	علام	141
واحد	19	وکیل	66	عادل	105	منان	141
هادی	20	الله	66	حق	108	مهیمن	145
ودود	20	محیط	67	حنان	109	حسبی الله	146
بدوح	20	حکم	68	علی	110	محصی	148
طیب	21	محی	68	لا اله الاهو	110	سلطان	150
یوه	21	حاکم	69	کافی	111	علیم	150
حبیب	22	باسط	72	اعلیٰ	111	قائم	151
طبیب	23	جلیل	73	باقی	113	قدیم	154
ولی	46	دلیل	74	جامع	114	قیوم	156
اله	36	سید	74	قوی	116	محسن	158

زکی	37	سبوح	76	معز	117	مانع	161
عطوف	165	کبیر	232	شاہد	310	متین	500
لا الہ الا اللہ	165	دیہور	225	قریب	312	راشد	505
قدوس	170	مجیر	253	رقیب	312	نقی	160
معین	170	نور	256	قدیر	314	رشید	514
نعیم	170	مطہر	254	شہید	319	مشفق	520
سامع	171	رحیم	258	مصور	336	شاکر	521
حی قیوم	174	نعم الوکیل	257	سریع	340	شکور	526
سمیع	180	برہان	258	رفیع	360	متعال	541
مقدم	184	اکرم	261	ناصر	341	متعالی	551
سبحان اللہ	187	کریم	270	مقدر	344	مقیت	550
صادق	195	نعم الولی	277	نصیر	350	مشیب	352
اصدق	195	فرد	284	رافع	351	مشکور	566
منعم	200	فارج	284	رفیع	360	باعث	573
نافع	201	رؤف	286	رفیق	390	شریف	590
رب	202	فاطر	290	شافی	391	وتر	606
مالک الملک	212	صابر	293	کاشف	401	واثق	607
باری	213	رحمن	298	رب الارباب	439	غنی	1060
جابر	206	صبور	298	تام	441	مستعان	621
جبار	206	مکرم	300	مغنی	1100	منتقم	630
مقسط	209	بصیر	302	شافع	451	ستار	661
صانع	211	قادر	305	شفیع	460	متکبر	662
قاہر	306	قاہر	306	فتاح	489	خلیل	670
اللہ الصمد	231	قہار	306	شفیق	490	خفی	690
اکبر	223	رزاق	308	ممیت	490	وارث	707
رازق	308	منفرج	373	خالق	731	مقتدر	744
مذل	770	تسمیہ	786	ذی الطول	786	آخر	801
ذوالجلال	801	خاطر	810	ذوالجلال والاکرام	1100	ذی االبطش	1052
مؤخر	846	فاخر	881	قابض	903	مفضل	950
حافظ	989	حفیظ	998	عظیم	1020	ضار	1001
سورہ اخلاص	1002	عظیم	1020	غالب	1033	ذو البطش	1048
ظاہر	1106	ظہیر	1115	ناظر	1151	غفور	1286
غافر	1281	غفار	1281	ذی الانتقام	1333	متفضل	1350
خافض	1481	غیاث	1511	مغیث	1550	غفور الرحیم	1575
ذی االفضل	1651	خبیر	812	رب العرش العظیم	1854	ذی القوۃ	1247

اسمائے الھیہ ، آیاتِ قُرآنیہ اور سورہ مبارکہ معہ اعداد بحسابِ ابجد قمری

فسیکفیکھم اللہ وھو السمیع العلیم o	800
لا الہ الا اللہ	165
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ	619
اللہ لا الہ الا ھو رب العرش العظیم o	
انما اشکو بثی و حزنی الی اللہ	
لقد جاء کم .... رؤف رحیمo	2898
و من یتق اللہ .... لکل شیء قدرا o	2389
(99) ننا نویں اسما ءُ الحُسنیٰ	
حسبنا اللہ و نعم الو کیل	450
نعم الولٰی و نعم النصیر	824
واللہ یرزق من یشاء بغیر حسابo	2074
یحبو نھم کحب اللہ والذین آمنوا اشد حبا للہo	1493
و الھکم الہ واحد لا الہ الا ھو الرحمٰن الر حیمo	885
ومن شر قضآء .....انت آخذ بنا صیتھا. ان ربی علٰی صراط مستقیمo	6283
سبحان ربک رب العزۃ........ والحمدللہ رب العالمینo	2656
یغنیھم اللہ من فضلہo	2186
ان فتحنا لک فتحا مبیناo	1233
نصر من اللہ و فتح قریبo	1302
ربنا افتح بیننا وبین قومنا باالحق وانت خیر الفاتحینo	3109
مر ج البحرین یلتقیٰن بینھما برز خ لا یبغیٰنo	3164
فان تولو فقل حسبی اللہ لا الہ الا ھو علیہ تو کلت وھو رب العرش العظیمo	3882
اللہ لطیف بعبادہ یرزق من یشآء وھو القوی العزیزo	1287
رب انی مغلوب فا نتصرo	815
زین للناس حب الشھوٰت ....عندہ حسن المآب o	9158
وننزل من القرآن ما ھو شفاءo	1048
و یرزق من حیث لا یحتسبo	1447
لیس لھا من دون اللہ کا شفہo	858
فاغرینا بینھم العدوۃ والبغضآء الیٰ یوم القیامۃo	4480
والقیت علیک محبۃ منی ولتصنع علٰ عینی o	2123
فا للہ خیر حافظاوھو ارحم الر ا حمینo	2550

والقینا بینھم العداوۃ والبغضآء الیٰ یوم القیامۃo	3336
سلم قولا من رب رحیمo	817
واللہ غالب علیٰ امرہ o	1461
سورہ فاتحہ (سبع مثانی ، ام الکتاب)	29367
سورہ اخلاص	1002
سورہ کوثر	2752
چھار قل شریف	21163
سورہ یٰسین شریف	107563
سورہ عصر	4739
سورہ جِن	69053
سورہ مزمل	65553
آیۃُ الکرسی	14067
سورہ فلق	8675
سورہ والناس	5294
سورہ اذا جاء نصر اللہ ...	6124
مکمل حروف نورانی	1757
تخلیص شدہ حروفِ نورانی	693

ذاتی اسمِ اعظم کا استخراج و حصولِ فوائد (بطریق حضرۃ شیخ اکبر محی الدین ابنِ عربیؒ) :

جب بھی کوئی شخص اپنے یا کسی دوسرے شخص ،عزیز و اقارب کے لئے ذاتی اسمِ الٰہی (بمثل اسمِ اعظم) کا استخراج کرنے کا قصد کرے ۔تو پہلے اپنے نام کے اعداد بحسابِ ابجدِ قمری نکال لیں ۔ پھر اتنے ہی اعداد کا ایک یا ایک سے زائد اسمائے الٰہیہ تلاش کرلیں ۔تو یہی آپ کا ذاتی اسمِ اعظم ہوگا ۔انشاءاللہ تعالیٰ ۔مثلاً اگر کسی کے نام کے اعداد بحسابِ ابجد قمری 92 ہیں ۔تو ہم اسمائے الہیہ میں سے ''**امان**'' لیں گے ۔یا پھر ''**حی ۔ وھاب ۔ واجد ۔ ولی**'' لیں گے ۔ بہر حال جو بھی لیں ۔ چاہے پہلا والا اسم لیں ۔ یا باقی کے چار اسماء الحُسنیٰ لے لیں ۔ کیونکہ پہلے اسم یا دوسرے چار اسماء کے اعداد 92 ہی بنتے ہیں ۔اب جو بھی شخص اپنے اسمِ اعظم کے فوائد سے متفع ومستفید ہونا چاہے ۔تو اُس کو چاہیئے کہ! یہ طریقہ عظیمہ اختیار کرے ۔

سب سے پہلے درودِ ابراہیمؑ **11** مرتبہ پڑھے ۔ پھر اسمِ الٰہی **یا امان 92** مرتبہ پڑھے ۔
پھر **سورہ فاتحہ 92** مرتبہ پڑھے ۔ پھر **سورہ الم نشرح 92** مرتبہ پڑھے ۔
پھر اسمِ الٰہی **یا امان 92** مرتبہ پڑھے ۔ سب سے آخر میں دوبارہ **درودِ ابراھیمؑ 11** مرتبہ پڑھے ۔

اگر اِس کے بعد دعا مانگیں گے ۔تو یقیناً آپ اپنے سامنے ضرور استجابت پائیں گے ۔انشاءاللہ ۔اور پھر کسی دوسرے ورد و وظیفے کی آپ کو قطعاً ضرورت نہیں پڑے گی ۔انشاءاللہ تعالیٰ ۔اگر کوئی روزانہ اِس پر مداومت اختیار کرے ۔تو چند ہی عشروں میں یہی اسمِ الٰہی پڑھنے والے کے لئے بمنزلہ اسمِ اعظم ہوجائے گا ۔انشاءاللہ ۔

میں نے گھبرا کے کئی نام پکارے اُس کے وہ تو یکتا ہے اگرچہ عالمِ تنہائی میں

اپنے نام کے اسمِ اعظم کا ستخراج (بطریق علم جفر) : طریقہ عمومی

اپنے نام کے ابجد قمری کے مطابق کوئی ایک (اگر ایک نہیں تو دو یا تین) اسمائے الٰہیہ کا استخراج کر کے اُس کا کھلے عام ورد رکھا جائے ۔ اگر استخراج شدہ اسمِ الٰہی کے اعداد بحسابِ ابجد قمری ایک ہزار سے زائد ہوں تو اُسی تعداد میں پڑھا جائے ۔لیکن اگر ہزار سے کم ہوں ۔تو اُسے تین گنا یا دس گنا مرتبہ پڑھنا چاہیئے ۔تا کہ کلی فوائد و منافع حاصل ہوسکیں ۔ (ان شاءاللہ العظیم) کچھ مزید طریقے آگے باب قواعد میں بھی ہیں ۔

ہم بھٹکتے ہی رہے آوارہ خیالوں کی طرح جستجو نے کسی منزل پہ ٹھہرنے نہیں دیا

ذاتی اسمِ اعظم کا استخراج (عجیب وغریب صدری و پرتاثیر طریقہ مخفیہ ومکنونہ):

علمائے جفارین نے اس طریقے کو عوام الناس کی نظروں سے ہمیشہ پوشیدہ رکھا۔ اور صرف اپنے معتقدین اور شاگردوں یا پھر اپنی اولاد کو یہ طریقہ عظیمہ تعلیم کیا۔ اسی لئے یہ طریقہ صدری طور سے مخصوص لوگوں تک ہی محدود رہا۔ مختلف کُتب جیسے **عامل کامل** مؤلف پیر سید وارث علی شاہ جیلانی القادریؒ، **ارواح الجفر** (حصہ اول و دوئم) مُصنف علامہ شفق رامپوریؒ **محبوب الطالبین** میں پنڈت رگر دہاری لعل (جفار و منجم ورمال) کے علاوہ دیگر کئی مصنفین ومؤلفین نے بھی اس علم کا تھوڑا سا تذکرہ کیا ہے۔ اس کے علاوہ صاحبِ **مصباحُ الرموز واسرار الکنوز** جناب عبدالوہاب ابن مُصطفٰی نحاس رقم طراز ہیں۔ کہ ! چونکہ اسم موافق کا استخراج ہر ایک مشکل سے مشکل کام کے واسطے نہایت عظیم النفع اور مفید ہے۔ اسی واسطے میں نے ان قواعد کو تُر کی زبان سے عربی زبان میں ترجمہ کیا۔ تا کہ مخلوقِ خُدا ان کے فوائد سے بہرہ ور ہو۔ اور یہ سب مرشد کامل سید واقف علی باب النبی شاذلی بیلانیؒ کے طفیل وتصدق ہے۔

ہر چیز کے واسطے مناسبت ہے خیر کے لانے اور نقصان کے دفع کرنے۔ خصوصًا جو موافقت کہ جفر کے طریق سے ہو۔ وہ تو مِثل سیفِ قاطع اور برقِ ساطع کے ہے۔ اور اس کے ذریعے سے بحکم الٰہی بہت جلد مراد پوری اور مسائل حل ہوتے ہیں۔ **وللہ الاسماءُ الحُسنٰی فادعوہ بھا** ۔ اور نیز اسمائے الٰہیہ کے ساتھ دعا کرنے میں سچی نیت کا ہونا بھی شرط ہے۔ کیونکہ ہر کام نیت ہی کے موافق ہوتا ہے۔

بہت کچھ ہے کہنے کو، پُر نا جانے کیوں　　　　اَب کچھ نہ کہوں، یہی بہتر لگتا ہے

یاد رہے۔ کہ جب کوئی انسان کسی ایسے اسم کے ساتھ دعا کرے۔ جو حروف **مستوی**، حروف **دلیلی** اور حروف **سِری** سے مُرکب ومجّم ہو۔ تو دعا ضرور بالضرور قبول ہوتی ہے۔ اور کامیابی کا چہرہ مراد کے آئینہ میں نظر آئے گا۔ اور اگر بالفرض ایک اسم الٰہی ایسا نہ ملے۔ تو چاہیئے۔ کہ دو یا دو سے زائد **اسماءُ الحُسنٰی** کو لے لیوے۔ اور پھر ان کے اعداد کے مطابق ان اسماء یا اسم الٰہی کا ورد کرے۔ کیونکہ یہ طریقہ انتہائی پُرتاثیر وسریع الاثر مانا گیا ہے۔　ان اسرار کو ہرگز ہرگز کسی جاہل وناواقف یا پھر نا اہل کو قطعًا تعلیم نہ کریں۔ ورنہ اس کا وبال ظاہر کرنے والے کی گردن پر ہوگا۔ نیز راز کا فاش کرنا اور نا اہل کو اس قسم کی مخصوص تعلیم دینا سخت گُناہ اور قطعًا ممنوع ہے۔ (کیونکہ نا اہل اور علم وعقل سے کورے لوگ عدم شعور اور ناواقفیت کی بناء پر اپنے بھائیوں کے خلاف بدعائیں کریں گے۔ اور ان کی بدعائیں قبول ہوں گی) طریقہ اسم اعظم کے استخراج کا یہ ہے۔

مثال : عبدالرؤف کا اسم الٰہی مُستخرج کرنا ہو۔ تو !

☆ **حرف مستوی** حرف ''ع'' ہے۔ (کیونکہ حرفِ مستوی کسی بھی نام کے پہلے حرف کو کہا جاتا ہے)

☆ **حرف دلیلی** کے استخراج کا طریقہ یہ ہے۔ کہ اسم ''عبدالرؤف'' کے اعداد چونکہ **393** بنتے ہیں۔ ان اعداد کو **28** پر تقسیم کیا۔ تو باقی **1** بچا۔ پھر جب ہم نے ابجد قمری پر نظر کی۔ تو ہمیں معلوم ہوا۔ کہ پہلا حرف ''**ا**'' آیا۔ لہذا ہمارے پاس حرف دلیلی دوسرا حرف ''**ا**'' آیا۔ اَب حرفِ دلیلی سے حاصل شُدہ (پہلا) حرف ''**ا**'' کا عدد بحسابِ ابجد قمری **1** ہے۔

☆ **حرف سِری** کے استخراج کا طریقہ یہ ہے۔ کہ! حرف دلیلی سے حاصل شدہ **1** سے **28** منہا کریں۔ **1-28** تو باقی **27** بچے۔ تو ہمارے پاس جدول نمبر **2** کے مطابق ستائیسواں حرف ''**ظ**'' کے برآمد ہوا۔ **حرف سِری** ''**ظ**'' ہوا۔ لہذا اِن سب حروف کا مجموعہ ''**ع ۔ ا ۔ ظ**'' ہوا۔ اور ان حروف کے اعداد بحساب ابجد قمری **971** بنتے ہیں۔

یاد رہے۔ کہ! ہر حرف، اسمِ الٰہی (یا کسی شخص کے نام)، سورہ یا آیت کا پہلا حرف ہی اُس کا ''حرفِ مستوی'' ہوگا۔ جبکہ حروف دلیلی اور سری کے حصول کے لئے ہمیں حرف مستوی کے حرف کے اعداد بحسابِ ابجد قمری لینے کے لئے کچھ مزید حساب (**Calculations**) کرنا ہوں گیں۔ اگر تو حاصل شدہ حرف ''ا سے ک'' تک میں سے کوئی ایک کوئی حرف ہے۔ تو ہم اس حرف کے اعداد قمری کو 28 سے منہا (**Minus**) کریں گے۔ لیکن اگر تو حاصل شدہ حرف ''ل سے غ'' تک میں سے کوئی ایک کوئی حرف ہے۔ تو ہم اس حرف کے اعداد قمری کو 28 سے تقسیم کریں گے۔ جیسے کہ! یاد رہے۔ کہ! اگر کسی کے نام کے اعداد **48** ہوتے۔ تو **48-28**، باقی **20** بچتے ہیں۔ جب ہم ابجد قمری کو دیکھتے ہیں۔ تو ہمیں معلوم ہوا۔ کہ! بیسواں حرف ''**ر**'' آیا۔ اور اگر باقی کچھ نہ بچے۔ تو اس کا مطلب ہے۔ کہ ''**غ**'' برآمد ہوا۔ اور اگر حرف کے اعداد **28** سے کم آئیں۔ تو اُن اعداد کو **28** سے منفی (منہا) کریں گے۔ جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے۔

یعنی کہ حرف دلیلی کے حرف سری کا جدول یہ ہوگا۔ جیسے کہ اگر ہمارے پاس حرف دلیلی ہمیں ''ک'' حاصل ہوا۔ جس کے اعداد بحساب ابجد قمری **20** ہیں۔ اَب ہم حرف ''ک'' کے اعداد **20** کو **28** سے منہا کریں۔ تو ہمارے پاس حاصل نفی **8** ہوگا۔ لہذا قاعدے کے مطابق حرف سری ہمارے لئے ابجد کا آٹھواں حرف ''ح'' ہوگا۔ حرف ''ک'' کی **مزید تفصیل** آگے بیان کی گئی ہے۔ اگر باقی کچھ نہ بچے۔ تو اس کا مطلب ہے۔ کہ ''**غ**'' برآمد ہوا۔ اور اگر حرف کے اعداد **28** سے کم آئیں۔ تو اُن اعداد کو **28** سے منفی (منہا) کریں گے۔

اب اس بات کا لازمی دھیان رکھنا ہے۔ کہ اس قاعدے کے معلوم ہونے کے بعد مذکورہ دی گئی جدول کے مطابق اسم الٰہی کا استخراج کریں۔ یعنی کہ حاصل شُدہ تینوں حرفوں کے اعداد **971** کے موافق ایسے **اسماءُ الحُسنٰی** یا کوئی ایسی آیت کریمہ استخراج کرنا ہوگی۔ کہ! جن میں سے یہ تینوں

حروف پیدا ہوئے ہوں۔ اگر ایسا اسمِ الٰہی نہ ملے۔ تب دو یا تین اسمائے الٰہیہ کو مِلا کر یہی تین حروف پیدا کرتے ہیں۔ جن اسماء سے وہی تین حروف (جو کسی کے نام سے متخرج کیے ہوں) اِن اسمائے الٰہیہ کو مکمل تقوٰی (طہارت ظاہری و باطنی کے ساتھ) صدقِ نیت اور خلوصِ قلب کے ساتھ پڑھا جائے۔ تو ہر ایک جائز و متشرع حاجت باِذن اللہ تعالیٰ پوری ہوجائے گی۔ کیونکہ! **یہ اسم یا اسمائے الٰہیہ تاثیر میں مثلِ اسمِ اعظم ہوں گے۔** انشاء اللہ تعالیٰ۔ بہر حال! علمائے روحانیات و شائقینِ اعمال و عملیات کی آسانی کے پیشِ نظر یہاں پر پانچ جداول دیئے جارہے ہیں۔ تاکہ شائقین حضرات اِس قاعدے کو بخوبی سمجھ سکیں) اِن چاروں جداول کو مدنظر رکھ کر باقی تمام اسماء کے اعداد اور حروف کا استخراج کر کے اس عظیم الشان قاعدے سے مستفید و منتفع ہوں۔

آ وَ اِک سجدہ کریں عالمِ مدہوشی میں — لوگ کہتے ہیں کہ! ساغر کو خدا یاد نہیں

مزید وضاحت :

حضرت علامہ شفق رامپوری ؒ اپنی کتاب **ارواح الجفر** میں رقمطراز ہیں۔ کہ! میں قطعی طور پر یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ! اس طریقے سے حاصل شُدہ اسمِ الٰہی واقعی مثلِ اسمِ اعظم ہی ہوگا۔ مگر ہاں! اس قدر میں ضرور عرض کردوں۔ کہ! اثرات و نتائج کے اعتبار سے اس جفری طریقہ سے حاصل شدہ اسم الٰہی (جو کہ بمثلِ اسمِ اعظم ہی ہے) کے بعد پھر دنیا میں کسی اور عمل کی ضرورت نہیں رہتی۔ کیونکہ یہ اسم الٰہی تمام امور میں متکفل اور جمیع ضروریات کو حل کرنے میں معاون و مددگار ثابت ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ حصولِ محبت، مفارقت و جدائی، حصولِ مال و زر، زیادتی عزت و عظمت، فتح در جنگ و کھیل، غرضیکہ ہر کام و ہر حاجت میں یہ اسم الٰہی سیفِ قاطع ہے۔ اور اس کا اثر کم سے کم تین دن اور زیادہ سے زیادہ دو سے تین عشروں میں ہی لازمی جاتا ہے۔ کیونکہ یہ بہت ہی زیادہ آزمودہ اور کثیر لوگوں کا نہایت مجرب المجرب صدری طریقہ ہے۔ اگر خدانخواستہ سریع الاثری و اجابۃ الدعاء میں تاخیر ہو۔ تو صاحب عمل کو اپنے ہی تئیں کمی و کوتاہی تلاش کرنی چاہیئے۔ اور اپنے تقوٰی اور معاملات و اخلاقیات کو ہر طرح سے پرکھنا ہوگا۔ کیونکہ یہ بھی علمِ لدنی ہی کی ایک شاخ اور حصہ ہے۔ **واللہ اعلم بالصواب۔**

اِسی ضمن میں حضرت علامہ شفق رامپوری ؒ اپنی کتاب ارواح الجفر کی جلد دوئم میں فرماتے ہیں۔ کہ! مذکورہ طریقہ کو مدنظر رکھتے ہوئے مجھے ایک جدید طریقہ لاعلم ہوا ہے۔ کہ! اگر حرف دلیلی میں سے 1 سے 20 تک جفت اعداد حاصل ہوں۔ تو اِن اعداد کو 28 سے منہا کرو۔ جو باقی رہے۔ وہی حرف سری ہوگا۔ مثلاً حرف دلیلی ہمیں "ک" حاصل ہوا۔ جس کے اعداد بحساب ابجد قمری 20 ہیں۔ اور یہی ایک حرف ہے۔ کہ! جس میں دو ہی صورتیں پیدا ہوتی ہیں۔ جبکہ باقی حروف کے اعداد میں یعنی **ابجد** سے **حطی** تک کوئی دو صورتیں پیدا نہیں ہوتیں۔ اِسی لئے اگر حرفِ دلیلی "ک" پیدا ہوا۔ تو دونوں ہی صورتیں جائز اور مستعمل ہونگی۔ لہذا بطریق مذکور حرف سری ہمارے لئے ابجد کا بیسواں حرف "ر" ہوگا۔ اور دوسری صورت یہ ہے۔ کہ! جب حرف دلیلی ہم نے 28 میں سے 20 منہا کیے۔ تو ہمیں حاصل نفی 8 میسر ہوئے۔ لہذا ابجد کا آٹھواں حرف "ح" ہی حرف سری ہو گا۔ باقی دس حروف میں یعنی "ابجد" سے "حطی" تک سب میں یہی صورت ہوگی۔ کہ "ا" سے "ی" تک جو بھی حرف دلیلی پیدا ہوگا۔ اُسے 28 سے منہا (منفی) کرنے سے جو باقی بچے گا۔ وہی درحقیقت حرف سری ہوگا۔ **علٰی ھذا القیاس۔۔۔**

جدول نمبر 1 یہ جدول حساب کی ہے۔ کہ کون سا حرف کتنے نمبر شمار پر ہے۔

ا	ب	ج	د	ہ	و	ز	ح	ط	ی	ک	ل	م	ن
1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14
س	ع	ف	ص	ق	ر	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ
15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28

جدول نمبر 2 یہ جدول حروف کے قمری اعداد بحسابِ ابجدِ قمری (یعنی جملِ کبیر) کا ہے۔

ا 1	ب پ 2	ج چ 3	د ڈ 4	ھ ہ 5	و 6	ز ژ 7
ح 8	ط 9	ی ے 10	ک گ 20	ل 30	م 40	ن 50
س 60	ع 70	ف 80	ص 90	ق 100	ر ڑ 200	ش 300
ت ٹ 400	ث 500	خ 600	ذ 700	ض 800	ظ 900	غ 1000

جدول نمبر3 یہ جدول اعدادِ حروفِ ابجد کے منازل پر تقسیم کرنے کے بعد عددِ بقایا کے بارے میں ہے۔

ا 1	ب 2	ج 3	د 4	ہ 5	و 6	ز 7
ح 8	ط 9	ی ے 10	ک 8 یا 20	ل 2	م 12	ن 22
س 4	ع 14	ف 24	ص 6	ق 16	ر 4	ش 20
ت 8	ث 24	خ 12	ذ 20	ض 16	ظ 4	غ 20

جدول نمبر4 قاعدہ جفر کے مطابق اسمائے الٰہیہ سے مستخرج اعداد و حروف۔

اللہ	رحمٰن	رحیم	مَلک	قدوس	سلٰم	مؤمن	مھیمن	عزیز	جبار
66	298	258	90	170	130	136	145	94	206
ا ی ص	ر ص و	د و ت	م و ت	ق ب ض	ص ت غ	م خ ل	م ہ ث	ع ی ص	ج ی ص

جدول نمبر5 یہ جدول حروف سے مستخرج مستوی اور دلیلی اور سری حروف اور اِن کے اعداد کا ہے۔

ا ا ظ د 905	ب ب ض ع 872	ج ج ذ غ 1704	د د خ ل 634	ہ ہ ث خ 1105	و و ت ح 414	ز ز ش ر 507
ح ح ر د 212	ط ط ق ع 179	ی ی ص و 186	ک ک ح ر 228	ل ل ب ص 122	م م ل ب 72	ن ن ت ح 458
س س د خ 664	ع ع ن ت 520	ف ف خ ل 710	ص ص و ت 496	ق ق ع ن 220	ر ر د خ 804	ش ش ر د 504
ت ت ح ر 608	ث ث خ ل 1130	خ خ ل ب 637	ذ ذ ع ز 777	ض ض ع ن 504	ظ ظ د خ 1204	غ غ ر ر 608

مرید کے لئے اسمِ الٰہی کا انتخاب :

اگر مرید غبی ہو۔یعنی کہ! اس کا قلب کسی بھی ذکر سے متاثر نہ ہوتا ہو۔تو مرشد کو چاہیئے ۔کہ! اِس مرید کو اِس کے اسمِ مربی کے ذکر کی تعلیم کرے ۔(اسمِ مربی کے معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے ۔کہ! خلوت میں مرید کو اپنے سامنے مؤدب دوزانو بٹھا کر آنکھیں بند کرنے اوراس کا سر جھکا کر کمر ٹیڑھی کرا کے اس کا سینہ مرشد اپنے سینے کے مقابل کرنے کو کہے۔اوراللہ تعالٰی کے اسمائے الٰہیہ (بالخصوص کوئی جمالی اسم) میں سے کسی اسمِ مبارک کو اپنے ذہن میں رکھ کراس کی ضربات مرید کے قلب پر کچھ شدت کے ساتھ چند مرتبہ لگا تا رہے ۔جب تک کہ اسم اثر نہ کرے ۔اگراس اسمِ الٰہی سے کچھ اثر نہ ہو۔تو اسمِ الٰہیہ تبدیل کر کے کسی دوسرے اسمِ الٰہیہ سے یہی طریقہ دوبارہ سرانجام دے۔اس طرح کچھ اسمائے الٰہیہ کو تبدیل کرنے کے بعد ضرور کوئی نہ کوئی اسم اثر کر ہی جائے گا۔اَب جو بھی اسم اثر کر جائے ۔تو سمجھ لیں ۔کہ یہی اسمِ الٰہی اس مرید کا اسمِ مربی ہے۔اسمِ الٰہی کے اثر و تاثیر کی صورت یہ ہوگی ۔کہ! مرید کے قلب میں سرور ولرزہ پیدا ہو جائے گا۔جسم میں کپکپاہٹ اورلرزہ پن شروع ہو جائے گا۔ بلکہ تمام جسم میں اس قدر لرزہ پیدا ہو جائے گا۔اوراسم کے اثرات کا غلبہ ہو جائے گا۔کہ! مرید سے ضبط نہ ہو پائے گا) یادر ہے ۔کہ! مرید کا یہی اسمِ مربی ہی اس کے لئے بعینہٖ ’’**اسمِ اعظم** ‘‘ کے مثل ہوگا۔اورمرشد کو چاہیئے ۔کہ! اسی اسم کے ذکر کو سہ ضربی یا چہار ضربی کے طریقہ پرتعلیم کرے ۔تا کہ مریدِ صادق اس اسمِ الٰہی کے ذکر کی پابندی کر سکے ۔انشاء اللہ تعالٰی یہی ذکراس کے لئے فائدہ مند ثابت ہوگا۔اورمرید نورِ الٰہی سے منور ہو جائے گا۔ان شاء اللہ۔کیونکہ! انسان تو ہیرا ہے۔بس اُسے صِرف تراشنے کی ضرورت ہے۔

اللہ تعالیٰ کے اسمائے مبارکہ سے اولیاء اللہ کو مناسبت (بمطابق ابن الحاج التلسمانی المغربیؒ) :

مبتدی مریدوں کی تین اقسام ہیں۔جبکہ منتہی مریدوں کی سات۔ پہلی قسم والے مرید (مبتدی) اولیاء اللہ کو چاہیئے ۔کہ! مرید گناہوں سے مغفرت طلب کرے۔ایک مدت کے بعد ایسے مریدوں کو ’’**الحی القیوم** ‘‘ کے ذکر کی تعلیم کرے ۔ دوسری قسم کے مریدوں کو شیخ ’’**لا الہ الا اللہ** ‘‘ کی

تلقین کرے۔ پھر اسمِ الٰہی ''الوھاب'' کی۔ دوسری قسم والے نجباء اصفیاء ہیں۔ تیسری قسم والے مریدوں (جو کہ غوث ہیں) کو ''یا ذوالجلال والاکرام'' کا ذکر تعلیم کرتے ہیں۔ اور تیسری قسم والے ابدال ہیں۔ پھر شیخ کو مناسب ہے۔ کہ! شاگرد (یعنی مرید) کو گوشہ نشینی کا حکم دے۔ اور اسے یہ بھی کہے۔ کہ وہ اُن لوگوں کو خدمت کرے۔ جو مقامِ مقصود تک پہنچے ہوئے ہوں۔ لیکن اس سے پہلے خوفِ خدا اور اس کی مقرر کردہ حدود پر ٹھہرنا ضروری ہے۔ جب شیخ ملاحظہ کرے۔ کہ! مرید کے اعضاء عبادت و مجاہدہ کے لئے مضبوط ہو گئے ہیں۔ اور مرید کی شیخ سے محبت وعقیدت بہت بڑھ گئی ہے۔ اور مرید نے اوراد و وظائف کو بھی کثرت و دلجمعی سے سرانجام دیا ہے۔ تب شیخ اس کو ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' کی تلقین کرے۔ کہ وہ پوشیدہ و ظاہر اسی (یعنی تسمیہ) کو پڑھے۔ صبح و شام اور دن بھر اسی کا ورد کرتا رہے۔ تا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا مندی حاصل ہو جائے۔ اور قربِ الٰہی کے جام پینے کو ملیں۔ اور وہ (مرید) غیب کے نشان دیکھے۔ (یعنی اسے فتوحات حاصل ہوں۔ اور اس سے کرامات کا صدور ہو) اور پھر وہ مقام (بلندی مرتبت و مقامِ ولایت) پر چڑھ جائے۔ اور یہ چوتھا وصف اہلِ دائرہ ربانیہ کا ہے۔

جو حضراتِ نورانیہ کے اہل ہیں۔ اور پانچویں وصف والے غوث ہیں۔ کہ اطرافِ عالم میں اُن سے فریاد و استعانت طلب کی جاتی ہے۔ اور رات کے وقت ''استغفار'' کے بعد اُن کا ذکر (ورد زبان) یہ کلمات ہوتے ہیں۔ ''سبحان الجبار الواحد القھار''۔ ☆ اسی طرح چھٹے وصف والے اہلِ صیام و قیام ہیں۔ شیخ ان کو ''یا فتاح یا بدیع السمٰوٰت والارض یا ذوالجلال والاکرام'' کے ذکر (یعنی وِرد) کا بتاتا ہے۔ اور یہی اوتاد ہیں۔ ☆ پھر ساتویں وصف والے ہیں۔ جو اپنے شیخ سے ہمت حاصل کرتے ہیں۔ یہ لوگ ہر بات سچ بولتے ہیں۔ اور نیت بھی خالص رکھتے ہیں۔ اور یہ لوگ اسمائے الٰہیہ، دعاؤں، قرآنی آیتوں کا ورد اور تہجد گذاری میں اپنا سارا وقت صَرف کرتے ہیں۔ پس یہ سات صفات ہیں۔ کہ کوئی شخص ان کو بدون اپنے شیخ کی خدمت کے کہیں نہیں پائے گا۔ ☆ اور جو شخص مقاماتِ رجال تک پہنچنا چاہے۔ اس کے لئے (اولیاء اللہ کی جانب سے) پانچ شرائط ہیں۔ یعنی خلوصِ نیت، صدقِ مقال، توکل علی اللہ، رجاء (اُمید)، محبتِ الٰہیہ۔ بعض عارفین نے ان پانچ شرائط میں ایک اور شرط کا اضافہ فرمایا ہے۔ (وہ یہ کہ) اللہ تعالیٰ کے بندوں کے ساتھ نیک گمان کرنا (گمان رکھنا)۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کہ سچ بولنا اللہ تعالیٰ کی زمین پر اس کی تلوار ہے۔ جس پر وہ رکھی جاتی ہے۔ اس کو کاٹ دیتی ہے۔ ☆ شیخ احمد حافیؒ کو قطبِ اولیاء کہا گیا ہے۔ جو کہ تمام دنیا میں ایک ہوتا ہے۔ اور اِسے قطبِ ولایتِ مطلق بھی کہتے ہیں۔ بلکہ اِس کو قطبِ جہاں اور جہانگیرِ عالم کے نام سے بھی موسوم کیا جاتا ہے۔ کیونکہ تمام اقسام کی ولایت کا قوام اِن کے وجودِ بابرکت سے ہی ہوتا ہے۔ ہر مقام پر اِن کی محافظت کے لئے ایک ولی اللہ مقرر ہوتا ہے۔ جو کہ درحقیقت اِسی شہر کا قطب ہوتا ہے۔ خواہ اِس شہر میں بسنے والے مسلمان ہوں یا غیر مسلم۔ اگر مومن ہوں۔ تو اسم **ھادی** کی تجلی سے پرورش پاتے ہیں۔ ☆ اور اگر کفار ہوں تو اسم **مذل** کی تجلی کے تحت پرورش پاتے ہیں۔ دونوں صفات اِسی ایک ہی ذات بابرکات کی ہیں۔ (**فھم من فھم**۔ سمجھا۔ جس نے سمجھا، سمجھ لیا)

☆ حضرت شیخ محمد خوارزمیؒ نے حرم مکہ معظّمہ میں فرمایا۔ کہ! جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے اسمِ مبارک ''**وتر**'' کو حال وقال میں معلوم کر لیا۔ پس اُس کے لئے یہی اسمِ اعظم ہوگا۔ اور اُسے اسم اعظم کی جملہ تاثیرات حاصل ہوں گیں۔ انشاء اللہ۔

عشق میں ایسی کرامت نہیں دیکھی ہم نے — رُو برو یار ہو اور ہوش میں دیوانہ رہے

دیوان الصالحین کے انعقاد کا مخصوص وقت اور قبولیت دعا کی گھڑی: (اقتباس از کتاب ''الابریز'')

دیوان کے انعقاد کا مخصوص وقت رات کا وہ آخری حصہ ہے۔ کہ جب نبی آخر الزماں ﷺ کی مبارک پیدائش ہوئی۔ رات کا یہ تیسرا پہر مقبولیت کے لئے بھی ایک بنیادی سبب ہے۔ اس ضمن میں ایک حدیثِ نبوی ﷺ کی روایت کے یہ الفاظ ہیں۔ ہمارا پروردگار رات کے آخری پہر میں آسمانِ دنیا پر اپنی خصوصی توجہ فرماتا ہے۔ اور ارشاد فرماتا ہے۔ کون ہے؟ جو مجھ سے دعا مانگے۔ اور مَیں اس کی دعا کو قبول کروں۔ (لہٰذا) جو شخص وقتِ قبولیت کو پانا چاہے۔ اُسے چاہیئے۔ کہ وہ سوتے وقت (بحالتِ وضو) سورہ کہف شریف کی آخری آیات (11 مرتبہ) پڑھ کر پاک وصاف بستر پر سو جائے۔ اور نیت یہ ہو کہ! رات کو بوقتِ استجابت آنکھ کھلے۔ یعنی کہ! یا اللہ تعالیٰ (رات کے جس وقت) ساعتِ قبولیت ہو مجھے اپنے خصوصی فضل وکرم سے بیدار فرما دے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا o خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا o قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا o قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ج فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا o

اس کے بعد صاحبِ عمل ہذا یہ دُعا کرے۔ کہ! یا اللہ تعالیٰ (رات کے جس وقت) ساعتِ قبولیت ہو۔ مجھے اپنے خصوصی فضل وکرم، وسعتِ رحمت اور اپنی عظمت و ربوبیت کے صدقے سے بیدار فرما دے۔ آمین۔ یہ شیخ عبدالرحمٰن ثعالبیؒ کا بیان ہے۔ کہ! ہم نے بار ہا اس (عمل) کو آزمایا۔ اور اس کو اوروں نے بھی تجربہ کیا۔ حتّٰی کہ اکثر ایسا ہوا۔ کہ متعدد اشخاص نے یہ آیات پڑھ کر (ساعتِ قبولیت کے وقت) جاگنے کی دعا مانگی۔ اور کسی ایک کو دوسرے کی نیت کا بھی علم نہیں تھا۔ مگر جب بیدار ہوئے۔ تو بھی ایک ہی وقت میں۔

بروزِ جمعة المبارک ساعتِ قبولیت کا حصول : (از حضرت سید سرفراز احمد شاہ صاحب ۔ عرض فقیر)

جمعہ کے روز قبولیت کی ساعت اتنی مختصر ہے ۔کہ! جتنا رکوع سے واپس حالتِ قیام میں آنے کا دورانیہ ہے ۔آپ ﷺ کے زمانہء مبارک میں جمعہ کی آخری ساعت قبولیت کی ہوتی تھی ۔وقت (زمانہ) کی گردش کی وجہ سے یہ ساعت پیچھے شفٹ ہوتی گئی ۔اور جمعہ کی اول ساعتوں میں آ گئی ۔(شاہ صاحب مزید فرماتے ہیں ۔کہ!) یہ ساعت زوال کا ٹائم شروع ہونے سے فوراً پہلے ہوتی ہے ۔(مزید فرماتے ہیں ۔کہ! نمازِ جمعہ سے پہلے) یہ (ساعتِ قبولیت درحقیقت) اتنی مختصر ہوتی ہے ۔کہ امام صاحب خطبہ پڑھ کر جب منبر پر بیٹھنے کے بعد دوبارہ اُٹھتے ہیں ۔تو یہ ساعت ختم ہو چکی ہوتی ہے ۔(شاہ صاحب زوال کے وقت کے بارے میں رقم طراز ہیں ۔کہ!) عام طور پر زوال کے وقت کا تعین یوں کیا جاتا ہے ۔کہ طلوعِ آفتاب سے غروبِ آفتاب تک کُل (ٹوٹل) گھنٹوں اور منٹوں کا حساب لگا کر ٹوٹل (یعنی حاصل جمع) کو 2 پر تقسیم کریں ۔جو وقت آئے ۔اُسے طلوعِ آفتاب کے وقت میں جمع کر دیں ۔(تو) زوال کا وقت نکل آئے گا ۔(انشاءاللہ)

اسی ضمن میں حضرت سیدی عبد العزیز دباغ ؒ فرماتے ہیں ۔کہ! جس (خوش نصیب) شخص کو اللہ تعالیٰ جمعہ کی ساعت (یعنی ساعتِ قبولیت) پر مطلع فرمائے ۔اور اسے توفیق بخشے ۔تو اسے چاہیئے ۔کہ! وہ اس قسم کی دعا مانگے ۔اور اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی بھلائی مانگے ۔(جیسے کہ ! **ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفي الآ خرة حسنة و قنا عذاب النار**) کیونکہ! اس دن مخلوقات کے دل سے یہی دعا نکلی تھی ۔اور انہوں نے محض آخرت کے لئے دعا نہیں کی تھی ۔لہٰذا جس کی دعا اس ساعتِ مقبولہ سے موافقت پا جائے ۔اس کی مراد بر آئے گی ۔(انشاءاللہ تعالیٰ) نیز فرمایا کہ! یہ ساعت بہت ہی تھوڑی ہے ۔اس قدر ہے ۔کہ! کوئی شخص اطمینان سے رکوع کر کے ہر عضو اپنی جگہ پر لوٹ آئے ۔اور اس کے عروج و جوارح میں سکون آ جائے ۔نیز فرمایا کہ! یہ ساعت منتقل ہوتی رہتی ہے ۔لیکن ہوتی جمعہ کے دن ہے ۔چنانچہ کبھی زوال سے پہلے ہوتی ہے ۔اور زوال سے پہلے کی گھڑیوں میں منتقل ہوتی رہتی ہے ۔اور کبھی زوال کے وقت اور زوال کے بعد ہوتی ہے ۔اور غروبِ آفتاب تک کی ساعات میں منتقل ہوتی رہتی ہے ۔(یاد رہے ۔کہ) چھ ماہ تک قبل زوال ہوتی ہے ۔اور چھ ماہ بعد از زوال ۔

سیدنا پیرانِ پیر شیخ عبدالقادر الجیلانی البغدادی ؓ کی عظیم دعائے مبارکہ:(دعائے عماد) :

سلطان العارفین سیدی محی الدین شیخ عبد القادر الجیلانی ؒ نے فرمایا ہے ۔کہ جو شخص سنیچر کے روز سے مندرجہ ذیل دعائے عظیمہ کو بعد نمازِ فجر دس مرتبہ پڑھے ۔اور روزانہ دس مرتبہ پڑھتا رہے ۔تو وہ سردار ہووے ۔انشاءاللہ اس دعا کے پڑھنے والے کا ہر مقصد پورا ہوگا ۔اس دعا کے ضمن میں چند بزرگ فرماتے ہیں ۔کہ اس دعا کے پڑھنے والے کو اگر دنیا میں اجر نہ ملے ۔تو قیامت کے دن وہ میرا دامن گیر ہو ۔بہرحال دعا یہ ہے ۔

سبحان اللہ القادر القاھر القوی المعانی لا الہ الا ھو یا حی یا قیوم یا ذالجلال والاکرام . ولا حول ولا قوۃ الا با للہ العلی العظیم .اللھم انک قلت و قو لک الحق المبین . ا دعونی استجب لکم و انک لا تخلف المیعاد۔

بقول حضرت فرید الدین عطار ؒ !

گشت خورشیدت نہاں در زیرِ میغ — قیمت خود را ندانستی دریغ
مخزنِ اسرارِ ربانی توئی — مجمعِ اوصافِ رحمانی توئی
ہر چہ موجود است در عالمِ توئی — و آنچہ جویائے آنی ہم توئی

ہر شئے کے لئے آفت ہے : بقول حضرت ابنِ عباس ؓ ! کہ ہر شئے کے لئے آفت ہے ۔چنانچہ! نو چیزیں نو چیزوں کے لیے آفت ہیں ۔

☆ علم کی آفت، بھول جانا ☆ عبادت کی آفت، سستی و کاہلی ☆ عقل کی آفت، خود پسندی
☆ دانائی کی آفت ،شیخی و بے جا تعریف ☆ تجارت کی آفت، جھوٹ ☆ سخاوت کی آفت ،فضول خرچی ۔
☆ خوبصورتی کی آفت، تکبر ۔بڑائی و اترانا ۔ ☆ دین کی آفت، ریاکاری ۔ ☆ اسلام کی آفت، خواہش نفسانیہ ہے ۔

☆ **شیخ سعدی ؒ کی تلاش** : شیخ ؒ فرماتے ہیں ۔کہ! میں پوری زندگی دو بندوں کو تلاش کرتا رہا ۔پَر تلاش نہ کر سکا ۔ایک وہ کہ جس نے اللہ تعالیٰ کے نام پر دیا ہو ۔اور غریب ہو گیا ہو ۔جبکہ دوسرا وہ کہ جس نے کسی پر ظلم کیا ہو ۔اور وہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے بچ گیا ہو ۔

ایک کسبی ریاضت کے بعد اسرار کا انکشاف : (اَز ۔ حضرت غلام الرسول میمن عائلی نقشبندی ؒ)

حضرت عائلی نقشبندی صاحب فرماتے ہیں ۔کہ! جس طرح سے قرآنِ حکیم میں انیس (حروف والی آیات جیسے کہ تسمیہ) کے فلسفے کا بہت عمل دخل ہے ۔(بسیار تحقیق و جستجو کے) مَیں نے ایک طویل عرصے کے بعد ان (ایسی آیات کہ جس کے حروف کی تعداد انیس اور اعداد بحساب ابجد قمری **693**) کو آخر پا ہی لیا ۔یہ اعداد (**693**) اور تعداد (انیس) قرآنِ پاک میں دو مقامات پر موجود ہیں ۔

الرسول والی اولی الامر ۔(سورہ النساء ۔آیت نمبر 83) **واسروا قولکم اواجھروا** ۔(سورہ ملک ۔آیت نمبر 13)

ظاہر تیری رحمت نہفتہ ہو جائے — بیدار ہمارا بخت خفتہ ہو جائے
کملایا ہوا ہے دل ہمارا یا رب — بھیج ایسی ہوا کہ وہ شگفتہ ہو جائے